مُناجاتِ مقبول

افادات

حکیم الامۃ حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترسیل کنندہ

ASHRAFIA ISLAMIC UNIVERSITY

معہد ام القریٰ

UMMUL QURA INSTITUTE

حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم صاحب

جامعہ اشرفیہ لاہور

فیروز پور روڈ، لاہور

Website: http://www.al-islam.edu.pk , http://www.ashrafia.org.pk
E-Mail: ummqura@brain.net.pk Muftionline@hotmail.com

فہرست

تتمہ

دعا از معمولات خاص مولوی حاجی شاہ محمد شفیع صاحب بجنوری المعروف

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَاسْتُرْ عُیُوْبَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَاحْفَظْ قُلُوْبَنَا وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَیَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَحَصِّلْ مُرَادَنَا وَتَمِّمْ تَقْصِیْرَنَا اَللّٰھُمَّ نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ یَا خَفِیَّ الْاَلْطَافِ

ترجمہ: اے اللہ ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے عیوب کو ڈھانپے رہ، اور ہمارے سینوں کو کھول دے اور ہمارے دلوں کی حفاظت رکھ، اور ہمارے دلوں کو روشن کردے اور ہمارے معاملات کو آسان کردے اور اس میں ہماری مرادیں عطا کردے اور ہماری کوتاہیوں کو پورا کردے، اے اللہ ہمیں ہر اس چیز سے نجات دے جس سے ہمیں ڈر معلوم ہوتا ہے، اے لطف وکرم کی دھن میں لگے رہنے والے ۶۵ع

۶۵ع یہ دعا بھی یقیناً حدیثی دعاؤں میں سے ہوگی، اتنی جامعیت و ہمہ گیری بجز رسول کریم صلعم کے اور کس کے کلام میں ہو سکتی ہے؟ لیکن اس کی سند حاجی صاحب قدس سرہ کو یاد نہ تھی۔

اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا: اس درخواست کا تعلق آخرت سے ہے۔

وَاسْتُرْ عُیُوْبَنَا: یہ درخواست اسی دنیا سے متعلق ہے۔

وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا: اعتقادی، عملی ساری دشواریاں شرح صدور کے بعد حل ہو جاتی ہیں۔

وَاحْفَظْ قُلُوْبَنَا: یعنی شیطان اور نفس کے اثر سے ہمارے قلوب کو محفوظ کردے، اور ہم کو ہر برائی سے بچادے۔

وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا: قلب میں...... پیدا ہونے کے معنی ہیں عافیت کی ...... پیشکاری کے۔

اَللّٰھُمَّ نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ: خوف طبعی وعقلی، دنیوی واخروی کی جتنی بھی صورتیں ممکن ہیں سب اس کے اندر آگئیں، اور بندہ مخلص ان سب سے طلب کر رہا ہے، جامعیت مفہوم کے لحاظ سے یہ دعا سا فقرہ اپنی نظیر آپ ہے۔ اس کی شرح جتنی بھی چاہئے اپنے ذہن میں کرتے چلے جایئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خُطْبَہ

نَحْمَدُكَ يَا خَيْرَ مَأْمُوْلٍ وَاَكْرَمَ مَسْئُوْلٍ عَلٰى
مَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْمُنَاجَاةِ الْمَقْبُوْلِ مِنْ قُرُبَاتٍ
عِنْدَ اللهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُوْلِ فَصَلِّ عَلَيْهِ مَا
اخْتَلَفَ الدَّبُوْرُ وَ الْقَبُوْلُ وَ انْشَعَبَتِ
الْفُرُوْعُ مِنَ الْاُصُوْلِ ثُمَّ نَسْئَلُكَ بِمَا
سَنَقُوْلُ وَ مِنَّا السُّؤَالُ وَمِنْكَ الْقَبُوْلُ

ترجمہ: اے ان سب سے بہتر جن سے امید قائم کی جا سکتی ہے اور اے ان سب سے کریم تر جن سے کچھ طلب کیا جا سکے، ہم تیری حمد کرتے ہیں کہ تو نے ہمیں مناجات مقبول سکھائی جو اللہ کے ہاں موجب قربت ہے اور رسول اللہ ﷺ کی دعائیں سکھائیں، تو (اے اللہ) ان (رسول) پر رحمت کامل نازل فرما جب تک کہ پچھوا اور پروا ہوائیں چلتی رہیں، اور جڑوں سے شاخیں پھوٹتی رہیں۔ اس کے بعد ہم تجھ سے وہ طلب کرتے ہیں جو ابھی (آگے) عرض کرتے ہیں، ہمارا کام طلب کرنا ہے اور تیرا کام عطا کرنا ۔لے

INDEX

لے دعائیں جس جامعیت اور تاثیر کی ہیں وہ تو الگ صفات سے ظاہر ہی ہوں گی۔ خود یہ دیباچہ بھی اسی شان کا ہے۔ دعائیں تو خیر اللہ اور رسول ﷺ کی بتلائی ہوئی ہیں لیکن یہ دیباچہ تو محض ایک محبوب امتی یا مقبول بندہ کے قلم سے ہے۔

نحمدک..... الرسول: دیباچہ میں بجز اس کے اور ہے کیا اور ہونا چاہئے بھی کیا کہ پہلے سب سے بڑے دینے والے اور دلوانے والے کی مدح و توصیف۔

فصل..... الاصول: پھر اس عبد کامل کا ذکر خیر اور ان کے حق میں رحمت ابدی کی دعا جو اس دینے اور دلوانے کے کاروبار میں سب سے بڑا ذریعہ اور واسطہ ہے۔

ثم..... القبول: اور اس کے معاً بعد عرض مدعا کہ اے کریم و غنی داتا لے بس اب تیرے در پر یہ گدا سوال کرنے اور صدا لگانے ہی کو ہے۔ دینے والے اور بخشنے والے کو تو کسی تیاری کی ضرورت نہیں، وہ تو ہمہ وقت اور ہر جہتی تیاری رکھتا ہی ہے لیکن اس شخص سے بلیغ دیباچے نے مانگنے والے اور لینے والے کی روح کو کیسا تر و تازہ کر دیا اور اس کے قالب میں ہمت و مستعدی کی کیسی روح پھونک دی۔

ما اختلف الدبور..... الاصول: یعنی جب تک یہ دنیا اور کارخانہ کا وقت قائم ہے۔ عربی محاورہ میں یہ فقرہ اردو کی "رہتی دنیا تک" کے مرادف ہے۔

اگلا صفحہ

مناجات مقبول

پہلی منزل بروز جمعۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں (بھی) بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچادے ع

ع قرآن مجید کی ہر دعا بجائے خود ایک پہلو جامعیت کا رکھتی ہے لیکن یہ ان جامع دعاؤں میں بھی شاید جامع ترین دعا ہے اور اس کے بعد دعا اجمال میں تو اور کسی دعا کی ضرورت ہی نہیں باقی رہ جاتی۔

ربنا اتنا: بجائے واحد متکلم کے صیغہ جمع متکلم کا ملحوظ رہے۔ بندہ دعا صرف اپنی ذات کیلئے نہیں مانگتا۔ اپنے بیوی، بچوں، خاندان والوں پر بھی اکتفا نہیں کرتا، بلکہ دعا میں ہم سب کو سارے مسلم بندوں کو شریک کررہا ہے۔ یہ آفاقیت اور ہمہ گیری اسلام سے باہر کمتر ہی کہیں نظر آئے گی۔

حسنۃ: بندہ کو بجز بھلائی کے اور کس چیز کی طلب ہوسکتی ہے؟ اور یہی قرآن مجید نے اس کی زبان سے ادا کرادیا۔ وہ بھلائی ہی طلب کررہا ہے، بھلائی فوری اور عاجل اس دنیا میں بھی اور بھلائی مستقل وغیر فانی عالم آخرت میں بھی۔

آیت سے طلب دنیا کی مشروعیت نکالنا سرتاسر جہل ہے۔ فی الدنیا اور فی الآخرۃ یہ دونوں تو صرف محل یا مقام ہیں۔ مقصود ومطلوب صرف حسنہ (بھلائی) ہے یہاں بھی اور وہاں بھی، آج بھی اور کل بھی۔

حسنۃ: کا لفظ اس قدر وسیع اور جامع ہے کہ دنیا اور آخرت کے سارے ہی مرغوبات ومحبوبات اس کے اندر آگئے۔

وقنا عذاب النار: آخری اور اصلی پناہ مانگنے کی چیز تو یہی عذاب آخرت ہے، اور جب اس سے نجات حاصل کرلی گئی تو اب آگے کچھ کھٹکا نہ رہا۔ طلب نجات کے صیغہ (قنا) کا جمع ہونا ملحوظ رہے۔ بندہ نجات اپنی ذات واحد کیلئے نہیں سب ہی کیلئے چاہ رہا ہے۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۝

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ہمارے اوپر صبر انڈیل دے اور ہمارے قدم جمادے اور ہمیں کافر لوگوں پر غالب کر دے۔ ۳

۲ افرغ علینا صبرا: صبر ایک ایسی چیز ہے جس کی ضرورت ہر مومن کو کشمکش حیات میں قدم قدم پر پڑتی ہے۔ دوسرے اس کے پڑوس میں عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور یہ فاقہ یا نیم فاقہ کشی کی زندگی بسر کر رہا ہے، ایسے موقع میں روزے رکھنا، سردی میں عشاء اور فجر کی نمازوں کیلئے وضو کرنا، طرح طرح کی زحمتیں اٹھا کر حج کے لئے جانا، یہ سب موقع صبر ہی کے ہیں۔ تبلیغ حق اور اقامت دین میں غیروں کی شدید مزاحمت کے وقت بددل نہ ہونا اور ثابت قدم رہنا یہ بھی صبر ہی کی ایک شاخ ہے اور جس نے صبر کی دعا کی، اس نے ان سب موقعوں کیلئے تیاری طلب کی۔ افرغ علینا میں اشارہ اس طرف ہے کہ خوب ہی ہمیں اس دولت سے مالا مال کر دے، اس کے ڈونگرے کے ڈونگرے ہمارے اوپر لنڈھا دے۔

ثبت اقدامنا: ہمارے قدم اس طرح جمادے کہ ہم راہ حق پر استوار رہیں، حق و باطل کے معرکہ میں بھی پیچھے نہ ہٹیں اور بیرونی انفسی و آفاقی ہر قسم کے دشمنوں کے مقابلہ میں ہم ثابت قدم ہی رہیں۔

فانصرنا علی القوم الکفرین: آیت خاص اس موقع کی ہے جب بنی اسرائیل اپنے پیمبر صموئیل کے زمانہ اور طالوت کی زیر سیادت، عہد داودی سے ذرا قبل، ارض کنعان میں ایک بڑے طاقتور قوم کفار عمالقہ کا مقابلہ کر رہے تھے۔ کافر قوم کی تصریح اسی لئے ہے لیکن یوں بھی مومن کو زندگی بھر کفر والحاد کا مقابلہ کرتے ہی رہنا ہوتا ہے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ
عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا
مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا
وَارْحَمْنَا ۚ أَنتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ہماری پکڑ نہ کر، اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں ۲ اور ہمارے اوپر بھاری بوجھ نہ رکھ، جیسا کہ تو نے ہم سے پیشتر کے لوگوں پر رکھا تھا ۳۔ اے ہمارے پروردگار ہم سے وہ چیز نہ اٹھوا، جسے ہم آسانی سے نہ اٹھا سکتے ہوں ۴ اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے، اور ہمارے اوپر رحم کر، تو ہی تو ہمارا مالک ہے، تو ہم کو کافر لوگوں پر غالب کر دے ۵

۲ بھول یا نسیان اور غیر ارادی خطا و لغزش پر مواخذہ تو فضلِ خداوندی نے خود ہی معاف کر رکھا ہے پھر بھی شانِ عبدیت کا تقاضہ یہی ہے کہ بندہ خود بھی اپنی زبان سے برابر اس کی طلب و درخواست کرتا رہے۔

۳ وہ تو میں ہم سے قوی تر تھیں، وہ جو بوجھ اٹھا لے گئی ہوں گی، ہم ہر طرح کمزور ہیں، ہمارا کام تحمل ذرا بھی نہ کر سکیں گے۔

۴ عربی میں طاقۃ کا مفہوم اردو کی طاقت سے ذرا مختلف ہے، اردو میں طاقت وسعت کے مترادف ہے، اس کا تو قرآن مجید میں وعدہ موجود ہے کہ حق تعالیٰ کسی انسان پر ذمہ داری اس کی قدر وسعت سے زیادہ نہیں ڈالتے۔ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا طاقۃ کا استعمال عربی میں ایسے موقع پر آتا ہے کہ کوئی بار اٹھایا جا سکتا تو ہو لیکن دقت و دشواری کے ساتھ۔ دعا بندہ کی زبان سے یہ کرائی جا رہی ہے کہ ہم پر بار ایسا بھی نہ ڈالئے جس کے اٹھانے میں ہمیں تکلیف و اہتمام کرنا پڑے، بس ہم سے تو وہی کام لیجئے جو ہم آسانی اور سہولت سے انجام دے سکیں۔

۵ (اگر ہم تو تیرے ہی دین کے سپاہی ہیں، تو ہمیں ان لوگوں پر فتح و نصرت کیوں نہ دے گا، جو تیرے باغی اور تیرے دین کے دشمن ہیں، تو ہر طرح مالک و مختار ہو کر اپنے بندوں کی کیسے نہ مدد کرے گا۔)

واعف عنا: یعنی ہماری خطاؤں سے درگزر کر، ان کی سزا ہمیں نہ دے۔ یہ پہلی منزل ہوئی۔

واغفر لنا: یعنی ہم کو عذاب سے محفوظ رکھنے کے درجہ سلبی پر اکتفا نہ کر، بلکہ مرتبہ ایجابی میں ہماری مغفرت بھی کر دے۔ ہمارے مراتب بلند سے بلند تر کرتا جا۔ یہ ارتقاء مومن کی آخری منزل ہوئی۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمارے دل کو ہدایت کرنے کے بعد کہیں پھیر نہ دینا اور ہمیں اپنے حضور سے (بڑی) رحمت عطا کر۔ بیشک تو بڑا عطا کرنے والا ہے۔ ۸

۸ (تو جو رحمت عطا کرے گا وہ تیری ہی شان عطا کے مطابق ہوگی)

رحمۃ: کا اطلاق اشارہ کر رہا ہے کہ وہ کوئی رحمت عظیم یا رحمت خاص ہی ہوگی، عربی میں صیغہ نکرہ کی ایک یہ بھی خصوصیت ہوتی ہے۔

لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا: یہ بالکل اس طرح کی دعا ہے جیسے یہ کہا جائے کہ اے پروردگار ہمیں صحت کے بعد بیمار نہ ڈالنا۔ بیماری اور گمراہی سب کے اسباب تکوینی حیثیت سے اکٹھے کردینا بحیثیت مسبب الاسباب کے حق تعالیٰ ہی کا کام ہے، اور ہدایت کے بعد گمراہی ایک شدید ترین معصیت ہے۔

وھب لنا من لدنک رحمۃ: پہلی درخواست صرف سلبی تھی کہ ہمیں روح کی بیماریوں سے بچا۔ اب ایجابی درخواست ہو رہی ہے کہ ہمیں خوب روحانی صحت و توانائی عطا فرما!

من لدنک رحمۃ: یعنی یہ رحمت خصوصی ہمارے اکتساب و استحقاق پر نظر کرکے نہیں بلکہ خاص اپنی ہی طرف سے عنایت کر۔ کتنی زبردست اور جاذب رحمت انگیز بندہ کی زبان سے اپنے مالک و مولیٰ کے حضور میں ہے۔

رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

رَبَّنَا إِنَّكَ مَن تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہم وہ لوگ ہیں جو ایمان لا چکے ہیں سو ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ ۹

اے ہمارے پروردگار تو نے یہ (سارا کارخانہ قدرت) یونہی بیکار نہیں پیدا کردیا ہے، تو پاک ہے، اس سے پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ ۱۰

اے ہمارے پروردگار تو نے جسے دوزخ میں ڈالا بس اسے رسوا ہی کر ڈالا، سیاہ کاروں کا مددگار کوئی بھی نہیں۔ ۱۱

۹ اس دعا میں جلب رحمت کا ذریعہ اور اصل شفیع صرف اپنے ایمان لے آنے کو بتایا ہے کہ ہم ایمان تو لا چکے تصدیق تو آپ کی اور آپ کے سچے رسول ﷺ کی اپنی طرف سے کر چکے۔ اب آپ اسی پر اپنی مغفرت کو مرتب کر دیجئے۔ ہماری کوتاہیوں لغزشوں پر نظر نہ کیجئے، بس آپ مغفرت ہی سے کام لیجئے، اور اس بڑے اور آخری عذاب سے ہم سب کو بچا دیجئے۔ صیغہ جمع متکلم برابر چل رہا ہے، ہر مرتبہ سلبی و ایجابی کی درخواست اپنی ذات کیلئے نہیں ساری امت کیلئے ہو رہی ہے۔

۱۰ بندہ مومن عرض کر رہا ہے کہ ہم مشرکوں اور جاہلی مذہب والوں کی طرح نہیں جو آپ کی صفات کمالیہ میں سے کسی کا بھی انکار کریں، ہم اس کی پوری تصدیق کرتے ہیں کہ آپ نے اس عظیم الشان کارخانہ کائنات کا کوئی ادنیٰ سا ادنیٰ جزو بھی بے حق، بے مقصود اور حکمتوں سے خالی نہیں پیدا کیا۔ آپ کی شان ایسے مفروضہ سے بھی پاک ہے آپ کے ہر عمل کا ایک ایک جزئیہ حکمتوں سے لبریز ہے۔ آپ اس تصدیق کے صلہ میں ہمیں اس بڑے اور سخت عذاب سے، جو ثمرہ انکار کا ہوتا ہے، نجات دیجئے۔

۱۱ دنیا میں حق پرستی کی راہ میں ایک بہت بڑا مانع جاہ طلبی کا رہا کرتا ہے انسان سینکڑوں نیکیوں کی طرف بڑھنے اور بدیوں سے بچنے سے اس لئے رکا رہتا ہے کہ اس سے اس کے جذبات جاہ و ناموری میں فرق پڑتا ہے اور برادری میں رسوائی اور بدنامی کا ڈر لگا رہتا ہے، ایسوں کیلئے آخرت میں عذاب کا محض سخت و مولم ہونا کافی نہ ہوگا بلکہ ان کو خلائق کے سامنے رسوا بھی کیا جائے گا، کہ جس رسوائی کے خوف سے وہ دنیا میں خدا و رسول سے دور رہا کرتے تھے آج اسی کا مزہ سب سے زیادہ چکھنا پڑے گا۔

وما للظلمین من انصار: جو لوگ اپنے نفس پر ظلم کرتے رہے ہیں (اور سب سے بڑا ظلم یہی ہے کہ خدا کی خدائی میں کسی کو شریک سمجھا جائے، انہیں کوئی اتنا سہارا دینے والا بھی تو نہ ہوگا جو ان کی سزا کچھ ہلکی ہی کرا سکے، سرے سے ان کے چھڑا لانے کا تو خیر کوئی ذکر ہی نہیں۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ
اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا
وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہم نے تو ایک پکارنے والے کو ایمان کیلئے پکارتے ہوئے سنا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لے آؤ اور ہم ایمان لے آئے۔ ۱۲

اے ہمارے پروردگار اب ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیوں کو اتار دے، اور ہمارا خاتمہ نیکیوں کے ساتھ کر۔ ۱۳

۱۲ (پس ہمیں ہمارے ایمان کا صلہ عنایت ہو۔)

منادیا: مراد خود پیغمبر بھی ہو سکتے ہیں اور ان کے نائب بھی۔ شریعت میں مطلق ایمان بھی بہت بڑے مرتبے کی نعمت ہے۔

۱۳ (کہ نیکیوں کے ساتھ ان کی خواہش اجتماعی میں شریک ہونا بجائے خود ایک نعمت ہے۔)

فاغفرلنا: ف تعقیب کیلئے ہے یعنی ہمارے اس ایمان لانے پر ہمارے لئے یہ جزا مرتب کر، کہ ہمارے گناہوں کی مغفرت کر دے، ایمان لے آنے سے یہ نہیں ہوتا کہ گناہ خود بخود سب کے سب چھوٹ جائیں، بلکہ نہ جانے کتنے گناہ تو متقی ترین غیر معصوم سے بھی بہر حال سرزد ہوں گے۔

وکفرعنا سیاتنا: مومن ہو جانا معصوم بن جانے کے مرادف نہیں۔ مومن کی شان بس یہ ہے کہ وہ برابر ان سیات کی تلافی وکفارہ کی کوشش اور دعاؤں میں لگا رہے (صدق دل سے دعا کرتے رہنا خود ہی اس کوشش کی ایک بہترین شکل ہے)

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (آل عمران ۱۹۴)

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الاعراف ۲۳)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں وہ عطا کر جو تو نے اپنے پیغمبروں کی معرفت ہم سے وعدہ کیا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا۔ بے شک تو (ہرگز) وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ ۱۴

اے ہمارے پروردگار! ہم نے خود اپنے اوپر ظلم کیے ہیں اور اگر تو ہی ہمیں نہ بخشے گا، اور ہم پر رحمت نہ کرے گا تو ہم تو یقیناً نامرادوں میں سے ہو جائیں گے۔ ۱۵

۱۴ (تو اس کا امکان ہی نہیں کہ ادھر سے کسی وعدہ خلافی کا ظہور ہوگا، یہ جو درخواست ہم بار بار الحاح سے پیش کر رہے ہیں، یہ تو محض اضطرار و اضطراب کا نتیجہ ہے اور پھر اس کی بھی کیا خبر کہ ہم مستحق بھی ان وعدوں کے ٹھہرتے ہیں یا نہیں)

اللہ کے وعدے اپنی جگہ پر سب بالکل صحیح و درست لیکن اس کا اطمینان زید، عمر، بکر کو کیسے ہو سکتا ہے کہ زید و عمر و بکر کے اعمال بھی انہیں ان وعدوں کا مستحق ٹھہراتے ہیں۔

۱۵ (کہ تیرے سوا اور ہے کون جو ہمیں مراد تک پہنچا سکے؟)

ظلمنا انفسنا: اپنی جان پر ظلم کرنا یہ ہے کہ جو اعمال اپنے لئے صریحاً مضرت بخش ہیں، ان کا ارتکاب بے کھٹکے جاری رہے جیسے مریض برابر بد پرہیزیاں کرتا رہے، حق تعالیٰ کو ناخوش کرنے والے جتنے بھی اعمال ہیں سب کا شمار انہیں اپنے نفس پر ظلم کرنے والے اعمال میں ہے۔

رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ

اَنۡتَ وَلِيُّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَ ارۡحَمۡنَا وَ اَنۡتَ خَيۡرُ الۡغَافِرِيۡنَ

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر ڈال دے، اور ہمیں اسلام ہی کی حالت پر موت دے۔ ۱ تو ہی ہمارا مددگار ہے بس تو ہمیں بخش دے اور تو ہم پر رحمت کر، اور تو ہی سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔ ۲

۱ کاش کافر اس لطف کے ایک کرشمہ سے واقف ہوتے، جو ہر مومن کو موت کے وقت نصیب ہوتا ہے ۔ مرزا غالب ایک رند مزاج شاعر ہوتے ہیں، اس پر بھی کہہ گئے ہیں۔ ؎

حیف کافر مردن و آوخ مسلمان زیستن

یعنی مسلمانوں کی زندگی (ہر طرح کی قیدوں اور پابندیوں سے گھری ہوئی) بھی کوئی زندگی ہے، اور کافر کی موت بھی کوئی موت ہے۔ اس میں "مسلمان زیستن" والا ٹکڑا تو حسن "شاعری" ہے۔ مسلمان کی زندگی تو ظاہری و باطنی ستھرائی اور عافیت وسکون خاطر کی تصویر ہوتی ہے، باقی وہ جو حیف کافر مردن، والا جزو حرف بحرف سچ ہے۔

افرغ علینا صبرا: صبر کی دعا دونوں حیثیتوں سے ہے، ایک تو احکام شریعت کی تعمیل میں نفس کو مشقت اور تعب کسی درجہ میں تو بہر حال برداشت کرنا ہوتا ہی ہے اور اجر فوری ملتا نہیں تو توفیق صبر ایک تو اس کیلئے ہوں، پھر مخالفین ومعاندین کی طرف سے جو ہجوم ایذا ہوتا ہے خود اس کی برداشت کیلئے بھی بڑی قوت صبر کی درکار ہے۔ ملاحظہ ہو حاشیہ ۳

افرغ علینا: یعنی خوب اچھی طرح ہمیں صبر کا خوگر کر دے، ہم پر صبر کی پکھالیں انڈیل دے۔

۲ (کہ اصلی اور حقیقی بخشش تیری ہی ہے، نہ کہ تیری کسی مخلوق کی، جو خود ہی تیری بخشش کی محتاج ہے)

انت ولینا: یعنی سہارا تیری ہی مدد ونصرت اور تیری ہی کارسازی کا ہے۔

وارحمنا: یہ کثرت دعاؤں میں طلب رحمت کی تکرار ملاحظہ طلب ہے۔ نکتہ یہ ہے کہ بندہ کو اپنے اعمال پر ذرہ بھر بھی نہیں ہو سکتا۔ آسرا سارے کا سارا اسی کے رحم وکرم کا رہتا ہے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

یونس ۸۶،۸۵ پ

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۟ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ

یوسف ۱۰۱ پ

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار، ہم کو ظالم لوگوں کا ہدف نہ بنائیے اور ہمیں اپنے رحم و کرم سے کافر لوگوں سے چھڑا لیجئے۔ ۱۸
اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے، تو ہی میرا رفیق دنیا اور آخرت میں رہ۔ مجھ کو اسلام پر موت دیجئو۔ اور مجھے نیکوں کے ساتھ شامل کیجئے۔ ۱۹

۱۸ قرآن اور حدیث دونوں میں دعائیں صرف حسن عاقبت ہی کیلئے نہیں اس دنیا میں بھی حسن عافیت کے ساتھ گزر کرنے کیلئے ضروری بتائی گئی ہیں۔ بعض اہل حال صوفیہ اور اہل سکر سے جو کچھ اس کے خلاف مروی ہے وہ ہرگز قابل سند نہیں۔ ظالم قوم کا محکوم یا خدا فراموش حکومت کی رعایا ہو کر کوئی دیکھے تو کیسے کیسے دل آزار اور تکلیف دہ تجربے پیش آتے رہتے ہیں۔

۱۹ (اور نیکوں کی خوش انجامی میں شریک و شامل ہونا خود ایک بڑی دولت ہے۔)
دعاؤں میں صیغۂ جمع متکلم کی تکرار ملاحظہ میں رہے۔ تقریباً ہر راحت و نعمت کی طلب فرد اپنی ذات کیلئے نہیں بلکہ ساری جماعت اہل حق کی شرکت و شمول ہی میں کرتا ہے۔

فاطر السموات والارض: اس طرز خطاب میں پہلو یہ ہے کہ جس کیلئے زمین و آسمان کی خلقت آسان ہے، اس کیلئے اتنی سی درخواست قبول کر لینا کیا مشکل ہے۔ اللہ اپنی رحمت سے لبریز کر دے اکبر الہ آبادی کی تربت کو کیا خوب فرما گئے ہیں۔

اک مرے دل کے وہ خوش کرنے پہ کیا قادر نہیں
ایک کن سے دو جہاں کو جس نے پیدا کر دیا

انت ولی فی الدنیا والاخرة: حق تعالیٰ کی رفاقت و نصرت اور کارسازی کی ضرورت محض آخرت میں نہیں، اس دنیا میں بھی قدم قدم پر ہے اور قرآن و حدیث دونوں کی دعاؤں میں اس جامعیت کو برابر ملحوظ رکھا ہے۔

توفنی مسلما: ملاحظہ ہو حاشیہ ۱۲۔ اعتبار تو اعمال میں خاتمہ ہی کا ہے اور حسن خاتمہ سے بڑھ کر کون سی دولت بندہ کیلئے ہو سکتی ہے۔

پچھلا صفحہ
INDEX
اگلا صفحہ

رَبِّ اجْعَلْنِىْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ابراہیم ۴۰

رَبَّنَا اغْفِرْلِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ابراہیم ۴۱

ترجمہ: اے میرے پروردگار! مجھے اور میری نسل کو بھی نماز درست رکھنے والا کر دے۔ اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول کرلے۔؏ اے ہمارے پروردگار! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور کل مومنین کو بخش دے، جس دن کہ حساب قائم ہو۔ ؂

؏ دعا حضرت ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے ادا ہوئی ہے اور قرآن نے اسے سند اور نظیر کے طور پر قیامت تک کیلئے اہل حق کیلئے نقل کر دیا ہے۔

رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ: نماز کو حق تعالیٰ کے یہاں جو اہمیت حاصل ہے اسی سے ظاہر ہے کہ ابراہیم خلیل جیسی محبوب ومقبول ہستی اس کی پابندی کی تمنا کر رہی ہے۔

مقیم الصلوٰۃ: لفظ مقیم سے ادھر اشارہ ہو گیا کہ نماز بس کسی نہ کسی طرح پڑھ ڈالنا نہیں بلکہ اس کے جملہ ارکان وشرائط کے ساتھ ادا کرنا مقصود ہے۔

الصلوٰۃ: دعا سے ایک پہلو یہ بھی نمایاں کہ جو نماز کا پابند ہوگا، وہ دوسرے حقوق اللہ کا بھی ادا کرنے والا ہوگا۔

ومن ذریتی: یہاں سے یہ بات نکلی کہ جو شے اپنے حق میں ضروری ہے اس کی دعا وتمنا اپنی اولاد کے حق میں کرنا عین سنت انبیاء ہے۔

؂ یعنی قیامت میں۔

ولوالدی: اوپر کی دعا میں ابراہیم خلیل نے جس طرح ادائے نماز میں اپنی اولاد کو بھی شامل رکھا تھا، اس دعائے مغفرت میں آپ اپنے والدین کو بھی شامل کر رہے ہیں۔

وللمؤمنین: انبیائے کرام دعائے رحمت ومغفرت اپنی ذات تک تو کیا محدود رکھتے، اپنے خاندان پر بھی بس نہیں کرتے بلکہ اسے ساری امت کیلئے وسیع کر دیتے ہیں۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (بنی اسرائیل ۲۴)

رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ
اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ
مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا (بنی اسرائیل ۸۰)

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا
مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا (الکہف ۱۰)

ترجمہ: اے میرے پروردگار میرے والدین پر رحمت کیجیو جیسا کہ انہوں نے مجھ چھوٹے کو پالا۔ ۲۲

اے میرے پروردگار مجھے اندر بھی صاف لیجا، اور مجھے باہر بھی صاف نکال لا۔ اور میرے حق میں اپنے پاس سے ایک مدد دینے والی قوت تجویز کر دے۔ ۲۳

اے ہمارے پروردگار، ہمیں اپنے حضور سے رحمت (خاص) عنایت کر، اور ہمارے مقصد میں کامیابی کا سامان ہم پہنچا دے۔ ۲۴

۲۲ یہ دعا خاص حضرت حق کی طرف سے تعلیم ہوئی ہے، اور اس سے والدین کے کمال درجہ عظمت واحترام پر روشنی پڑتی ہے۔
رب اور ربیّٰنی کے درمیان اشتراک لفظی ظاہر ہے، ناتوان اور بے بس بچوں کی پرورش و ربوبیت ایک ہلکی سی جھلک حق تعالیٰ کی ربوبیت مطلقہ کی رکھتی ہے۔

۲۳ اس دعا کی تعلیم رسول اللہ ﷺ کو ہوئی ہے۔ گویا آپ عرض یہ کر رہے ہیں کہ میرا ہجرت کر کے مدینہ میں داخلہ بھی باعث برکت ہو، اور میرا ہجرت کر کے مکہ سے کوچ کرنا بھی موجب سعادت ہو۔ صدق یعنی اخلاص وفلاح ہر حال میں میرے ہمرکاب رہے، اور تو مجھے اپنی رحمت خاصہ و دستگیری سے ہر حال میں منصور وثابت قدم رکھ۔

۲۴ یہ اصحاب کہف کی دعا ہے:
وھیئ لنا من امرنا رشدا: ہر مقصد میں کامیابی کے سامان ہم پہنچانا اللہ ہی کے قبضہ وقدرت میں ہے اور عارفین مقبولین کی نگاہ اسی پر رہتی ہے۔
رحمۃ: صیغہ نکرہ، اظہار عظمت واہمیت کیلئے ہے۔ مراد رحمت خصوصی سے ہے۔

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۙ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ۙ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۙ

یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

ترجمہ: اے میرے پروردگار، میرا سینہ کھول دے، اور مجھ پر میرا کام آسان کردے، اور میری زبان سے گرہ کھول دے کہ میری بات کو لوگ سمجھ لیں۔ طٰہٰ

اے میرے پروردگار مجھے علم میں بڑھا۔ طٰہٰ مجھے دکھ نے ستایا ہے اور تو سب سے بڑا مہربان ہے۔ انبیاء

طٰہٰ یہ دعا حضرت موسیٰ کلیم اللہ کی اس وقت کی ہے جب آپ نبوت سے سرفراز ہوئے ہیں اور فرعون مصر کی طرف سے پیام ہدایت لے کر بھیجے جا رہے ہیں۔

اشرح لی صدری: شرح صدر سے مراد عربی محاورہ میں کسی معاملہ میں پورا اطمینان قلب و سکون خاطر نصیب ہو جانا ہوتا ہے۔

یسرلی امری: اس کے عموم میں ہر جائز و مشروع مقصد داخل ہے۔ اپنے حصول مقاصد میں آسانی و سہولت کی دعا پیغمبر برحق تک کرتے ہیں تو پھر ہم دنیاداروں کی کیا بساط ہے کہ اپنی عالی ہمتی کے جوش میں آکر سختیوں اور دشواریوں کی طلب کرنے لگیں۔

واحلل ...... قولی: تقریر پر اس طرح قادر ہونا کہ مخاطبین پوری آسانی اور بے تکلفی سے ساتھ مغز و مفہوم تک پہنچ جائیں، اہل تبلیغ کیلئے تو مقصود اور مطلوب کا حکم رکھتا ہے۔

طٰہٰ اس دعا کی تعلیم خود حضور اقدس ﷺ کو دی گئی ہے اور مرتبہ علم کی رفعت اسی سے ظاہر ہے۔ البتہ یہ خوب سمجھ لیا جائے کہ خود علم سے مراد محاورہ قرآنی میں صرف اس علم سے ہوتی ہے جس سے معرفتِ الٰہی کی راہیں کھلیں۔ آج کل کے "علوم" و "فنون" اور "صنائع" سے اس "علم" قرآنی کو کوئی تعلق نہیں۔ جو "علوم" و "فنون" بجائے معرفت حق کے خدا فراموشی، آخرت فراموشی اور غفلت کی جانب لے جائیں، ان پر شریعت کی زبان میں "علم" کا نہیں، جاہلیت کا اطلاق ہوگا۔

انبیاء (تو مجھ پر بھی رحم فرما)

یہ دعا حضرت ایوبؑ پیغمبر کی زبان سے ہے، جب آپ سخت جسمانی آزار میں مبتلا تھے۔

جسمانی آزار و علالت کے وقت حق تعالیٰ سے رحم اور شفا کی درخواست کرنا عین سنت انبیاء ہے اور اس کے خلاف راہ عمل اختیار کرنا ہرگز جوانمردی اور عالی ہمتی کی دلیل نہیں، قدم قدم پر بندے سے تذلل و تضرع و شکستگی ہی مطلوب ہے نہ کہ اس کے برعکس زعم و پندار۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ؕ انبیاء ع ۶ پ ۱۷

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ مومنون ع ۲ پ ۱۸

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ۙ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ مومنون ع ۶ پ ۱۸

ترجمہ: اے میرے پروردگار، مجھے اکیلا نہ چھوڑیو اور سب سے اچھا وارث تو توہی ہے۔ ۲۸

اے میرے پروردگار، مجھے مبارک جگہ میں اتار، اور توہی سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔ ۲۹

اے میرے پروردگار، میں شیطانوں کی چھیڑ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور اس سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔ ۳۰

۲۸ حضرت زکریاؑ اشارہ الٰہی سے یہ دعا اپنے لئے ضعیفی میں طلب اولاد کی کر رہے ہیں اور تقاضائے طبعی اور اسباب ظاہری کی رعایت سے یہاں تک کہتے ہیں کہ میں بے اولاد رہا جاتا ہوں لیکن ساتھ ہی اعتماد علی اللہ پر ثابت اور مضبوط ہو کر یہ بھی کہتے ہیں کہ اولاد سے جو مقصود ہوتا ہے اس سے کہیں زیادہ اور احسن طریق پر تو حق تعالیٰ خود ہی پورا کر سکتا ہے۔

اولاد و ازدواج کی خواہش طبعی کو جو لوگ اولیاء و مقبولین کے مرتبہ سے فروتر سمجھ رہے ہیں، وہ انبیاء و مرسلین کی ان دعاؤں پر غور فرمالیں۔

۲۹ حضرت نوحؑ کی زبان سے یہ دعا نقل ہوئی ہے۔ ظاہر ہے کہ آپ کشتی پر حکم الٰہی سے سوار ہوئے تھے اور بہر حال کسی منزل مبارک ہی پر اتارے جاتے، اس پر بھی تضرع کے ساتھ دعا بھی آپ اسی کی کرتے جاتے ہیں۔ یہ معنی ہیں کمال عبدیت و کمال افتقار کے۔

۳۰ اس دعا کی تلقین بھی حضرت حق سے ہو رہی ہے۔

بندہ ایذائے شیطانی سے محفوظ رہنے میں تمام تر پناہ خداوندی ہی کا محتاج ہے، صرف اسی میں نہیں بلکہ اس میں بھی شیطان اس کے قریب نہ آنے پائیں۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۔ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار، ہم ایمان لے آئے، تو تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحمت کر اور تو سب مہربانوں سے بہتر ہے۔ ۳۱

اے ہمارے پروردگار، عذاب دوزخ کو ہم سے پھیرے رکھ کہ اس کا عذاب تو چمٹ جانے والا ہے۔ ۳۲

اے ہمارے پروردگار ہمیں ہماری ازواج واولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر، اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے۔ ۳۳

۳۱ (سو تو ہمیں بخش تو ضرور ہی دے گا، لیکن ہماری عبدیت کا تقاضا یہی کہ ہم تجھ سے التجا کرتے رہیں، کہ ہمارے مجرد ایمان لے آنے پر مغفرت کا ثمرہ مرتب کردے، اور محض مغفرت ہی نہیں اس سے آگے رحمت خصوصی بھی ہمیں تو نصیب فرما)

۳۲ (جو ہماری حد برداشت سے باہر ہے)

یہ دعا دعائے ماقبل کی طرح مقبول بندوں کی زبان سے موقع مدح پر قرآن مجید میں نقل ہوئی ہے، اب جن حضرات صوفیہ سے کسی حالت سکر و مستی میں دوزخ کی طرف سے بے پروائی روایتوں میں بیان ہوئی ہے، اگر وہ روایتیں صحیح ہیں بھی تو ہرگز حالت قابل استناد نہیں۔

۳۳ اور پرہیزگاروں کی پیشوائی ظاہر ہے کہ اسی کے نصیب میں آسکتی ہے جسے خود تقویٰ کا انتہائی اعلیٰ درجہ نصیب ہو، تو گویا اس دعا کے معنی یہ ہوئے کہ ہمیں تقویٰ کا وہ مرتبہ اعلیٰ نصیب کر کہ دوسرے بھی ہمارے اقتدا میں متقی بن جائیں۔

من ازواجنا وذریتنا: ازواج واولاد کی طلب کی یہ ایک اور نظیر مقبولین حق کی دعاؤں اور نمازوں میں مل گئی۔

قرۃ اعین: آنکھوں کی ٹھنڈک سے مراد عربی محاورہ میں دل کا چین اور سکھ ہوتا ہے، مقبولین کو دلوں کی پوری مسرت ظاہر ہے کہ اسی وقت حاصل ہوگی جب وہ اپنی بیویوں اور بچوں کو بھی اپنی ہی طرح دین میں کامل اور طاعت الٰہی میں مستعد دیکھیں گے۔ ازواج واولاد کی محبت ایک امر طبعی ہے اور اگر یہ حدود کے اندر رہے یعنی احکام الٰہی کی تعمیل کی راہ میں حائل نہ ہو تو ایک بہترین نعمت الٰہی ہے۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ

النمل ۱۹

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ

القصص ۲۴

رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ

العنکبوت ۳۰

ترجمہ: اے میرے پروردگار، مجھے توفیق دے کہ میں شکر ادا کروں تیرے اس احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا اور یہ کہ میں نیک عمل کروں جو تو پسند کرے، اور جو تو مجھے اپنے رحم وکرم سے اپنے صالح بندوں میں داخل کر دے۔ ۳۴

اے میرے پروردگار، میں اس بھلائی کا جو تو میری طرف اتارے محتاج ہوں۔ ۳۵

اے میرے پروردگار، مجھے مفسد لوگوں پر غالب کر۔ ۳۶

۳۴ یہ دعا حضرت سلیمان علیہ السلام کی زبان سے نقل ہوئی ہے۔

ادخلنی برحمتک فی عبادک الصلحین: سلیمان علیہ السلام انسانیت کے سب سے اونچے مقام یعنی پیغمبری پر تو فائز ہی ہیں پھر بھی دعاء کئے جا رہے ہیں کہ اے پروردگار میرا شمار بھی اپنے فضل وکرم سے اپنے مقبول وصالح بندوں میں کر لیجئے۔ کیا ٹھکانا ہے اس خشیت وعبدیت کا۔

نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی: نعمت کا مفہوم عام ہے، نعمتِ نبوت، نعمتِ بادشاہت، نعمتِ صحت وعافیت، جملہ اقسام نعمت دنیوی واخروی پر حاوی۔

حضرت سلیمان کی یہ دعا امیروں رئیسوں کیلئے مناسب حال خاص طور پر ہے۔

۳۵ حضرت موسیٰ حالتِ سفر میں بھوک سے مضطرب ہو رہے ہیں، اور اس وقت یہ دعا زبان پر آ رہی ہے۔ بھوک لگنا اور اس کیلئے کھانے کی طلب پیدا ہونا کسی بڑے سے بڑے مرتبہ تقویٰ کے منافی نہیں۔

من خیر سے سیاق میں خاص اشارہ بھوک کی تکلیف دور ہونے اور غذا ملنے کی جانب ہے۔

فقیر پیغمبر بھی اس مرتبہ کمال پر بہرحال بشر ہی ہوتا ہے اور تمام بشری ضروریات کا محتاج۔ حضرت حق کے حضور میں کاملین نے ہمیشہ اپنی ضرورت مندی اور احتیاج ہی پیش کی ہے نہ کہ استغناء۔

۳۶ حضرت لوط پیغمبر کی دعا ہے، ہجوم اعداء اور غلبہ ظالمین کو دیکھ کر اپنے رب سے عرض کرتے ہیں۔ اور یہی ہر مومن کو ایسے موقع پر کرنا چاہئے۔

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ
تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ
(المومن: ۷)

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدتَّهُمْ وَمَن
صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ ۚ وَمَن تَقِ السَّيِّئَاتِ
يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ
(المومن: ۸-۹)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار، تیری رحمت اور تیرا علم ہر شے پر محیط ہے، جن لوگوں نے توبہ کی اور جو تیری راہ پر چلے انہیں بخش دے۔ ۲۷ اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔ ۲۸ اور اے ہمارے پروردگار انہیں ہمیشگی کی جنتوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ ۲۹ اور ان کو بھی جو کوئی ان کے باپ دادوں میں سے اور ان کی بیویوں میں سے اور ان کی اولاد میں سے نیک ہو۔ ۳۰ بیشک تو ہی زبردست ہے حکمت والا ہے۔ ۳۱ اور انہیں خرابیوں سے بچا لے اور جس کو تو نے اس دن خرابیوں سے بچا لیا، اس پر تو نے (بڑا) رحم کیا، اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ ۳۲

۲۷ (ان کی توبہ اور پیروی حق تیرے علم سے باہر رہ ہی نہیں سکتی، اور جب اس علم محیط پر تیری رحمت عام مستزاد ہے تو تو ان کی مغفرت لازماً کر کے رہے گا)

۲۸ یہ رحمت الٰہی کا منفی یا سلبی پہلو ہے، اور آداب عبدیت میں سے یہ ہے کہ پہلے طلب اسی کی کی جائے۔

۲۹ یہ رحمت الٰہی کا اثباتی یا ایجابی پہلو ہے اور یہی مطلوب و مقصود ہے۔

جنت عدن: جنت ہر مومن کا مقصود و مطلوب ہے، ایسی شے ہرگز نہیں جس کی طرف سے شاعرانہ انکسار اور صوفیانہ تعلّی کے ساتھ اغماض و اعراض برتا جائے۔

۳۰ (انہیں کے ساتھ اور انہیں کے درجہ و مرتبہ میں)

من صلح: انسان کو پورا اور اجتماعی لطف اسی وقت حاصل ہوتا ہے، جب اس لطف میں اپنے بڑے اور اپنے چھوٹے اور اپنے ساتھ والے غرض سب اہل خاص شریک ہوں، یہاں دعا اسی کی کرائی جا رہی ہے کہ ان اعزہ و اقربا میں سے جو اصلاً مومن تو ہوں لیکن بہ لحاظ اعمال اس مرتبہ کے نہ ہوں انہیں بھی ان جنتیوں کا شریک اور ان کا ہم درجہ بنا دیا جائے۔

۳۱ تیرے لئے اس درخواست کا پورا کر دینا کیا مشکل ہے، تو تو العزیز ہے سب پر غالب ہے اور تو چاہے اس کا انتظام اس طرح بھی کر سکتا ہے کہ اس سے تیرے انتظامات تکوینی میں کہیں بھی خلل نہ پڑے، تو تو الحکیم ہے سب سے بڑا حکمت والا ہے۔

۳۲ دنیا کی مادی، عارضی کامیابیاں بھی کوئی کامیابیاں ہیں، اصلی کامیابی تو یہی دار آخرت کی حقیقی، مستقل، پائیدار کامیابی ہے۔ قرآن مجید نے کثرت کے ساتھ اس حقیقت کو مختلف پیرایوں میں بیان کیا ہے، بقول حضرت اکبرؔ

جو تیرے نہ ہوئے تو وہ کچھ نہ ہوئے
جنہیں تو نہ ملا انہیں کچھ نہ ملا

وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ

وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (الاحقاف: ۱۵) ۲۳

اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (القمر: ۱۰) ۲۴

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا

بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا

لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (الحشر: ۱۰)

ترجمہ: اور میری اولاد میں صلاحیت (نیکی کی) دے، میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ ۲۳

میں ہارا ہوں، پس تو میرا بدلہ لے لے۔ ۲۴

اے ہمارے پروردگار، ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ایمان میں ہمارے پیش رو ہیں بخش دے، اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے ساتھ کدورت نہ ہونے دے ۲۵ اے ہمارے پروردگار تو بڑا شفیق و مہربان ہے۔ ۲۶

۲۳ یہ دعا ایک بندہ مستی اپنی عمر کی پختگی پر پہنچ کر کرتا ہے۔

واصلح لی فی ذریتی: اپنے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کی اصلاح و دعا و فکر کرتے رہنا مقبولین و کاملین کی سنت ہے۔

۲۴ حضرت نوح کی دعا ہے جب اپنی قوم پر تبلیغ کرتے کرتے اور اس کی بے اثری دیکھ آپ عاجز آ چکے تھے۔ مقبولین و کاملین کس کس طرح حضرت حق کے حضور میں اپنی شکستگی و تضرع کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔

۲۵ ملی یکجہتی اور ساری امت کے درمیان اخوت کی روح دوڑا دینے کیلئے یہ کتنی موثر دعا ہے۔

اللذین سبقونا بالایمان: اپنے پیشرووں کے حق میں دعائے خیر کی تصریح خاص طور پر قابل لحاظ ہے۔ آج سب سے بڑی معصیت یہی ہے کہ امت کی موجودہ نسل نے اپنے ہی اسلاف پر لعن طعن کرنا زبان درازیاں کرنا سیکھ لیا ہے بلکہ اس کو عین خدمت دین سمجھا جا رہا ہے۔

۲۶ (تو اپنی اسی رافت اور اسی رحمت کا ایک پرتو ہم سب پر بھی ڈال دے، تو ہمارے دل بھی سب ایک دوسرے سے جڑ جائیں اور ایک دوسرے کے حق میں محبت اور ہوا خواہی سے لبریز ہو جائیں۔

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ
الْمَصِيرُ
ممتحنہ ع۱-۴

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا
وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
ممتحنہ ع۱-۵

رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ
تحریم ع۲-۸
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار، ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا، اور تیری طرف
ہم رجوع ہوئے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ ۱۷۷
اے ہمارے پروردگار، ہمیں کافر لوگوں کا ہدف ستم نہ بنا، اور
ہمیں اے ہمارے پروردگار بخش دے، بیشک تو ہی زبردست
ہے، حکمت والا ہے۔ ۱۷۸
اے ہمارے پروردگار، ہمارے لئے ہمارا نور کامل کردے اور
ہمیں بخش دے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ ۱۷۹

۱۷۷ (نہ کہ کسی اور کی طرف)
اگر انہیں عقائد کا استحضار رہے گا کہ بھروسا اور رجوع کے قابل اسی
کی ایک ذات ہے، اور آخری سابقہ اسی ایک سے پڑنا ہے تو دنیا
نمونہ گلزار جنت بن جائے۔

۱۷۸ عمل آزمائش بننے سے بچنے کی کوشش و تمنا ہی میں طاعت ہے نہ کہ
اس کے بالعکس اس میں پڑنے کی آرزو، جیسا کہ بعض نافہموں نے
سمجھ رکھا ہے۔

انک انت العزیز الحکیم: یعنی نہ تو ہماری مغفرت
تیرے لئے کچھ بھی دشوار ہے اور نہ تو اس سے اپنے کسی آئین حکمت
میں خلل پڑنے دے گا۔

۱۷۹ (تو تو ایمان سے محروموں کو نور سے بہرہ ور کرسکتا ہے تو ہم بہرحال
صاحب ایمان تو ہیں ہی، اب تجھ سے التجا ہے کہ اس نور کو درجہ کمال
تک پہونچادے)

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

(نوح ۲۸) [illegible]

اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَ نَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ

[illegible]

ترجمہ: اے میرے پروردگار، بخش دے مجھ کو اور میرے والدین کو اور اس کو بھی جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہو اور سارے مومن مردوں اور عورتوں کو بھی۔ ۵۰

اے اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھودے اور میرے دل کو گناہوں سے (ایسا) پاک کردے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے اور مجھ میں اور میرے گناہوں کے درمیان ایسا فاصلہ کردے جیسا کہ مشرق و مغرب میں تو نے فاصلہ رکھا ہے۔ ۵۱

۵۰ یہ دعا حضرت نوح کی زبان سے ادا ہوئی ہے۔ پیغمبر ہو کر بھی التجا اپنی مغفرت کیلئے کئے جاتے ہیں، کیا شان عبدیت ہے۔

۵۱ اب یہاں سے آخر کتاب تک حدیثی دعائیں ملیں گی۔

اغسل...... برد: مراد اس طرح دھو دینا ہے جس کے بعد کوئی شائبہ بھی ظلمت معصیت و ظلمانیت کا باقی نہ رہ جائے۔

نق...... الدنس، و باعد...... المغرب: مقصود دونوں تمثیلوں سے جو عربی اسلوب بیان میں عام ہیں، گناہوں کی آلودگی سے کامل پاکیزگی ہے۔

مسلمان کو چاہئے کہ جب یہ الفاظ زبان سے نکالے تو پھر ان کی لاج بھی رکھے اور عملاً بھی ہر گناہ سے بچنے کی ممکن حد تک کوشش کرے اور اے اللہ اس کی توفیق سب سے پہلے اس نامہ سیاہ راقم سطور کو دے۔

اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَ زَكِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلَاهَا

[illegible]

اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

[illegible]

ترجمہ: اے اللہ میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری عطا کر اور اسے پاک کردے تو ہی اس کو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے تو ہی اس کا مالک اور آقا ہے۔ ۵۲

ہم تجھ سے وہ سب بھلائیاں مانگتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی محمد ﷺ نے مانگی ہیں۔ ۵۳

۵۲ یہ دعائیں خیر البشر ﷺ اور سرور انبیاء ﷺ اپنے حق میں کر رہے ہیں اور معلوم ہے کہ پیمبر ﷺ کی زبان سے کسی مبالغہ پسند شاعر کی زبان نہیں ہوتی، تو ظاہر ہے کہ ہم بندگان دنیا کو کس شدومد اور کس اہتمام سے اپنے حق میں تقویٰ اور عمل تزکیہ کی ضرورت ہے۔

۵۳ کتنی جامع و پر اثر دعا ہے۔ کئی کئی پہلو اس سے روشنی میں آ گئے۔ مثلاً

(۱) ایک تو یہ کہ نبی ﷺ نے جب طلب کی تو بھلائی ہی کی، جو چیز آپ نے طلب کی وہ کبھی بری طلب ہی نہیں کی۔

(۲) نبی ﷺ بھی باوجود اس جلالت قدر اور بندوں میں لاثانی ہونے کے بہر حال صاحب احتیاج تھے، اور اپنی حاجتیں برابر حضرت حق میں عرض کرتے رہتے تھے۔

(۳) دعا و درخواست میں بھی اتباع نبوی ﷺ کرنے سے اتباع سنت کا اجر مزید حاصل ہوتا جائے گا۔

(۴) اپنی خواہشوں اور درخواستوں کو بھی رسول ﷺ معصوم کی درخواستوں سے متحد کر دینا یہی صحیح مقام فنا فی الرسول کا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ اَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ

(مستدرک حاکم عن ابی مسعود، باب دعاء)

اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا (کنزالعمال عن جابر)

ترجمہ: ہم تجھ سے مانگتے ہیں مغفرت کے اسباب اور نجات دینے
والے کام اور ہر گناہ سے بچاؤ، اور ہر نیکی کی لوٹ، اور بہشت
میں اپنا پہنچنا، اور دوزخ سے نجات پانا۔ ۵۴
میں تجھ سے طلب کرتا ہوں علم کارآمد۔ ۵۵

۵۴ الجنۃ تو نام ہی ہے محل رضائے الٰہی کا، اور النار محل عتاب الٰہی کا۔
ایک کے حصول اور دوسرے سے نجات کی طلب تو عین عشق الٰہی کا
ثبوت دینا ہے۔ خدا معلوم وہ کیسے عجیب و غریب مدعیانِ عشق و محبت
ہیں جو جنت و جہنم یعنی محبوب کے محل رضا و محل عتاب کو یکساں قرار
دیتے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں!

۵۵ اس حدیث نے تو جڑ ہی کاٹ دی مطلق علم کی مطلوبیت کی، مطلق علم
ہرگز ہرگز مطلوب نہیں ہے، نافعیت کی قید نے ان تمام "علوم و فنون"
کو دائرہ مطلوبیت سے خارج کر دیا جو معرفت الٰہی اور نجات اخروی
میں معین و معاون نہیں، اور دینوی حیثیت سے بھی ان علوم و فنون
میں سے اکثر مضرتیں ان کے نفع پر غالب ہی ہیں۔ ظلم اور جہل کی کوئی
انتہا ہے کہ فضیلت علم کی آیتیں اور حدیثیں پیش کر کر کے حمایت ان
علوم و فنون کی اور اس نظام تعلیم کی کی جاتی ہے جن کا حاصل تمامتر خدا
فراموشی اور آخرت سے غفلت ہے۔
ایسی جامع اور حکیمانہ دعائیں وہی تعلیم دے سکتا تھا جو دنیا کا بہترین معلم
ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو دعا نمبر ۵۴ الّٰلھم انی اعوذبک من علم لاینفع۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ
(بخاری ومسلم عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَ جَهْلِیْ وَ
اِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ
مِنِّیْ
(بیہقی وطبرانی عن ابن عباسؓ)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ (بخاری ومسلم عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا
عَلٰی طَاعَتِكَ
(ابن ابی شیبہ عن عائشہؓ)

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ (مسلم عن علیؓ باب الادعیہ)

ترجمہ: اے اللہ بخش دے میرے گناہ نادانستہ اور دانستہ۔ ۵۶
اے اللہ بخش دے میری خطا اور نادانی اور میری زیادتی میرے
بارہ میں اور وہ بھی جو تو مجھ سے بڑھ کر جانتا ہے۔ ۵۷
اے اللہ بخش دے جو (گناہ) مجھے مقصود تھا اور جو غیر مقصود تھا۔ ۵۸
اے اللہ دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دل اپنی طاعت کی
طرف پھیر دے۔ ۵۹
اے اللہ مجھے ہدایت دے اور مجھے استوار رکھ۔ ۶۰

۵۶ اس میں اس کی تعلیم آگئی کہ بندہ کو اپنے دانستہ اور بالقصد گناہ کے ساتھ
اپنے نادانستہ اور بے قصد گناہوں کی بھی عذر خواہی کرتے رہنا چاہئے اور
استغفار جب نبی معصوم نے کیا ہے تو پھر کسی غیر معصوم کا کیا ذکر ہے۔

۵۷ اس اجمالی معذرت و توبہ کے اندر ہر ہر گناہ کی تفصیل آگئی۔

وما انت اعلم بہ منی: بعض گناہ ایسے مخفی ہوتے ہیں جو
انسان کے شعور میں پوری طرح آتے بھی نہیں، انسان انہیں قصداً
بھلائے رکھنا چاہتا ہے، وہ سب اس دعا میں شامل ہوگئے۔

۵۸ بہت سے گناہ ایسے بھی ہوتے ہیں، خصوصاً زبان کے، جو انسان بغیر
سنجیدگی سے سوچے ہوئے یوں ہی ہنسی کھیل، تفریح میں کر گزرتا ہے،
یہ استغفار ان سب کا بھی جامع ہے۔

۵۹ دلوں کا پھیرنا ظاہر ہے کہ حق تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے، اگر بندہ
صدق دل سے اس کی تمنا رکھتا ہے کہ وہ طاعتوں ہی کی طرف راغب
ہو جائے اور دعا بھی کرتا رہتا ہے تو عجب کیا کہ اس کی برکت سے
واقعۃً اس کا دل طاعتوں کی طرف پھر جائے۔

۶۰ مومن تو خود ہی ہدایت پر ہوتا ہے لیکن ہدایت مزید کی ضرورت اسے
حاصل و مستقبل کے قدم قدم پر رہتی ہے اور اسی کیلئے وہ درخواست
کرتا رہتا ہے۔

وسددنی: جو دولت مومن کو حاصل ہو چکی ہے اس پر ثابت و مضبوط
رہنا یہ خود بھی بہت بڑی دولت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰی وَ التُّقٰی وَ الْعَفَافَ وَالْغِنٰی

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ، وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ. وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَ عَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

ترجمہ: اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی اور سیرچشمی۔ ۱؎

اے اللہ میرا دین درست رکھ جو میرے حق میں بچاؤ ہے اور میری دنیا درست رکھ جس میں میری معاش ہے اور میری آخرت درست رکھ جہاں مجھے لوٹنا ہے، اور زندگی کو میرے حق میں ہر بھلائی میں ترقی، اور موت کو میرے حق میں ہر برائی سے امن بنا دے۔ ۲؎

اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحمت کر اور مجھے چین دے اور مجھے رزق دے۔ ۳؎

۱؎ ان چار مختصر لفظوں کے اندر ہر قسم کی اعتقادی، عبادتی، اخلاقی، معاشرتی خوبیوں کی طرف اشارہ آگیا اور یہ چاروں لفظ ایمان، عبادات، اخلاق و معاشرت سب کے مقتضیات کے جامع ہو گئے۔

۲؎ یعنی زندگی و موت دونوں میرے حق میں سرتا سر رحمت ہی بن جائیں۔ جب تک ہر بھلائی میں ترقی ہی کرتا رہوں، ہر بھلائی کی دولت ہی جمع کرتا رہوں اور جب دنیا سے اٹھوں تو ہر برائی سے نجات پا جاؤں۔ ایک مومن کا نصب العین اس سے بڑھ کر اور ممکن کیا ہے؟ زندگی بھر حسنات ہی حسنات اور زندگی کے ختم پر راحت ہی راحت۔ معاش اور معاد کی ساری ممکن نعمتوں کی جامعیت اس دعا میں آ گئی۔

۳؎ آخرت کو ہمارے رسول ﷺ برحق نے ہر دعا میں مقدم رکھا ہے کہ وہی تو اصل مقصود ہے، لیکن ساتھ ہی رعایت ہم ضعیفوں کی مناسبت سے ہر موقع پر معیشت دنیوی کی بھی رکھی ہے۔ رزق و عافیت میں مطلوب ہیں ہر گز تحقیر کے قابل نہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ
وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ،
وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ
وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ
فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ
شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَمِنْ فِتْنَةِ
الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنَ الْقَسْوَةِ وَ
الْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ
وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ
وَالرِّيَآءِ، وَمِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَ
الْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ
وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَمِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ

پچھلا صفحہ

INDEX

وَالْبُخْلِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ، وَمِنْ اَنْ
اُرَدَّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا،
وَمِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ،
وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا
يُسْتَجَابُ لَهَا

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کم ہمتی سے اور سستی سے اور بزدلی سے انتہائی کبر سنی سے اور قرضہ سے اور گناہ سے اور عذاب دوزخ سے اور دوزخ کے فتنے سے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور مالداری کے برے فتنے سے اور محتاجی کے برے فتنے سے اور مسیح دجال کے برے فتنے سے اور سخت دلی سے اور غفلت سے اور تنگدستی سے اور ذلت سے اور بیچارگی سے اور کفر سے اور فسق سے اور ضدا ضدی سے اور (لوگوں کے) سنانے سے اور دکھاوے سے اور بہرہ پن سے اور گونگے پن سے اور جنون سے اور جذام سے اور بری بیماریوں سے اور غم سے اور بار قرضہ سے اور فکر سے اور غم سے اور بخل سے اور لوگوں کے دباؤ سے اور اس سے کہ ناکارہ عمر تک پہنچوں اور دنیا کے فتنے سے اور اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

اگلا صفحہ

۴۴ تعوذات کا یہ سلسلہ حدیثی دعاؤں کی حیرت انگیز جامعیت کی ایک حیرت انگیز مثال ہے۔ غور کرنے کے بعد بھی اس فہرست میں اضافہ کی گنجائش نہ نکل سکے گی۔ کس حکیمانہ ایجاز و جامعیت کے ساتھ ایک ایک بشری ضرورت کو اس کے اندر سمیٹ لیا ہے۔

من العجز والکسل والجبن: یہ کم ہمتی، کاہلی اور بزدلی ہی انسان کو کتنی اخروی سعادتوں اور دینی نعمتوں سے محروم رکھتی ہیں۔

والھرم: پناہ مطلق کبر سنی سے نہیں، بلکہ پیر فرتوت بننے سے مانگی گئی ہے۔ مطلق بڑھاپا تو ایک نعمت ہے، البتہ اس میں زیادتی ایک بلا ہے۔

من عذاب النار وفتنۃ النار: دو لفظوں کے الگ الگ آنے سے معلوم ہوا کہ ایک تو دوزخ میں جا پڑنا اور اس کے عذاب میں مبتلا ہونا ہے اور دوسری چیز ہے محض اس کے لئے آزمائش ہونا، اس کی طرف لے جانے والے سوال وجواب ہونا، اور پناہ مانگنے کے قابل دونوں ہی چیزیں ہیں۔

فتنۃ القبر وعذاب القبر: ایک شے تو ہے عذاب قبر، اور ایک شے ہے قبر میں وہ دہلانے والا سوال وجواب ہونا۔ مومن کیلئے عافیت اسی میں ہے کہ نجات و حضرت بغیر کسی مواخذہ اور سوال وجواب ہی کے نصیب ہو جائے۔

شر فتنۃ الغنی وشر فتنۃ الفقر: اسلوب بیان کی بلاغت ملاحظہ ہو، بجائے خود بری چیز نہ مالداری ہے نہ افلاس۔ دونوں اپنے اپنے ساتھ فتنے اور برائیاں رکھتی ہیں اور پناہ مانگنے کے قابل بھی دونوں ہی کی خدا فراموشیاں، فتنہ سامانیاں اور معصیت کوشیاں ہیں۔ صحیح سوشلزم اگر کہیں ہے تو اسلام ہی میں۔

فتنۃ المحیا والممات: زندگی اور موت دونوں بجائے خود تو اللہ کی رحمتیں ہیں۔ استعاذہ کے قابل دونوں کی محض فتنہ سامانیاں ہیں۔ سانپ کے زہریلے دانت اگر توڑ دیئے جائیں، تو پھر سانپ تو ایک خوشنما کھلونا رہ جاتا ہے۔

الشقاق: شقاق یہ کہ دوسروں کی ضد میں نفسانیت سے کوئی عمل کیا جائے۔

السمعۃ والریاء: سمعہ وریا یہ کہ راہ اخلاص سے الگ ہو کر خلق میں نمائش کیلئے کوئی عمل کیا جائے۔

ومن الصمم..... الاسقام: یہ تمام جسمانی علالتیں اور آزار بھی حد درجہ پناہ مانگنے کے قابل ہیں۔ بندہ یہ ہرگز نہ سمجھے کہ شریعت اسلام جسمانی کلفتوں کی طرف سے بے نیازی کی تعلیم دیتی ہے۔

ومن ان ارد الی ارذل العمر: یہ وہی چیز ہے جس کا ذکر ابھی الھرم کے تحت میں اوپر آچکا ہے۔

من علم لا ینفع: غیر نافع سے اللہ کی پناہ ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۵۵

من قلب لا یخشع: قلب کا اصل جوہر تو یہی خشوع ہے، یہ نہیں تو موتی بے آب کے، پھول بغیر خوشبو کے، شکر بلا مٹھاس کے ہے۔

من نفس لا تشبع: ہر خواہش طبعی اگر اپنے حدود کے اندر ہے تو ایک نعمت ہے، لیکن ان خواہشوں کا ہوس بن جانا یہی عین نفس پرستی ہے اور شریعت کی نہیں ابلیسیت کی راہ ہے۔ دولت پر دولت حاصل ہوتی چلی جاتی ہے اور پھر دل نہیں بھرتا، تو دنیا ہی میں دوزخ کا مزہ آنے لگتا ہے۔

پچھلا صفحہ
INDEX

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ

نَحْمَدُكَ يَا خَيْرَ مَأْمُوْلٍ وَاَكْرَمَ مَسْئُوْلٍ عَلٰى
مَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْمُنَاجَاةِ الْمَقْبُوْلِ مِنْ قُرُبَاتٍ
عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُوْلِ فَصَلِّ عَلَيْهِ مَا
اخْتَلَفَ الدَّبُوْرُ وَالْقَبُوْلُ وَانْشَعَبَتِ
الْفُرُوْعُ مِنَ الْاُصُوْلِ ثُمَّ نَسْئَلُكَ بِمَا
سَنَقُوْلُ وَمِنَّا السُّؤَالُ وَمِنْكَ الْقَبُوْلُ

ترجمہ: اے ان سب سے بہتر جن سے امید قائم کی جاسکتی ہے اور اے ان سب سے کریم تر جن سے کچھ طلب کیا جاسکے، ہم تیری حمد کرتے ہیں کہ تو نے ہمیں مناجات مقبول سکھائی جو اللہ کے ہاں موجب قربت ہے اور رسول اللہ ﷺ کی دعائیں سکھائیں، تو (اے اللہ) ان (رسول) پر رحمت کاملہ نازل فرما جب تک کہ پچھوا اور پروا ہوائیں چلتی رہیں، اور جڑوں سے شاخیں پھوٹتی رہیں۔ اس کے بعد ہم تجھ سے وہ طلب کرتے ہیں جو ابھی (آگے) عرض کرتے ہیں، ہمارا کام طلب کرنا ہے اور تیرا کام عطا کرنا[1]

[1] دعائیں جس جامعیت اور تاثیر کی ہیں وہ تو آگے صفحات سے ظاہر ہی ہوں گی۔ خود یہ دیباچہ بھی اسی شان کا ہے۔ دعائیں تو خیر اللہ اور رسول ﷺ کی بتلائی ہوئی ہیں لیکن یہ دیباچہ تو محض ایک محبوب امتی یا مقبول بندہ کے قلم سے ہے۔

نحمدک..... الرسول: دیباچہ میں بجز اس کے اور ہے کیا اور ہونا چاہئے بھی کیا کہ پہلے سب سے بڑے دینے والے اور دلوانے والے کی مدح و توصیف۔

فصل..... الاصول: پھر اس عبد کامل کا ذکر خیر اور ان کے حق میں رحمت ابدی کی دعا جو اس دینے اور دلوانے کے کاروبار میں سب سے بڑا ذریعہ اور واسطہ ہے۔

ثم..... القبول: اور اس کے ما بعد عرض مدعا کہ اے کریم و غنی داتا لے بس اب تیرے در پر یہ گداگر سوال کرنے اور صدا لگانے ہی کو ہے۔ دینے والے اور بخشنے والے کو تو کسی تیاری کی ضرورت نہیں، وہ تو ہمہ وقت اور ہر جہتی تیاری رکھتا ہی ہے لیکن اس شخص سے بلیغ دیباچہ نے مانگنے والے اور لینے والے کی روح کو کیسا تر و تازہ کر دیا اور اس کے قالب میں ہمت و مستعدی کی کیسی روح پھونک دی۔

مااختلف الدبور..... الاصول: یعنی جب تک یہ دنیا اور کارخانہ کا وقت قائم ہے۔ عربی محاورہ میں یہ فقرہ اردو کی "رہتی دنیا تک" کے مرادف ہے۔

مناجات مقبول

الحزب الثانی یوم الاحد

دوسری منزل بروز اتوار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ اَعِنِّیْ وَ لَا تُعِنْ عَلَیَّ، وَانْصُرْنِیْ وَ
لَا تَنْصُرْ عَلَیَّ. وَامْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ
وَاھْدِنِیْ وَ یَسِّرِ الْھُدٰی لِیْ. وَانْصُرْنِیْ
عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ. رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ
ذَکَّارًا لَکَ شَکَّارًا لَکَ رَھَّابًا لَکَ
مِطْوَاعًا لَکَ مُطِیْعًا اِلَیْکَ مُخْبِتًا
اِلَیْکَ اَوَّاھًا مُنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ
وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَ اَجِبْ دَعْوَتِیْ
وَ ثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَ سَدِّدْ لِسَانِیْ وَاھْدِ
قَلْبِیْ وَ اسْلُلْ سَخِیْمَۃَ صَدْرِیْ

ترمذی عن ابن عباس، ابن ماجہ ابواب الادعیۃ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا.
وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ. وَ نَجِّنَا مِنَ النَّارِ،
وَ اَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا کُلَّہٗ

ترجمہ: اے میرے پروردگار میری مدد کر اور میری مخالفت میں کسی کی مدد مت کر اور مجھے فتح دے اور کسی کو میرے اوپر غالب نہ کر اور میرے حق میں تدبیر کر اور میرے مقابلہ میں کسی کی تدبیر نہ چلا۔ اور مجھے ہدایت کر اور میرے لئے ہدایت کو آسان کر دے، اور اس کے مقابلہ میں مجھے مدد دے جو مجھ پر زیادتی کرے، اے میرے پروردگار مجھے ایسا کر دے کہ میں تجھے بہت یاد کیا کروں تیرا بہت شکر ادا کروں، تجھ سے بہت ڈرا کروں، تیری بہت فرمانبرداری کیا کروں تیرا بہت مطیع رہوں، تجھی سے سکون پانے والا رہوں، تیری ہی طرف متوجہ ہونے والا رہوں، رجوع ہونے والا رہوں۔ اے میرے پروردگار میری توبہ قبول کر اور میرے گناہ دھو دے اور میری دعا قبول کر اور میری حجت (دلیل) قائم رکھ اور میری زبان درست رکھ اور میرے دل کو ہدایت پر رکھ اور سینہ کی کدورت کو نکال دے۔ ۶۵

ترجمہ: اے اللہ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور ہم سے راضی ہو جا اور ہمیں بہشت میں داخل کر اور ہمیں دوزخ سے بچا لے اور ہمارے حال سب درست کر دے۔ ۲۶؎

۲۵؎ (جس سے دین کی پابندی اور خدا اور بندوں کے حقوق کی ادائی میرے لئے آسان ہو جائے دعا دنیا و آخرت کی تمام حسنات کی جامع ہے۔

واھدنی: یعنی میں تو مسلسل ہدایت کا محتاج ہوں، مجھے ہر منزل اور ہر قدم پر ہدایت حاصل ہوتی رہے۔

ویسر الھدیٰ لی: بندہ کو چاہئے کہ راہ ہدایت پر قائم رہنے کی سہولت کی ہی طلب کرتا رہے۔ لک ذکارا کہ تجھے ہر حال میں اور زندگی کے ہر موقع و مقام میں یاد کرتا رہوں۔

رب تقبل توبتی: شان عبدیت و نیاز مندی یہ ہے کہ توبہ بھی کئے جائے، اور پھر قبول توبہ کی دعا بھی کرتا رہے۔

وثبت حجتی: یعنی میں دین کی جس حجت پر قائم ہوں، اس میں ضعف و تزلزل نہ پیدا ہونے پائے۔

وسدد لسانی: یہ دعا حکم قرآنی و قولوا قولا سدیدا کی گویا عین تعمیل میں ہے۔

۲۶؎ (دنیوی اور اخروی دونوں)

وادخلنا الجنۃ ونجنا من النار: جنت میں داخلہ اور جہنم سے نجات کی تمنا قرآنی دعاؤں کی طرح حدیثی دعاؤں کا بھی ایک جزو اعظم ہے۔

دعاؤں کے صیغہ جمع متکلم میں آنے پر حاشیے پہلے گزر چکے۔

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا، وَ اَصْلِحْ
ذَاتَ بَيْنِنَا، وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ
وَ نَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ، وَ
جَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا
وَمَا بَطَنَ، وَ بَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا
وَ اَبْصَارِنَا وَ قُلُوْبِنَا وَ اَزْوَاجِنَا وَ
ذُرِّيَّاتِنَا وَ تُبْ عَلَيْنَا، اِنَّكَ اَنْتَ
التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ
لِنِعْمَتِكَ، مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا، وَ
اَتِمَّهَا عَلَيْنَا

مستدرک، کنز العمال عن ابن مسعودؓ

ترجمہ: اے اللہ ہمارے دلوں میں الفت دے اور ہمارے آپس کے تعلقات کو درست کر دے اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور ہمیں اندھیریوں سے نور کی طرف نکال لا۔ اور ہمیں بے حیائیوں سے بچائے رکھ خواہ وہ ظاہری ہوں خواہ باطنی۔ اور ہمیں برکت دے سماعت میں اور بصارت میں اور قلوب میں اور ازدواج و اولاد میں اور ہماری توبہ قبول کر، بے شک تو ہی تو توبہ قبول کرنے والا مہربان، اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گذار اور ثناء خواں بنا اور نعمتوں کے قابل بنا اور انہیں ہم پر پورا کر۔ علا

علا یعنی اپنی نعمتیں ہمیں تمام و کمال عنایت کر اور ہمیں اس قابل کر کہ ہم انہیں قبول کر کے ان کا حق ادا کر سکیں۔

الف بین قلوبنا واصلح ذات بیننا: آپس کا اتحاد اور امت میں میل ملاپ جس درجہ میں اہم ہے اسی سے ظاہر ہے کہ رسول ﷺ نے اسے ایک مقصود قرار دیکر اس کیلئے دعا کی تعلیم کی ہے۔

نجنا من الظلمات ..... النور: شہوات نفس اور عقلی گمراہیوں کی ظلمتیں تہہ بہ تہہ اور بے شمار ہوتی ہیں اسی طرح قرآن کی طرح حدیث میں بھی ان کیلئے جمع کا صیغہ آیا ہے بخلاف اس کے نور ہدایت خط مستقیم کی طرح مفرد ہی ہے۔

جنبنا الفواحش ما ظهر منها وما بطن: بچنے کے قابل صرف "پبلک" فحشیں نہیں ہوتے جیسا کہ بڑی بڑی مہذب جاہلی قوموں نے سمجھ رکھا ہے بلکہ وہ مخفی گناہ بھی جنہیں کانوں کان کسی باہر والے کو خبر بھی نہیں ہوتی۔

بارک ..... وذریاتنا: آنکھ، کان، دل کی صحت اور بیوی بچوں کی خیر و عافیت بشر کے سکون قلب کیلئے جس قدر ضروری ہیں اس کا تجربہ ہر صاحب تجربہ رکھتا ہے۔ ہمارے ہادی ﷺ و سردار نے امت کے کروڑ سے کروڑ فرد کے جذبات کی بھی کتنی رعایت کر لی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ، وَ اَسْاَلُكَ عَزِیْمَةَ الرُّشْدِ، وَ اَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَ حُسْنَ عِبَادَتِكَ. وَ اَسْاَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّ قَلْبًا سَلِیْمًا وَّ خُلُقًا مُّسْتَقِیْمًا. وَ اَسْاَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَ اَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ. اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ترمذی عن شداد بن اوسؓ، نسائی، حاکم

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے ثابت قدمی طلب کرتا ہوں امور (دین) میں اور تجھ سے اعلیٰ صلاحیت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے نعمتوں کے شکریہ کی توفیق اور حسن عبادت چاہتا ہوں اور تجھ سے مانگتا ہوں سچی زبان اور قلب سلیم اور اخلاق صحیح اور تجھ سے وہ بھلائی مانگتا ہوں جس کو تو جانتا ہے اور تجھ سے اس گناہ سے معافی چاہتا ہوں جس کو تو جانتا ہے۔ بیشک تو ہی ہر غیب کا جاننے والا ہے۔ ۶۸

۶۸ (تو تو ان گناہوں سے بھی واقف ہے جو خلق میں کسی دوسرے پر ظاہر نہیں۔)

اسالک شکر نعمتک: نعمتوں پر ادائے شکر کی توفیق یہ بھی اللہ ہی سے طلب کرنے کی چیز ہے۔

حسن عبادتک: محض عبادت اپنی خشک رسمی صورت میں نہیں بلکہ حسن عبادت بھی ایک درجہ میں مطلوب و مقصود ہے۔

اسالک من خیر ماتعلم: دنیا و آخرت کی بہت سی بھلائیاں بہت ہی لطیف و مخفی قالب رکھتی ہیں۔ ان کا علم محض توفیق الٰہی ہی سے ہو سکتا ہے۔

استغفرک مما تعلم: ہر بشر کے کتنے ہی گناہ ایسے ہوتے ہیں جنہیں وہ اس اہتمام اخفاء کے ساتھ کرتا ہے کہ بجز عالم الغیب کے کسی بشر کو ان کی خبر نہیں ہونے پاتی۔ یہاں ان سب سے استغفار مقصود ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ
وَمَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ
اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا
تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَعَاصِيْكَ،
وَ مِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ،
وَ مِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا
مَصَآئِبَ الدُّنْيَا، وَ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا
وَاَبْصَارِنَا وَ قُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ
الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ
ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا، وَ لَا
تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا، وَلَا تَجْعَلِ
الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَ لَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَ
لَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا، وَ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ
لَا يَرْحَمُنَا

ترجمہ: اے اللہ مجھے بخش دے جو کچھ میں نے پہلے کیا اور جو کچھ بعد میں کیا، اور جو کچھ میں نے پوشیدہ کیا اور جو کچھ علانیہ کیا اور اس کو بھی جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ ۷۹

اے اللہ ہمیں اپنی خشیت سے اتنا حصہ دے کہ ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی طاعت سے اتنا حصہ کہ تو ہمیں اس کے ذریعے اپنی جنت میں پہنچا دے اور یقین سے اتنا حصہ کہ اس سے تو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کردے اور ہماری سماعت اور ہماری بصارت اور ہماری قوت کو کام کار رکھ جب تک تو ہمیں زندہ رکھے اور اس کی خیر کو ہمارے بعد باقی رکھنا اور ہمارا انتقام اس سے لے جو ہم پر ظلم کرے اور ہمیں اس پر غلبہ دے جو ہم سے دشمنی کرے اور ہمارے دین میں ہمارے لئے مصیبت نہ ڈال، اور دنیا کو نہ ہمارا مقصود اعظم بنا اور نہ ہمارے معلومات کی انتہا اور نہ ہماری رغبت کی منزل مقصود اور ہم پر اس کو حاکم نہ کر جو ہم پر نا مہربان ہو۔ ۸۰

وع (میں ممکن ہے کہ ان کو بھول گیا ہوں، تو تو نہیں بھول سکتا۔ ممکن ہے وہ میرے محض شعور عمل میں ہوں، تیرے لئے خفی و جلی کا کوئی سوال ہی نہیں۔

اغفرلی ...... اعلنت: ایک مختصر سے فقرہ میں عمر کے ہر دور کی اور ہر قسم کے گناہوں سے معافی طلبی آگئی۔

مے (خواہ وہ تسلط بہ طور ظالم زبردست حاکم کے ہو یا کسی اور طرح پر)

حدیث کی اعلیٰ دعاؤں میں یہ دعا خاص طور پر اعلیٰ ہے۔ اور رسول اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان حکیمانہ پر ایک شاہد عادل۔

اقسم لنا...... معاصیک: خشیت الٰہی کا جو پورا حق ہے، اسے کون بشر ادا کرسکتا ہے۔ کسی میں اتنی قوت و ہمت ہے۔ طاعت کافی صرف اس درجہ میں ہے، جو بندہ کی رسائی جنت تک کرادے۔

من الیقین...... الدنیا: یقین و ایمان باللہ کا وہ درجہ کافی ہے جو دنیا کے مصائب کی برداشت بندہ پر آسان کردے۔

متعنا...... احییتنا: زندگی بھر انسان سماعت کا اور بصارت کا اور جسمانی قوت کا جس درجہ محتاج رہتا ہے، ذرا سے غور و تامل کے بعد ہر شخص پر ظاہر ہوسکتا ہے۔

واجعله الوارث منا: یعنی ان چیزوں کی اچھی یادگاریں میرے بعد بھی باقی رہ جائیں۔

ولا تجعل...... دیننا: معصیت ہر قسم کی بری ہے لیکن جس معصیت کا تعلق دین سے ہو، وہ تو خاص طور پر بری ہے۔ اسی لئے اس سے بچنے کی دعا بھی مستقل کرائی گئی۔

ولا تجعل ...... رغبتنا: دعا کا یہ جزو اہم ترین ہے، اور آج جو بھی مصیبتیں ہم پر چھائی ہوئی ہیں، اسی کے ملحوظ رکھنے سے ہیں۔ کاش ہم یہ سمجھ لیتے اور دیکھ لیتے کہ دنیا نہ ہماری مقصود اصلی ہے اور نہ ہمارے علم اور شوق کی منتہا اور غایت یہ دنیا تو ہمارے بڑے ہی طویل سفر زندگی کی صرف ایک مختصری منزل ہے اور بس۔

معاصیک: یعنی تیرے مقابلہ میں نافرمانیاں۔

اَللّٰھُمَّ زِدْنَا وَ لَا تَنْقُصْنَا وَ اَکْرِمْنَا وَ لَا تُھِنَّا، وَ اَعْطِنَا وَ لَا تَحْرِمْنَا وَ اٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا، وَاَرْضِنَا وَ ارْضَ عَنَّا

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ وَ اعْزِمْ لِیْ عَلٰی رُشْدِ اَمْرِیْ

اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ

(ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ)

ترجمہ: اے اللہ ہمیں بڑھا، اور گھٹا مت، اور ہمیں آبرو دے، اور ہمیں خوار نہ کر، اور ہمیں عطا کر، اور ہمیں محروم نہ رکھ اور ہمیں بڑھائے رکھ اور دوسروں کو ہم پر نہ بڑھا، اور ہمیں خوش رکھ، اور ہم سے خوش رہ۔ ۱ے

اے اللہ میرے دل میں ڈال دے اپنی طرف سے سعادت۔ ۲ے

اے اللہ مجھے میرے نفس کی برائی سے محفوظ رکھ، اور مجھے اصلاح امور کی ہمت دے۔

میں اللہ سے دنیا و آخرت دونوں میں عافیت مانگتا ہوں۔ ۳ے

پچھلا صفحہ

INDEX

ا ے اللہ کی خوشی جو طلب کی گئی ہے وہ تو یہ ہے کہ وہ اپنی نعمتوں سے بندہ کو سرفراز کرتا ہے اور بندہ کی خوشی جس کی دعا کی گئی ہے، یہ ہے کہ اس کی دلی مرادیں پوری ہوتی رہیں۔

زدنا و لا تنقصنا: یہ بڑھاؤ گھٹاؤ غالباً مادی راحتوں اور نعمتوں کے لحاظ سے ہے۔

اثرنا و لا تؤثر علینا: یہ بڑھاؤ گھٹاؤ غالباً روحانی مدارج کے اعتبار سے ہے۔

واعطنا و لا تحرمنا: اس میں مادی و روحانی ہر قسم کی بخششیں اور عطیے آگئے۔

۲ے (جس سے خود بخود بلا کسی مانع کے راہِ حق پر چلتا رہوں)

رشد و ہدایت کی دعا اگر اخلاص کے ساتھ جاری رہے تو یہ بجائے خود ایک بڑا عملی اقدام اصلاحی زندگی کے حق میں ثابت ہوگا۔

۳ے سبحان اللہ کتنی جامع دعا ہے۔ سب کچھ اس کے اندر آگیا۔ ایک متن ہے کہ جس کی جتنی چاہیں شرح کرتے جایئے۔

اگلا صفحہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَ تَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَ حُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ وَ تَرْحَمَنِیْ وَ اِذَآ اَرَدْتَّ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِیْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ، وَاَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُ اِلٰی حُبِّكَ

[illegible]

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَ اَهْلِیْ وَ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ

[illegible]

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے توفیق چاہتا ہوں نیکیوں کے کرنے کی اور برائیوں کے چھوڑنے کی اور غریبوں کی محبت کی اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کرے۔

اور جب تو کسی جماعت پر بلا نازل کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے اٹھا لینا بلا اس کے کہ میں اس بلا میں پڑوں، اور میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں، اور اس شخص کی محبت (بھی) جو تجھ سے محبت رکھتا ہے اور اس عمل کی (بھی) محبت جو تیری محبت سے قریب کردے۔ ۴؎

اے اللہ اپنی محبت مجھے پیاری کردے میری جان سے اور میرے گھر والوں سے اور سرد پانی سے بھی بڑھ کر۔ ۵؎

۴؎ سبحان اللہ وبحمدہ ـــــ عجیب انداز سے یہاں اس حقیقت کا اظہار فرمایا گیا ہے کہ مقصود اصلی تو حب الٰہی ہے لیکن ساتھ ہی مقصودیت میں شریک وشامل وہ اعمال بھی ہیں جو حب الٰہی سے قریب کردیں۔ اللہ ہی محبوب نہیں، اللہ کی طاعات وفرائض بھی محبوب ہیں، کہ وہ سب اسی منزل تک پہنچانے والے ہیں۔

حب المساکین: دعا حب مساکین کی کرائی گئی ہے، حب اغنیاء وامراء کی نہیں، اسی سے ظاہر ہے کہ شریعت اسلام میں فقرا ومساکین کا کیا درجہ ہے۔ کچ سوشلزم اور حقیقی کیمونزم نہیں ہے، بغیر فساد وافساد کے۔

وحب من یحبک: یہ نص صاف ہے اس بارہ میں کہ اللہ ہی نہیں، اللہ والے بھی محبوب ہونے چاہئے۔

۵؎ یعنی جو بڑی سے بڑی اور گہری سے گہری طبعی محبتیں ہیں، ان پر بھی غالب اپنی ہی عقلی محبت کو رکھ، اور تیرے احکام پر عمل کے وقت کوئی بھی غیر الٰہی تعلق مانع نہ ثابت ہو۔ بندہ کے بس میں اس کے سوا اور ہے بھی کیا؟ یہ پیغمبری دعا کی شان حکمت ملاحظہ ہو، دعا اس کی نہیں کہ طبعی محبتیں مٹ جائیں، فنا ہوجائیں، دعا صرف اس کی ہے کہ خدائی محبت اس سب مخلوقی محبتوں پر غالب رہے۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِیْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ. اَللّٰهُمَّ فَكَمَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِيْمَا تُحِبُّ، اَللّٰهُمَّ وَ مَا زَوَيْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّیْ فِيْمَا تُحِبُّ

ترمذی عن عبداللہ بن یزید الخطمیؓ

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ

ترمذی عن انسؓ

ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنی محبت نصیب کر اور اس شخص کی بھی محبت جس کی محبت تیرے نزدیک میرے حق میں نافع ہو، یا اللہ جس طرح تو نے مجھے وہ دیا ہے جو مجھے پسند ہے، اسے میرا معین بھی اس کام میں بنادے جو تجھے پسند ہے۔ اے اللہ جو کچھ تو نے میری پسندیدہ چیزوں کو مجھ سے دور رکھا ہے سو اسے اپنی پسندیدہ چیزوں کیلئے میرے حق میں موجب فراغ بنادے۔ ۶ے

اے دلوں کے پلٹنے والے میرا دل اپنے دین پر مضبوط رکھ۔ ۷ے

۶ے یعنی میرے جن محبوبات ومرغوبات نفس کو تو نے اپنی حکمت وربوبیت سے مجھ سے دور ہی رکھا ہے سو اس دوری کا یہ اثر میرے اوپر ڈال کہ میں بس تیری ہی مرضیات کو پسند کرنے لگوں!

اللھم ارزقنی...... عندک: یہ ایک اور نص اس حقیقت پر ہے کہ محبت الٰہی کے ساتھ ساتھ ان اہل اللہ کی محبت بھی مطلوب ہے جو محبت الٰہی میں معین ومعاون ہوتے ہیں۔

اللھم فکما...... تحب: یعنی میرے مرغوبات ومالوفات جو مجھے عطا ہوئے ہیں ان سب کو تو اپنی مرضیات ہی کے حصول کا ذریعہ بنادے۔

کتنی ہی معتدل، آسان اور حکیمانہ تعلیم اسلام کی ہے۔ بعض دوسرے مذہبوں کی طرح یہاں یہ حکم نہیں کہ اپنی دلچسپی کی ساری چیزیں چھوڑ دو، لذات مادی کو یک قلم ترک کردو، بلکہ حکم صرف اتنا ہے کہ اپنی دلچسپیوں اور لذتوں کو مرضیات الٰہی کے تابع وماتحت بنادو، دین کے کام میں انہیں لگادو۔

۷ے دلوں کا پلٹنا تکوینی طور پر تمامتر اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ مومن کو بدگمانی سب سے زیادہ اپنے ہی نفس کے ساتھ رہتی ہے، کہ اگر توفیق الٰہی مسلسل دستگیر نہ رہے تو کہیں میں پھسل نہ جاؤں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اِیْمَانًا لَّا یَرْتَدُّ وَ
نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَ مُرَافَقَةَ نَبِیِّنَا
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ
فِیْ اَعْلٰی دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ

[illegible]

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ
وَّ اِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّ نَجَاحًا تُتْبِعُهٗ
فَلَاحًا وَّ رَحْمَةً مِّنْکَ وَ عَافِیَةً وَّ
مَغْفِرَةً مِّنْکَ وَ رِضْوَانًا [illegible]

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں کہ پھر نہ بگڑے اور ایسی نعمتیں کہ ختم نہ ہوں اور اپنے نبی محمد ﷺ کی رفاقت جنت کے برترین مقام یعنی جنت خلد میں۔ ۸ے

اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے تندرستی ایمان کے ساتھ اور ایمان حسن اخلاق کے ساتھ اور کامیابی جس کے پیچھے تو مجھے فلاح بھی دے، اور رحمت تیری طرف سے اور عافیت اور مغفرت تیری طرف سے اور (تیری) خوشنودی۔ ۹ے

۸ے مومن کی زبان و قلب سے یہ تین کیسی کلیدی دعائیں نکل رہی ہیں۔

(۱) ایمان پر ثبات و دین کا استحکام

(۲) دینی و دنیوی نعمتوں کا سلسلہ غیر منقطع۔

(۳) جنت کے اعلیٰ ترین میں سرورِ کائنات رسول اللہ ﷺ کی معیت و رفاقت...... جس سے اونچی منزل خیال میں بھی نہیں آسکتی۔

۹ے اس میں مانگنے والے نے وہ سب کچھ مانگ لیا۔ جو مانگا جاسکتا ہے اور جو مانگا جانا چاہیے۔ یعنی

ا۔ جسمانی تندرستی، روحانی تندرستی (یعنی ایمان) کے ساتھ۔

۲۔ روحانی زندگی، اخلاقی پہلوؤں کی تابنا کی کے ساتھ۔

۳۔ فوری کامیابی اور مستقل فلاح۔

۴۔ رحمت الٰہی اور

۵۔ عافیت (دنیا میں) اور

۶۔ مغفرت، (آخرت میں) اور رضوان الٰہی۔

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَ عَلِّمْنِیْ
مَا يَنْفَعُنِیْ
مستدرک عن ابی ہریرہ

اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَ قُدْرَتِكَ عَلَى
الْخَلْقِ اَحْيِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا
لِیْ وَ تَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا
لِیْ، وَ اَسْاَلُكَ خَشْيَتَكَ فِی الْغَيْبِ وَ
الشَّهَادَةِ وَ كَلِمَةَ الْاِخْلَاصِ فِی الرِّضٰى
وَ الْغَضَبِ، وَ اَسْاَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ
وَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ، وَ اَسْاَلُكَ
الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ
الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ
اِلٰى لِقَائِكَ، وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضَرَّآءَ
مُضِرَّةٍ وَ فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ. اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا
بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ
مستدرک عن عمار بن یاسر

ترجمہ: اے اللہ تو نے جو علم مجھے دیا ہے۔ اس سے مجھے نفع دے اور مجھے وہ علم دے جو مجھے نفع دے۔ ۸۰

اے اللہ تجھے واسطہ اپنے علم غیب اور خلائق پر اپنی قدرت کا مجھے زندہ رکھ جب تک تیرے علم میں زندگی میرے حق میں بہتر ہو۔ اور مجھے اٹھا لینا جب تیرے علم میں موت میرے حق میں بہتر ہو۔ ۸۱ اور میں مانگتا ہوں تجھ سے تیرا ڈر غائب وحاضر میں اور اخلاص کی بات حالت عیش و طیش میں ۸۲ اور تجھ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو اور ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک جو جاتی نہ رہے اور میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرے حکم تکوینی پر رضامند رہنا اور موت کے بعد خوش عیشی اور تیرے دیدار کی لذت اور تیری دید کا شوق۔ اور میں تیری ذات کے ذریعہ سے پناہ مانگتا ہوں آزار دینے والی مصیبت اور گمراہ کرنے والی بلا سے۔ اے اللہ ہمیں ایمان کی زینت سے آراستہ کر دے اور ہمیں راہ یاب راہنما بنا دے۔ ۸۳

۸۰ یعنی جو علم مجھے مرحمت ہوا ہے اس پر عمل کی توفیق بھی ہو، اور علم بھی آئندہ وہی مرحمت ہو جو عمل میں معین ہو۔ کیسی نپی تلی بات ارشاد فرمادی گئی ہے۔ ملاحظہ حاشیہ ۵۵

۸۱ گویا زندگی بھی سرتا سر رحمت کے سایہ میں گزرے اور موت بھی تمامتر رحمت ہی کے آغوش میں لے جائے۔ بندہ بیچارہ تو بس رحمت وراحت کا بھوکا رہتا ہے، یہ عالم ہوتو، اور وہ عالم ہوتو۔

۸۲ (کہ یہی دو وقت جذبات نفس کی رو میں بہہ جانے کے ہوتے ہیں) جس کسی نے ان دونوں موقعوں پر اپنے اوپر قابو رکھ لیا، اس کی مستقل زندگی متقیانہ بن گئی۔

اسالک ..... الشهادة: یعنی خشیت الٰہی ہر حال میں قائم رہے، عام اس سے کہ نتائج ..... بالکل سامنے ہوں یا نظر سے مخفی۔

۸۳ (کہ ہم خود بھی راہ پر قائم رہیں اور دوسروں کو بھی راہ دکھاتے رہیں)

ولذة ..... لقائک: مومنین اہل جنت کا جمال الٰہی اور لقاء حق سے سرفراز ہونا اہل سنت کا ایک مسلم عقیدہ ہے۔ اور یہی دیدار حق اہل جنت کیلئے ساری دوسری نعمتوں سے بڑھ کر ہوگا۔

نعیماً ..... تنقطع: یعنی جن نعمتوں اور راحتوں سے سرفرازی ہو انہیں دوام بھی نصیب ہو ایسا نہ ہو کہ وہ نعمتیں اور بخششیں عارضی ثابت ہوں۔

اللهم زينا بزينة الايمان: ایمان کا نفس وجود کافی نہیں۔ اس کا اصلی مزہ تو جب ہے جب اس کے ساتھ زینت ایمان کے بھی اسباب موجود ہوں۔

۸۴ مقصود ومطلوب مومن کو ہر حال میں خیر ہی ہے۔ خیر عاجل بھی، اور خیر آجل بھی اور وہ اپنا حصہ ہر خیر سے چاہتا ہے، عام اس سے کہ وہ خیر اس کے محدود علم میں ہو یا نہ ہو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ

مستدرک [illegible]

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ لِّیْ خَيْرًا وَاَسْأَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِیْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا

مستدرک [illegible]

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں سب کی سب، فوری بھی اور دور کی بھی اس میں سے بھی جس کا مجھے علم ہے اور اس میں سے بھی جس کا مجھے علم نہیں ہے۔ ۸۴

اے اللہ میں تجھ سے وہ سب بھلائی مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندہ اور تیرے نبی (ﷺ) نے مانگی۔ اے اللہ میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جو چیز بھی اس سے قریب کرنے والی ہو قول سے ہو یا عمل سے، اور میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ اپنے ہر حکم تکوینی کو میرے حق میں بہتر کردے اور میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ جو کچھ تو میرے حق میں جاری کرے اس کے انجام کو سعادت بنا دے۔ ۸۵

۸۴ مقصود و مطلوب مومن کو ہر حال میں خیر ہی ہے۔ خیر عاجل بھی، اور خیر آجل بھی اور وہ اپنا حصہ ہر خیر سے چاہتا ہے، عام اس سے کہ وہ خیر اس کے محدود علم میں ہو یا نہ ہو۔

۸۵ بڑی جامع اور بڑی بلیغ دعا ہے۔

ما سالک عبدک ونبیک: سب سے اچھے مانگنے والے اور سب سے بڑھ کر مذاق سلیم رکھنے والے وہی نبی معصوم تھے، انہوں نے جن جن چیزوں کو اپنے رب سے طلب کیا، لامحالہ وہی سب سے بہتر اور وہی قابل طلب تھیں بھی۔ یہ ہیں صحیح معنی محبت رسول کے۔

الی..... عمل: جنت ایسی شے ہے، جس کی طلب اس الحاح کے ساتھ خود رسول ﷺ تلقین کر رہے ہیں اور محض جنت ہی نہیں، قول و عمل کے ان سارے راستوں کی بھی جو جنت کی طرف لے جانے والے ہیں، کتنی قابل غور و قابل عبرت یہ حقیقت ہے ان غافلوں اور جاہلوں کیلئے جو عشق رسول کے زعم میں اپنے کو جنت کی طرف سے بے پروا اور غیر ملتفت ظاہر کرتے ہیں!

کل قضاء لی خیرا: قضا سے ظاہر ہے کہ حکم تکوینی مراد ہے، یعنی جتنے حالات طبعی اور غیر اختیاری طور پر پیش آتے ہیں، وہ سب بھی میرے حق میں بھلائی ہی رکھیں۔

اسالک ..... رشدا: یعنی مجھے جس حالت میں بھی رکھا جائے، انجام ہر حالت کا خیر و سعادت، رشد و ہدایت ہی کی شکل میں کر دیا جائے۔

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا
وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا.
وَاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا. وَاحْفَظْنِیْ
بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا. وَلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا وَّلَا
حَاسِدًا. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ
خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ. وَاَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ
الَّذِیْ هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهٖ

ترجمہ: اے اللہ ہمارا انجام تمام کاموں میں اچھا کر اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ ۵٦

اے اللہ مجھے اسلام پر قائم رکھ کھڑے ہوئے اور اسلام پر قائم رکھ بیٹھے ہوئے اور اسلام پر قائم رکھ لیٹے ہوئے۔ ۵۷ اور مجھ پر طعنہ کا موقع نہ دے نہ کسی دشمن کو اور نہ کسی حاسد کو۔ اے اللہ میں تجھ سے سب بھلائیاں مانگتا ہوں جن کے خزانے تیرے قبضہ قدرت میں ہیں اور تجھ سے وہ بھلائی بھی مانگتا ہوں جو تمام تر تیرے ہی قبضہ میں ہے۔ ۵۸

۵٦ اجرنا من خزی الدنیا: سے ظاہر کر دیا کہ دنیا میں اپنی فضیحت و رسوائی کے اسباب سے بچنا بھی صحیح و مناسب خودداری کی ایک قسم ہے جو مومن کیلئے نا قابل التفات نہیں اور اپنی عزت نفس کو گنوا کر بے غیرتی اختیار کر لینا، جس کا نام بعض لوگوں نے طریق ملامتیہ رکھ لیا ہے، اسلام میں کوئی وزن نہیں رکھتا۔

۵۷ یعنی ہم جس حال میں ہوں، احکام اسلامی کی پابندی ہم سے جدا نہ ہونے پائے یہ کسی حال میں بھی نہ ہونے پائے کہ ہم اس سے چھٹے ہوئے رہیں اور وہ ہم سے چھٹی ہوئی رہے۔ یہ ہے عاشقانہ مزاج کی صحیح رعایت اور اللہ ہر کلمہ گو کو توفیق اسی کی دے۔

۵۸ اس میں یہ تعلیم آگئی کہ ہر مومن کو طلب خیر پر ایسا ہی حریص ہونا چاہیے۔

من ..... بیدک: اس میں خیر کی وہ ساری قسمیں آگئیں جن کے ظاہری اسباب و وسائل دوسرے ہوتے ہیں لیکن بحیثیت مسبب الاسباب ان کی اصلی کنجی حق تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

واسالک ..... محلہ: یہاں خیر کی وہ قسمیں مراد ہیں جو بلا توسط وسائط براہ راست حق تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہوتی ہیں۔

عدوا وّلا حاسدا: اور انسان کا سب سے بڑا دشمن خود اس کا نفس اور سب سے بڑا حاسد شیطان ہے۔ ایسا نہ ہو کہ بندہ مومن کوئی ایسی حرکت کر گزرے جس سے اس بڑے دشمن یا بڑے حاسد کو خوش ہونے کا موقع ہاتھ آجائے۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَآئِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

رواہ الطبرانی

اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

[illegible]

ترجمہ: اے اللہ ہمارا کوئی گناہ نہ چھوڑ جسے تو بخش نہ دے اور نہ کوئی تشویش ایسی جسے تو دور نہ کر دے اور نہ کوئی قرض ایسا جسے تو ادا نہ کر دے اور نہ کوئی حاجت دنیا اور آخرت کی حاجتوں میں سے ایسی جسے تو پوری نہ کر دے، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔ ۸۹

اے اللہ ہماری امداد کر اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنے حسن عبادت کے باب میں۔ ۹۰

۸۹ یہ دعا بھی بڑی جامع ہے اور جیسا کہ ظاہر ہے، دنیوی اور اخروی تمام ضرورتوں پر حاوی، اور اس کے خاتمہ پر یا ارحم الراحمین سے خطاب بہت ہی بلیغ ہے اور نہایت موزوں۔

۹۰ کتنی پتے اور گہری بات اشارہ ہوئی ہے، نہ ذکر الٰہی نہ شکر الٰہی۔ نہ حسن عبادت سے کچھ بھی توفیق الٰہی اور امداد الٰہی کے بغیر ممکن نہیں۔ دعا میں یہ پہلو بھی ہے کہ انسان کو اپنی کسی عبادت وطاعت پر عجب نہ پیدا ہو جائے۔

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ

مستدرک حاکم بروایت ابن عباس

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ عِيْشَةً نَقِيَّةً، وَمِيْتَةً سَوِيَّةً، وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزِيْ وَلَا فَاضِحٍ

مستدرک حاکم بروایت

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِيْ رِضَاكَ ضَعْفِيْ، وَخُذْ اِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِيْ، وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَائِيْ، وَاِنِّيْ ذَلِيْلٌ فَاَعِزَّنِيْ، وَاِنِّيْ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِيْ

مستدرک حاکم بروایت

ترجمہ: اے اللہ مجھے قناعت دے اس میں جو تو نے مجھے نصیب کیا ہے اور اس میں میرے لئے برکت دے۔ ۹۱ اور ہر اس چیز میں جو میری نظر سے غائب ہے، میرا اگر ان بن کر خیریت کے ساتھ۔ ۹۲ اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں زندگی پاکیزہ اور موت ڈھنگ کی اور ایسی مراجعت جس میں میرے لئے رسوائی اور فضیحت نہ ہو۔ ۹۳ اے اللہ میں کمزور ہوں، پس اپنی مرضیات میں میرا ضعف قوت سے بدل دے اور کشاں کشاں مجھے خیر کی طرف لے جا اور اسلام کو میری پسند کا منتہا بنا دے، اور میں ذلیل ہوں سو مجھے عزت دے اور میں محتاج ہوں سو مجھے رزق دے۔ ۹۴

۹۱ اضافہ دولت اور ترقی رزق کی دعائیں تو بے شمار ہیں لیکن دولت قناعت و نعمت برکت پر نظر، دنیا کے اس سب سے بڑے حکیم اور دقیق النظر انسان ہی کی پہنچ سکتی تھی۔ اور حقیقۃً بھی دنیا کی ہلچل اور خلائق کی بے چینی کا سب سے بڑا اور موثر علاج ہے۔

ہر شخص اسی خبط میں مبتلا ہے کہ جتنا مل رہا ہے اس سے اور زیادہ ملنے لگے، حالانکہ روزمرہ کا تجربہ ہے کہ زیادہ ملنے پر بھی ہوس کہیں بجھتی اور جتنی آمدنی میں ترقی ہوتی جاتی ہے خرچ بھی اسی نسبت سے بڑھتا چلا جاتا ہے تو بجائے اس اضافہ کی ادھیڑ بن میں پڑے رہنے کے دعا ہی کیوں نہ کی جائے کہ جو کچھ مل رہا ہے بس اسی سے طبیعت کو آسودگی ہو جائے۔ یہ نسخہ ایک بار بھی آزما کر دیکھا جائے تو آج دنیا میں جو کشمکش پڑی ہوئی ہے وہ آدھی سے زیادہ تو ضرور ہی گھٹ جائے۔ ملاحظہ ہوں حواشی نمبر ۱۳۶، ۱۵۶

۹۲ بندہ عرض کر رہا ہے کہ مجھے اندھے کو مغیبات کی کیا خبر، ہر چیز اپنے باریک اور دور رس نتائج کے لحاظ سے تو تجھی پر روشن ہے، تو ہی نگہبانی خیریت کے ساتھ کر سکتا ہے۔

۹۳ یعنی زندگی پاکیزہ میسر رہے، موت مبارک نصیب ہو، اور آخرت میں ہر قسم کی رسوائی سے دامن محفوظ رہے۔

۹۴ خاص الخاص عبدیت کی ظاہر کرنے والی دعا اس سے بڑھ کر اور کن الفاظ میں ممکن ہے؟ خوب غور کر لیا جائے، یہ الحاح اور یہ التجا کرنے والے افضل البشر اور سردار انبیاء ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَسْاَلَةِ وَ
خَيْرَ الدُّعَاءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ وَخَيْرَ الْعَمَلِ وَ
خَيْرَ الثَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيٰوةِ وَ خَيْرَ
الْمَمَاتِ. وَثَبِّتْنِیْ وَ ثَقِّلْ مَوَازِيْنِیْ،
وَ حَقِّقْ اِيْمَانِیْ، وَ ارْفَعْ دَرَجَتِیْ، وَ
تَقَبَّلْ صَلَاتِیْ، وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ
الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْاَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَ خَوَاتِمَهٗ وَ
جَوَامِعَهٗ وَ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ وَظَاهِرَهٗ وَ
بَاطِنَهٗ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا
اٰتِیْ وَخَيْرَ مَا اَفْعَلُ وَخَيْرَ مَا اَعْمَلُ،
وَخَيْرَ مَا بَطَنَ وَ خَيْرَ مَا ظَهَرَ عَنْهُ

مستدرک حاکم

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں بہترین سوال اور بہترین دعا اور بہترین کامیابی اور بہترین عمل اور بہترین اجر اور بہترین زندگی اور بہترین موت۔ ۹۵ مجھے ثابت قدم رکھ اور میری نیکیوں کا پلہ بھاری کر دے اور میرے ایمان کو متحقق کر دے اور میرا درجہ بلند کر دے اور میری نماز کو قبول کر میں مانگتا ہوں تجھ سے جنت کے بلند درجے۔ آمین ۹۶ اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں خیر کی ابتدا میں بھی اور انتہا میں بھی، اور خیر کی جامع چیزیں اور خیر کا اول بھی اور خیر کا آخر بھی اور خیر کا ظاہر بھی اور خیر کا باطن بھی۔ ۹۷ اے اللہ میں تجھ سے خیر مانگتا ہوں اپنے ہر اس کام میں جسے اعضاء سے کروں یا دل سے کروں اور اس کی بھی خیر جو پوشیدہ ہے اور اس کی بھی خیر جو علانیہ ہے۔ ۹۸

۹۵ ساری دعا آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ
اللھم انی اسالک خیر المسالۃ پہلی دعا تو یہی دعا ہے کہ خود
بہترین سوال ہی کی توفیق عطا ہو ہمیں کیا خبر کہ کونسی دعا ہمارے حق
میں بہتر ہے اور کونسی چیزیں ہمارے مانگنے کی ہیں سو پہلے تو ہمیں خود
اسی کی رہبری فرما۔

اسی مضمون کو عارف رومی نے اپنے ہاں یوں کہا کہ دعا کا قبول کرنا تو
تیرے اختیار میں ہے ہی خود دعا کی تعلیم بھی تو تیرے ہی بس میں ہے۔

ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو
ایمنی از تو مہابت ہم ز تو

۹۶ دیکھئے کہ رسول بھی جنت ہی کی طلب کر رہے ہیں اور جنت میں بھی
درجات بلند کی۔ وائے ہماری نادانی و کم فہمی کہ ہم اپنی "روحانیت
وولایت" کا کمال جنت کی طرف سے بے اعتنائی و بے التفاتی میں
سمجھتے ہیں:

۹۷ خلاصہ یہ کہ تکوینی حالت کوئی سی بھی ہو، بندہ ہر حال میں خیر و رحمت
ہی سے گھرا رہتا، اسی میں اپنے کو محفوظ دیکھنے کی تمنا رکھتا ہے اور یہی
اس کی صحیح ترین تمنا ہے۔

۹۸ انسان کا جو بھی عمل ہوگا، یا تو ظاہری اعضاء و جوارح سے ہوگا یا قلب
سے، اور یا علانیہ ہوگا یا اخفاء کے ساتھ، الفاظ دعا کی جامعیت نے
ان سب کو گھیر لیا۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ
سِنِّيْ وَ انْقِطَاعِ عُمُرِيْ   مستدرک عن عائشہ
وَاجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِيْ اٰخِرَهٗ، وَخَيْرَ
عَمَلِيْ خَوَاتِيْمَهٗ، وَخَيْرَ اَيَّامِيْ يَوْمَ
اَلْقَاكَ فِيْهِ يَا وَلِيَّ الْاِسْلَامِ وَ اَهْلِهٖ
ثَبِّتْنِيْ بِهٖ حَتّٰى اَلْقَاكَ اَسْاَلُكَ
غِنَايَ وَ غِنَا مَوَالِيَّ   طبرانی عن [illegible]

ترجمہ: اے اللہ میرا رزق خوب فراخ کر دینا میرے بڑھاپے میں اور میری عمر کے ختم ہونے کے وقت۔ ۹۹ (مستدرک عن عائشہؓ) اور میری عمر کا بہترین حصہ اس کا آخری حصہ کرنا اور میرا بہترین عمل میرا آخر ترین عمل کرنا اور میرا بہترین دن وہ کرنا جس میں تجھ سے ملوں۔ ۱۰۰ اے اسلام اور اہل اسلام پر یہاں تک کہ میں تجھ سے مل جاؤں۔ ۱۰۱ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں اپنی اور اپنی متعلقین کی سیر چشمی۔ ۱۰۲

۹۹ عموماً ضعیفی ہی میں جب انسان کی جسمانی قوتیں جواب دے چکتی ہیں اور انسان فراہمی معاش کے قابل نہیں رہتا، اسے معاش کی تنگی کی جانب سے شکایت ہوجاتی ہے اور یہ دعا اس وقت کیلئے کیسی تسلی بخش ہے اور ضعفاء امت کیلئے کیسی کیسی رعایتیں اس حکیم اعظم کے کلام میں موجود ہیں۔

۱۰۰ سبحان اللہ وبحمدہ ہر ہر فقرہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے اور آخری فقرہ تو وجد میں لے آنے والا ہے۔

بلکہ ہر مومن کے دل کی عین ترجمانی ہی یہی ہے کہ اس کی آخر عمر بہترین عمر ہو، اور اس کے آخری اعمال بہترین اعمال ہوں، اور اس کی بہترین گھڑی اپنے رب کے حضور میں پیشی کی گھڑی ہو۔

۱۰۱ یہی معنی ہیں قرآن مجید کی اس آیت کے واعبد ربک حتی یاتیک الیقین، عمر بھر کی ریاضتیں اور مجاہدے اس لئے ہوتے ہیں کہ خاتمہ توحید و رسالت کی گواہی پر ہو۔

۱۰۲ (جس سے نہ میں کسی کا محتاج و دست نگر رہوں اور نہ میرے متعلقین)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ سُوْٓءِ الْعُمُرِ وَ
فِتْنَۃِ الصَّدْرِ. وَاَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَآ اِلٰہَ
اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ. وَمِنْ جَھْدِ
الْبَلَآءِ وَ دَرْکِ الشَّقَآءِ وَ سُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَ
شَمَاتَۃِ الْاَعْدَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ
وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ. وَمِنْ شَرِّ مَا
عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ. وَمِنْ
زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَ تَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَ
فُجَآءَۃِ نِقْمَتِکَ وَ جَمِیْعِ سَخَطِکَ.
وَمِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَ
مِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ
شَرِّ مَنِیِّیْ وَمِنَ الْفَاقَۃِ. وَمِنْ اَنْ
اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ. وَمِنَ الْھَدْمِ وَ مِنَ
التَّرَدِّیْ وَ مِنَ الْغَرَقِ وَ الْحَرَقِ وَاَنْ
یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطٰنُ عِنْدَ الْمَوْتِ. وَمِنْ
اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا وَ اَنْ
اَمُوْتَ لَدِیْغًا

شمائل، کتبہ مستند۔ بخاری کتاب الدعوات اور مسلم شریف کتاب فضائل حج مجید

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں بری عمر سے اور دل کے فتنہ سے
اور تیری پناہ مانگتا ہوں بہ واسطہ تیری عزت کے کہ کوئی معبود نہیں
بجز تیرے اس سے کہ تو مجھے گمراہ کردے اور بلا کی سختیوں سے اور
بدبختی کے حصول سے اور بری تقدیر سے اور دشمنوں کے طعنہ
سے اور اس کام کی برائی سے جو میں نے کیا اور اس کام کی برائی
سے جسے میں نے نہیں کیا اور اس چیز کی برائی سے جو مجھے معلوم
ہے اور اس چیز کی برائی سے جو مجھے معلوم نہیں اور تیری نعمت کے
جاتے رہنے سے اور تیرے امن کے پلٹ جانے سے اور تیرے
عذاب کے ناگہاں آجانے سے اور ناخوشی سے اور اپنی شنوائی کی
خرابی سے اور اپنے دل کی خرابی سے اور اپنی منی کی خرابی سے اور
فاقہ سے اور اس سے کہ میں کسی پر زیادتی کروں یا کوئی مجھ پر
زیادتی کرے اور کسی چیز کے میرے اوپر گر جانے سے اور
میرے کسی چیز پر گر پڑنے سے اور ڈوب جانے سے اور جل
جانے سے اور اس سے کہ شیطان مجھے موت کے وقت گڑبڑ میں
ڈالدے اور اس سے کہ میں جہاد سے بھاگتا ہوا مروں اور اس
سے کہ میں جانور کے کاٹنے سے مروں۔ ۱۰۳

غرض یہ کہ تکوینی و تشریعی، مادی و روحانی، طبعی و اخلاقی جتنی حیثیتوں سے جتنے بھی خطرے ممکن ہیں بندہ اس سب سے اپنی حفاظت، محافظ حقیقی کی پناہ میں آجانے سے چاہتا ہے اور اسی کیلئے الحاح و تضرع کے ساتھ التجا کر رہا ہے۔

من شر ما عملت: یعنی ان گناہوں کے وبال سے جو میں کر چکا ہوں۔

من شر ما اعمل: یعنی ان فرائض و واجبات کے ترک کے وبال سے جو میں ترک کر چکا ہوں۔

من زوال نعمتک: اس نعمت کے عموم میں دینوی واخروی و مادی و روحانی ساری نعمتیں آگئیں۔

من شر سمعی: یعنی بری باتوں کے سننے سے۔

من شر بصری: یعنی بری باتوں کے دیکھنے سے۔

من شر لسانی: یعنی بری باتوں کے ذہن اور بولنے سے۔

من شر قلبی: یعنی بری باتوں کے ذہن میں جانے سے۔

من شر منیی: یعنی بیجا اور ناجائز شہوت رانی سے۔

محمد بن عبداللہ ﷺ کی صداقت و رسالت پر تنہا یہی دعائیں دلیل قوی کا حکم رکھتی ہیں۔ امت کے کمزور سے کمزور فرد کے دل کی گہرائیوں تک اتنی ہمہ گیر رسائی بجز رسول صادق ﷺ کے اور کسی سے ممکن ہی نہیں۔

ان تضلنی: اس میں ضلال کی نسبت حق تعالیٰ کی جانب تکوینی حیثیت سے بہ طور علت العلل یا مسبب الاسباب کے ہے جیسا کہ قرآن مجید میں بھی بارہا آیا ہے۔ یہ مراد نہیں کہ حق تعالیٰ از خود کسی بندہ کو گمراہ کرتے ہیں۔

ان یتخبطنی الشیطان عند الموت: مومن کی عمر بھر کی کمائی کو حق تعالیٰ یوں ہی ضائع ہونے سے بہر حال بچائے گا۔ پھر بھی اپنی طرف سے تقاضائے عبدیت و عبودیت یہی ہے کہ اس مالک سے اس نازک ترین اور اہم ترین موقع کیلئے التجا ہی جاری رہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ

نَحْمَدُكَ يَا خَيْرَ مَأْمُوْلٍ وَّاَكْرَمَ مَسْئُوْلٍ عَلٰى مَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْمُنَاجَاةِ الْمَقْبُوْلِ مِنْ قُرُبَاتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُوْلِ فَصَلِّ عَلَيْهِ مَا اخْتَلَفَ الدَّبُوْرُ وَ الْقَبُوْلُ وَ انْشَعَبَتِ الْفُرُوْعُ مِنَ الْاُصُوْلِ ثُمَّ نَسْئَلُكَ بِمَا سَنَقُوْلُ وَ مِنَّا السُّؤَالُ وَمِنْكَ الْقَبُوْلُ

ترجمہ: اے ان سب سے بہتر جن سے امید قائم کی جا سکتی ہے اور اے ان سب سے کریم تر جن سے کچھ طلب کیا جا سکے، ہم تیری حمد کرتے ہیں کہ تو نے ہمیں مناجات مقبول سکھائی جو اللہ کے ہاں موجب قربت ہے اور رسول اللہ ﷺ کی دعائیں سکھائیں، تو (اے اللہ) ان (رسول) پر رحمت کاملہ نازل فرما جب تک کہ پچھوا اور پروا ہوائیں چلتی رہیں، اور جڑوں سے شاخیں پھوٹتی رہیں۔ اس کے بعد ہم تجھ سے وہ طلب کرتے ہیں جو ابھی (آگے) عرض کرتے ہیں، ہمارا کام طلب کرنا ہے اور تیرا کام عطا کرنا ہے

لے دعائیں جس جامعیت اور تاثیر کی ہیں وہ تو اگلے صفحات سے ظاہر ہی ہوں گی۔ خود یہ دیباچہ بھی اسی شان کا ہے۔ دعائیں تو خیر اللہ اور رسول ﷺ کی بتلائی ہوئی ہیں لیکن یہ دیباچہ تو محض ایک محبوب امتی یا مقبول بندہ کے قلم سے ہے۔

نحمدک..... الرسول: دیباچہ میں بجز اس کے اور ہے کیا اور ہونا چاہئے بھی کیا کہ پہلے سب سے بڑے دینے والے اور دلوانے والے کی مدح و توصیف۔

فصل..... الاصول: پھر اس عبد کامل کا ذکر خیر اور ان کے حق میں رحمت ابدی کی دعا جو اس دینے اور دلوانے کے کاروبار میں سب سے بڑا ذریعہ اور واسطہ ہے۔

ثم..... القبول: اور اس کے مابعد عرض مدعا کہ اے کریم وغنی داتا لے بس اب تیرے در پر یہ گدا سوال کرنے اور صدا لگانے ہی کو ہے۔ دینے والے اور بخشنے والے کو تو کسی تیاری کی ضرورت نہیں، وہ تو ہمہ وقت اور ہر جہتی تیاری رکھتا ہی ہے لیکن اس شخص سے بلیغ دیباچہ نے مانگنے والے اور لینے والے کی روح کو کیسا تر و تازہ کر دیا اور اس کے قالب میں ہمت و مستعدی کی کیسی روح پھونک دی۔

ما اختلف الدبور..... الاصول: یعنی جب تک یہ دنیا اور کارخانہ کا وقت قائم ہے۔ عربی محاورہ میں یہ فقرہ اردو کی "رہتی دنیا تک" کے مرادف ہے۔

تیسری منزل بروز پیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ كَبِیْرًا کنز العمال عن بریدۃ

اَللّٰهُمَّ ضَعْ فِیْ اَرْضِنَا بَرَكَتَهَا وَزِیْنَتَهَا وَسَكَنَهَا وَلَا تَحْرِمْنِیْ بَرَكَةَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ فِیْمَا اَحْرَمْتَنِیْ کنز العمال

ترجمہ: اے اللہ مجھے بڑا صبر والا بنادے اور مجھے بڑا شکر والا بنادے۔ ۱۰۴ اور مجھے میری نظر میں چھوٹا بنادے اور دوسروں کی نظر میں بڑا بنادے۔ ۱۰۵

اے اللہ ہمارے ملک میں برکت اور شادابی اور امن رکھ اور جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے اس کی برکت سے مجھے محروم نہ رکھ اور جس چیز سے تو نے مجھے محروم رکھا ہے اس کے باب میں مجھے آزمائش میں نہ ڈال۔ ۱۰۶

۱۰۴ کہ ہر مصیبت کے وقت صبر کا اور ہر نعمت کے موقع پر شکر گزاری کا ثبوت دیتا رہوں۔

۱۰۵ جب بندہ خود اپنی نظر میں چھوٹا بن جائے گا تو دوسروں کی نظر میں بڑا بن جانے سے جن نقصانات کا احتمال رہتا ہے وہ از خود دفع ہو گئے۔ اور جو فوائد ہو سکتے ہیں وہ باقی رہ گئے۔

۱۰۶ یعنی جو چیزیں تو نے اپنی کسی مصلحت تکوینی سے میرے لئے مناسب نہیں سمجھیں، ان کی طلب میرے دل میں ایسی ہرگز نہ پیدا ہونے دے کہ میں نافرمانی کے قریب بھی پہنچوں۔

اللھم ضع فی ارضنا الخ: اپنے ملک و وطن کے حق میں ترقی و برکت کی دعا کرتے رہنا ممنوع نہیں، بلکہ ماثور ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِىْ فَاَحْسِنْ خُلُقِىْ،
وَ اَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِىْ وَ اَجِرْنِىْ مِنْ
مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْيَيْتَنَا [illegible]
اَللّٰهُمَّ لَقِّنِىْ حُجَّةَ الْاِيْمَانِ عِنْدَ
الْمَمَاتِ طبرانی عن عائشہ

رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِىْ هٰذَا الْيَوْمِ
وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ مسلم ابوداؤد ترمذی عن ابن مسعود
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ وَ
فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَ نُوْرَهٗ وَ بَرَكَتَهٗ وَ هُدَاهُ
ابوداؤد عن ابی مالک

ترجمہ: اے اللہ تو نے میری صورت اچھی بنائی اور میری سیرت بھی اچھی کر دے اور میرے دل کی کھولن دور کر دے اور گمراہ کرنے والے فتنوں سے مجھے بچائے رکھ جب تک تو ہمیں زندہ رکھے۔ عہ

اے اللہ مجھے موت کے وقت حجت ایمان تلقین کر دے۔ عہ۲

اے میرے پروردگار میں تجھ سے اس چیز کی بھلائی مانگتا ہوں جو آج کے دن میں ہو اور اس چیز کی بھی بھلائی جو اس کے بعد ہو۔

اے اللہ میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں آج کے دن کی اور اس کی فتح اور اس کی نصرت اور اس کا نور اور اس کی برکت اور اس کی ہدایت۔

عہ یعنی ساری زندگی مرضیات الٰہی میں گزرے اور موت بھی اسی پر آئے۔

غیظ قلب: یہ کہ طبیعت میں ہر وقت کی الجھن و بے چینی و دنیا کی ہر چیز سے بے اطمینانی خالق و مخلوق سب کی طرف سے ناگواری رہے۔

عہ۲ حجۃ الایمان: یعنی ایمان پر صریح و روشن و مضبوط دلیل جس سے قدم میں ڈگمگاہٹ کا احتمال بھی نہ ہو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ يَمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ، وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ

ابوداؤد عن ابن عمرؓ، ابن ماجہ، نسائی

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ، اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ، وَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ

ترمذی عن انسؓ، نسائی

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں معافی اور امن اپنے دین و دنیا میں، اور اپنے اہل و مال میں۔ اے اللہ میرا عیب ڈھانپ دے، اور خوف کو امن سے بدل دے۔ اے اللہ میری حفاظت کر میرے آگے سے اور پیچھے سے اور میرے داہنے سے اور میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے۔ ۱۰۹ اور میں تیری عظمت کے واسطے پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ ناگہاں اپنے نیچے سے پکڑ لیا جاؤں۔ ۱۱۰

اے حی اے قیوم میں تیری رحمت کے واسطے تجھ سے فریاد کرتا ہوں کہ میرے سارے حال کو درست کردے اور مجھے میرے نفس کی طرف ایک لمحہ کیلئے بھی نہ سونپ۔ ۱۱۱

۱۰۹ یعنی ہر ممکن جہت سے۔

انی اسالک العفو..... اعوذ بعظمتک: حق تعالیٰ سے امن وعافیت اور معافی طلب کرنے کیلئے محل دنیا اور آخرت دونوں ہیں۔ دنیا پرستوں کی نادانی یہ ہے وہ راحت وآسائش، سہولت وآسانی تمامتر اسی دنیا کی چاہتے ہیں اور اس مستقل اور پائیدار عالم کو سرے سے بھلائے رکھتے ہیں۔ غالی دینداروں کا غلو ان کے مقابلہ میں یہ ہے کہ واسطہ اور تعلق تمامتر اسی دنیا سے رکھا جائے اور اس عالم کی راحت اور آسانیوں کو سرے سے نظر انداز رکھا جائے۔ شریعت حق کی نہج، معتدل، متوازن، آسان اور ہر ایک کیلئے قابل عمل، تعلیم عاجل اور آجل، فوری اور مستقل کی جامعیت کی ہے۔

فی اهلی ومالی: اہل اور مال بڑے سے بڑے دیندار کیلئے بھی ناقابل التفات نہیں، خیر و برکت طلب کیے جانے کے قابل ہیں۔

۱۱۰ یعنی پناہ اس سے کہ دنیا اور آخرت کسی میں بھی کسی قسم کی سزا میں یک بیک مبتلا کر دیا جاؤں۔

۱۱۱ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کے لائق صرف بڑے بڑے اہم معاملات ہی نہیں، دنیا کا ہر چھوٹے سے چھوٹا معاملہ ہے، نفس بشری کا کچھ اعتبار کسی چھوٹی سی چھوٹی مدت کیلئے بھی نہیں ہے، اس کی طرف بدگمان اور خائف ہر وقت رہنا چاہیے، عارفین اسی لئے اس دعا کا ورد دل میں اور زبان سے ہر وقت رکھتے ہیں اور یہاں تو براہ راست سرور عالم ﷺ کی زبان سے بھی ہدایت تعلیم اسی کی مل رہی ہے۔

أَسْأَلُكَ بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ، وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيلَنِي وَأَنْ تُجِيرَنِي مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا، وَأَوْسَطَهُ فَلَاحًا، وَآخِرَهُ نَجَاحًا، أَسْأَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَاخْسَأْ شَيْطَانِي وَفُكَّ رِهَانِي وَثَقِّلْ مِيزَانِي، وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْأَعْلٰى

ترجمہ: تجھ سے اس نور ذات کے واسطے سے جس سے آسمان و زمین روشن ہیں اور ہر اس حق کے واسطے سے جو تجھے حاصل ہے اور اس حق کے واسطے سے جو مانگنے والے کا تجھ پر ہے۔ میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تو مجھ سے درگزر کر اور یہ کہ اپنی قدرت سے مجھے دوزخ سے پناہ دے۔ ۱۱۲

اے اللہ آج کے دن کے اول حصہ کو میرے حق میں بہتر بنا دے درمیانی حصہ کو فلاح اور اس کے آخری حصہ کو کامیابی میں تجھ سے دنیا اور آخرت (دونوں کی) بھلائی چاہتا ہوں، اے سب سے بڑے مہربان۔ ۱۱۳

اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے شیطان کو دور کر دے اور میرا رہن کھول دے اور میرا پلہ بھاری کر دے اور مجھے ملاءِ اعلیٰ میں شمار کر دے۔ ۱۱۴

۱۱۲ بندہ مضطر و مضطرب ہو کر حاکم حقیقی سے رحم و کرم کی درخواست ہر ہر پہلو سے کرتا ہے اور ایک ایک ہی حق اور ایک ایک واسطہ کو اپنا شفیع بنا کر پیش کرتا ہے۔

۱۱۳ اس دعا سے بڑھ کر جامع دعا اور کیا ہو سکتی ہے؟ سارا دن طاعت ہی میں گزرے شروع حصہ میں صلاح کے ساتھ درمیانی میں فلاح کے ساتھ اور آخر میں نجاح کے ساتھ اور ساری عمر اس میں گزرے۔ پھر تصریح کر خیر و خیریت دونوں ہی عالموں کی مقصود ہے، اور پھر درخواست کس سے؟ ارحم الراحمین سے، اس سے جو خود ہی رحم و کرم کے بہانے ڈھونڈا کرتا ہے۔

۱۱۴ یعنی اللہ کے مقبولوں میں۔

وفک رہانی: یعنی جو چیزیں مجھے گناہوں میں جکڑے ہوئے ہیں ان سے مجھے آزاد کر دے۔

واخس شیطانی: جب شیطان ہی کے تصرفات دور ہو گئے تو پھر انسان کے سنورنے اور سدھرنے میں کیا کسر رہ سکتی ہے۔

وثقل میزانی: میزان سے مراد میزان عمل ہے۔ اس میزان میں وزن صرف اعمال صالحہ ہی کا ہوگا باقی اعمال تمام تر بے وزن نکلیں گے۔

اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

(ابوداؤد عن حفصہؓ ۔ ترمذی عن البراءؓ)

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَآ اَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَآ اَقَلَّتْ، وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَآ اَضَلَّتْ كُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ اَجْمَعِیْنَ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ یَّطْغٰى عَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ

(الطبرانی، ابن ابی شیبہ عن خالد بن الولیدؓ)

ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچا دیجیئو جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے۔ ۱۵

اے اللہ پروردگار ساتوں آسمانوں کے اور ہر اس چیز کے جس پر ان کا سایہ ہے اور اے پروردگار زمینوں کے اور ہر اس چیز کے جسے وہ اٹھائے ہوئے ہیں اور اے پروردگار شیطانوں کے اور ہر اس چیز کے جس کو انہوں نے گمراہ کیا ہے میرے نگہبان رہو تمام مخلوق کی برائی سے، اس سے کہ کوئی ان میں سے مجھ پر ظلم یا تعدی کرے۔ محفوظ تیرا ہی پناہ دیا ہوا ہے اور بابرکت تیرا ہی نام ہے۔ ۱۶

۱۵ (کہ اس دن کی محفوظیت اصل محفوظیت ہے) اللہ اللہ یہ محفوظیت کی دعا اپنے لئے خود شفیع المذنبین کر رہے ہیں۔ کچھ حد ہے اس خشیت کی!

۱۶ برکت کا ظہور جہاں کہیں بھی ہے تیرے ہی اسماء و صفات کا ہے۔

السموات السبع اور الارضین: کہنے میں جمیع کائنات اور اس کے تمام ممکن احوال آگئے۔

رب الشیاطین وما اضلت: اس مختصر دو لفظی فقرہ میں یہ کلامی حقیقت آگئی کہ ایک طرف تو ہر ضلالت کی علت قریب شیطان ہی ہے اور دوسری طرف تکوینی حیثیت سے سارے اسباب کا سرا آخر میں جا کر حق تعالیٰ ہی پر ختم ہوتا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، سُبْحَانَكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ، وَاَسْاَلُكَ رَحْمَتَكَ ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن عائشہؓ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ نسائی عن ابی موسیٰ الاشعریؓ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ترمذی عن عمرؓ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ مسلم، ترمذی عن عائشہؓ

ترجمہ: کوئی معبود نہیں ہے سوا تیرے کوئی تیرا شریک نہیں ہے۔ پاک ہے تو۔ ۱۱۷ اے اللہ میں تجھ سے اپنے (ہر) گناہ کی معافی چاہتا ہوں اور تجھ سے طلب تیری رحمت کی کرتا ہوں۔

اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور مجھے میرے گھر میں وسعت دے اور مجھے میرے رزق میں برکت دے۔ ۱۱۸

اے اللہ مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں کر دے۔ اور اے اللہ مجھے خوب پاک صاف لوگوں میں کر دے۔

اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق دے اور جس چیز کے حق ہونے میں اختلاف ہو اس میں مجھے اپنے حکم سے راہِ صواب دکھا دے۔ ۱۱۹

۱۱۷ یعنی تیری ذات اس سے پاک اور برتر ہے کہ کسی قسم کی شرکت کو قبول کرے۔

۱۱۸ بندۂ خاک، خاک اور خون والا بندہ، گوشت اور پوست والا بندہ، جس طرح گناہوں سے بچائے جانے کا محتاج ہے، اسی طرح رزق کا اور گھر بار کی ساری مادی ضروریات کا بھی محتاج ہے، رسول ﷺ کی تعلیم اور دعاؤں میں یہ گہری حقیقت ہر جگہ نمایاں رکھی گئی ہے۔

اکبر الٰہ آبادی کا شعر کتنی عارفانہ حقیقت کا ترجمان ہے۔

اٹھا تو تھا ولولہ یہ دل میں کہ صرف یادِ خدا کریں گے
معاً مگر یہ خیال آیا ملی نہ روٹی تو کیا کریں گے

۱۱۹ جن حقائق کا حق ہونا کھلا ہوا ہے ان میں تو انسان توفیقِ الٰہی کا محتاج ہے ہی لیکن جن مسائل کی حقیقت اتنی واضح نہیں، بلکہ ذرا مخفی ہے، ان میں بھی تو حق و صواب کی دعا بار بار حق تعالیٰ سے کرتے رہنا چاہیے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ بَصَرِیْ
نُوْرًا وَّ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّ عَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا
وَّ عَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّ مِنْ
اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَّ فِیْ
عَصَبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ دَمِیْ
نُوْرًا وَّ فِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا
وَّ فِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا . وَّاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ
نُوْرًا وَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا .
وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّ مِنْ تَحْتِیْ
نُوْرًا ، اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا بخاری مسلم بحوالہ حصن حصین

ترجمہ: اے اللہ نور کردے میرے دل میں اور نور کردے میری بینائی میں اور نور کردے میری شنوائی میں اور نور کردے میرے داہنی طرف اور نور کردے میرے بائیں طرف اور نور کردے میرے پیچھے اور نور کردے میرے سامنے اور میرے لئے ایک خاص نور کردے اور نور کردے میرے پٹھوں میں اور نور کردے میرے گوشت میں اور نور کردے میرے خون میں اور نور کردے میرے بالوں میں اور نور کردے میری جلد میں اور نور کردے میری زبان میں اور نور کردے میری جان میں اور مجھے نور عظیم دے اور میرے اوپر نور کردے اور میرے نیچے نور کردے اے اللہ مجھے نور عطا کر۔ ؎۱۰

؎۱۰ مثنوی معنوی کی زبان میں۔

نور او در یمن و یسر و تحت و فوق
بر سر و در گردنم مانند طوق

حکیم الامت تھانویؒ نے ایک وعظ موسومہ "الشریعۃ" میں فرمایا۔
یہ نور لالٹین کی روشنی نہیں، بلکہ ایک کیفیت خاصہ ہے کیونکہ حقیقت نور کی یہ ہے الظاہر لنفسہ والمظہر لغیرہ، یعنی خود بھی ظاہر ہو اور دوسرے کو بھی ظاہر کردے۔ اللہ نور السموات والارض میں بھی نور کے یہی معنی ہیں۔ نور کے معنی چمک دمک نہیں، تو یہ ہوئی نور کی حقیقت کہ خود بین ہوتا ہے اور دوسرے حقائق کو بین کردیتا ہے اور قلب کے اندر اسی نور کے پیدا ہونے سے ظلمت دور ہوتی ہے کون سی ظلمت؟ ظلمت کسل کی، ظلمت کینہ کی، ظلمت حسد کی، ظلمت کبر کی، ظلمت غصہ کی، ظلمت معصیت کی وغیرہ وغیرہ۔ اور اس کے اندر نشاط، تازگی اور شگفتگی پیدا کردیتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا أَبْوَابَ رِزْقِكَ
ابن ماجہ عن ابی حمید

اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ
نسائی ابن ماجہ عن ابی ہریرہ

اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ
مسلم ابوداؤد نسائی عن ابی حمید

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَایَایَ وَذُنُوْبِیْ كُلَّهَا ،
اَللّٰهُمَّ انْعِشْنِیْ وَ أَحْیِنِیْ وَ ارْزُقْنِیْ وَ
اهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ ،
إِنَّهٗ لَا یَهْدِیْ لِصَالِحِهَا وَ لَا یَصْرِفُ
سَیِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ
مستدرک عن ابی ایوب الطبرانی

اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ رِزْقًا طَیِّبًا وَ عِلْمًا
نَافِعًا وَ عَمَلًا مُتَقَبَّلًا
الطبرانی عن ام سلمہ

ترجمہ: اے اللہ ہم پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور اپنے رزق کے دروازے ہمارے لئے آسان کردے۔

اے اللہ مجھے شیطان سے محفوظ رکھ۔ ۱؎

اے اللہ میں تجھ سے تیرے (فضل و کرم) کی طلب کرتا ہوں۔ ۲؎

اے اللہ میری کل خطائیں اور قصور بخش دے اے اللہ مجھے رفعت دے اور مجھے زندہ رکھ اور مجھے رزق دے اور مجھے اچھے اعمال واخلاق کی طرف ہدایت دے، بیشک خوش اعمالیوں کی طرف کوئی رہبری کرتا اور نہ بد اعمالیوں سے کوئی بچاتا ہے بجز تیرے۔

اے اللہ میں تجھ سے رزق پاکیزہ طلب کرتا ہوں اور علم کار آمد اور عمل مقبول۔ ۳؎

۱؎ اس مختصر میں حقی اور سلبی حیثیت سے سب کچھ آ گیا۔ ترک منکرات کے باب میں جامع ترین دعا۔

۲؎ اس مختصر میں ایجابی اور اثباتی حیثیت سے سب کچھ آ گیا۔ ادائے واجبات کے باب میں جامع ترین دعا۔

۳؎ ہر فطرت سلیم والا انسان بس انہیں تین کلیدی مطلوبات کو کافی سمجھے گا۔

ایک رزق طیب — دوسرے علم نافع

تیسرے عمل مقبول

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ
اَمَتِكَ، نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ
حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ. اَسْاَلُكَ
بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ.
اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ
اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ، اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ
عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ. اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ
الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ، وَ نُوْرَ بَصَرِيْ، وَ
جِلَاءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ هَمِّيْ (الشبلی عن ابن مسعود، مستدرک)

ترجمہ: اے اللہ میں بندہ ہوں تیرا، اور بیٹا ہوں تیرے بندے کا اور بیٹا ہوں تیری بندی کا۔ جد تن تیرے قبضہ میں ہوں، نافذ ہے میرے بارہ میں تیرا حکم۔ مبنی عدل ہے میرے باب میں تیرا فیصلہ۔ میں تجھ سے ہر اس کے واسطہ سے جس سے تو نے اپنی ذات کو موصوف کیا ہے یا اس کو اپنی کتاب میں اتارا ہے یا اسے اپنی مخلوق میں سے کسی کو بتایا ہے یا اپنے پاس اسے غیب ہی میں رہنے دیا ہے، درخواست کرتا ہوں کہ قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار بنادے اور میری آنکھ کا نور اور میرے غم کی کشائش، اور میری تشویش کا دفعیہ۔ ۱۴۳

۱۴۳ یعنی قرآن کو میرے دل میں بسادے، اس کی محبت میری روح میں رچادے اس کو میرا اولین اور آخری سہارا بنادے۔

الی..... امعک: حاکم پر اثر ڈالنے اور اس کے رحم وکرم کو طلب کرنے کا یہ کتنا موثر عنوان ہے کہ اے اللہ میں تیرا بندہ، میرا باپ تیرا بندہ، میری ماں تیری بندی یا میرے گوشت پوست کے ہر ہر جزو پر تیری بندگی کی مہر ثبت!

ناصیتی بیدک: محاورہ میں اس کے معنی تمام تر اختیار وتصرف کے ہوتے ہیں۔

او استاثرت بہ فی علم الغیب عندک: اس سے ظاہر ہے کہ کچھ اسماء وصفات الٰہی ایسے بھی ہیں جن کا علم نہ کسی مخلوق کو دیا گیا ہے نہ وہ کسی کتاب الٰہی میں مذکور ہیں، بلکہ حق تعالیٰ نے انہیں سب سے غیب ہی میں رکھا ہے۔

بکل اسم ھولک سمیت بہ نفسک: اسم کے معنی "نام" کے ہونا ظاہر ہی ہیں، لیکن محاورہ قرآنی میں اسما کا اطلاق صفات وخواص پر بھی ہوا ہے۔ نیز ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۱۹۳

اَللّٰھُمَّ اِلٰہَ جِبْرَئِیْلَ وَ مِیْکَائِیْلَ وَ
اِسْرَافِیْلَ وَاِلٰہَ اِبْرَاھِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ
وَ اِسْحٰقَ عَافِنِیْ وَ لَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنْ
خَلْقِکَ عَلَیَّ بِشَیْءٍ لَا طَاقَۃَ لِیْ بِہٖ ؏
ابن ابی شیبہ

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ
اَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ترمذی ۲/۱۹۶

ترجمہ: اے اللہ جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے معبود، ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق کے معبود، مجھے عافیت دے اور میرے اوپر اپنی مخلوق میں سے کسی کو ایسی چیز کے ساتھ تسلط نہ کر دے جس کی برداشت مجھ میں نہ ہو۔ ۱۳۵
اے اللہ مجھے اپنا حلال رزق دے کر حرام روزی سے بچالے اور اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔ ۱۳۶

۱۳۵ قرآن مجید میں تو بہ کثرت، اور حدیث میں بھی جا بجا، اس کا التزام سا معلوم ہوتا ہے کہ جن مخلوقات پر عوام کو معبود یا نیم معبود ہونے کا شبہ ہو سکتا ہے، میں انہیں کی عبدیت کی تصریح کر دی گئی ہے۔ کتنی ہی گمراہ قومیں اس سے تباہ ہوئی ہیں کہ انبیاء مقبول یا ملائکہ مقرب کو انہوں نے مقام معبودیت پر پہنچا دیا ہے۔
مضمون دعا سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ اپنی عافیت کی اور کسی ظالم کے تسلط سے محفوظیت کی دعا مانگتے رہنا کمالات ولایت کے منافی نہیں بلکہ عین اقتضائے عبدیت اور سنت انبیاء ہے۔
ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۱۷۹
۱۳۶ دل میں اتنی قناعت آجائے کہ حلال وطیب روزی کے علاوہ ناجائز آمدنیوں کی طرف نیت ڈانوا ڈول نہ ہوا کرے تو واللہ کہ دنیا میں بہت ہی بڑی دولت و نعمت ہاتھ آجائے۔ اور پھر جب اپنے تمام مقاصد و مطالب میں نظر اعتماد و توکل مخلوق کو چھوڑ کر خالق پر جم جائے، تو اس اکسیر اعظم کا ذکر ہی کیا۔ ملاحظہ ہوں حاشی نمبر ۹۱، ۲۵۶

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ، وَتَرٰى مَكَانِيْ، وَتَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ، لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِيْ، وَ اَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِيْ. اَسْاَلُكَ مَسْاَلَةَ الْمِسْكِيْنِ، وَ اَبْتَهِلُ اِلَيْكَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ، وَ اَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ، وَ دُعَاءَ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَ فَاضَتْ لَكَ

عَبْرَتُهٗ وَ ذَلَّ لَكَ جِسْمُهٗ وَ رَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ، اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَائِكَ شَقِيًّا، وَ كُنْ بِيْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا، يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَ يَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَشْكُوْا ضُعْفَ قُوَّتِيْ وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَ هَوَانِيْ عَلَى النَّاسِ، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، اِلٰى مَنْ تَكِلُنِيْ، اِلٰى عَدُوٍّ يَتَهَجَّمُنِيْ اَمْ اِلٰى قَرِيْبٍ مَلَّكْتَهٗ اَمْرِيْ، اِنْ لَّمْ تَكُنْ سَاخِطًا عَلَيَّ فَلَا اُبَالِيْ، غَيْرَ اَنَّ عَافِيَتَكَ اَوْسَعُ لِيْ

كنز العمال، عن ابن عباس و عبد الله بن جعفر

ترجمہ: اے اللہ تو میری بات کو سنتا ہے اور میری جگہ کو دیکھتا ہے اور میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے تجھ سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی، میں مصیبت زدہ ہوں محتاج ہوں، فریادی ہوں، پناہ جو ہوں، ترساں ہوں، ہراساں ہوں، اپنے گناہوں کا اقرار کرنے والا ہوں، اعتراف کرنے والا ہوں، تیرے آگے سوال کرتا ہوں جیسے بے کس سوال کرتے ہیں، تیرے آگے گڑگڑاتا ہوں جیسے گنہگار ذلیل وخوار گڑگڑاتا ہے اور تجھ سے طلب کرتا ہوں جیسے خوف زدہ آفت رسیدہ طلب کرتا ہے، اور جیسے وہ شخص طلب کرتا ہے جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہوئی ہو اور اس کے آنسو بہہ رہے ہوں اور تن بدن سے وہ تیرے آگے فروتنی کئے ہوئے ہو اور اپنی ناک تیرے سامنے رگڑ رہا ہو، اے اللہ تو مجھے اپنے سے دعا مانگنے میں ناکام نہ رکھ اور میرے حق میں بڑا مہربان نہایت رحیم ہو جا اے سب مانگے جانے والوں سے بہتر، اے سب دینے والوں سے بہتر، اے اللہ میں تجھی سے شکوہ کرتا ہوں اپنے ضعف قوت کا اور اپنی کم سامانی کا اور لوگوں کی نظر میں اپنی کم وقعتی کا اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے تو مجھے کس کے سپرد کرتا ہے؟ آیا کسی دشمن کے جو مجھے دبائے؟ آیا کسی دوست کے قبضہ میں میرے سب کام دے دیا ہے، تو اگر مجھ سے ناخوش نہ ہو تو مجھے ان (میں سے کسی چیز) کی پروا نہیں ہے پھر بھی دی ہوئی عافیت ہی میرے لئے زیادہ گنجائش رکھتی ہے۔ [۱۴۷]

[۱۴۷] خوب غور کر لیا جائے، یہ الفاظ حبیب ﷺ بلکہ سید الانبیاء و سرتاج رسل ﷺ کے ہیں، اور پیغمبر کے الفاظ شائبہ مبالغہ سے پاک ہوتے ہیں۔ الحاح وتذلل کے الفاظ اس سے بڑھ کر کسی اور کے کلام میں نہ ملیں گے۔

رسول ﷺ کا نمونہ صرف صدیقین و اولیاء کاملین ہی کیلئے نہیں، حقیر سے حقیر اور ادنیٰ سے ادنیٰ امت کیلئے بھی ہے اور یہی ایک دلیل صداقت رسول ﷺ کیلئے کافی ہے۔

دعا کی آخری سطروں کا مطلب یہ ہے کہ جب تک مجھ سے راضی ہے تو مجھے اس سے کیا کہ میں دنیا میں کسی دشمن کے قبضہ میں ہوں یا دوست کے، میں تیری رضا کے بعد ان سب سے مستغنی ہوں لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی ہے کہ عافیت ہی بندہ کے حسب حال زیادہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ قُلُوْبًا اَوَّاهَةً مُّخْبِتَةً مُّنِيْبَةً فِيْ سَبِيْلِكَ

(کنزالعمال عن ابن مسعود)

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ، وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ، وَرِضًى مِّنَ الْمَعِيْشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ

(کنزالعمال)

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ

(کتاب الدعوات عن علی)

ترجمہ: اے اللہ ہم تجھ سے ایسے دل مانگتے ہیں جو بہت تاثر قبول کرنے والے ہوں، بہت عاجزی کرنے والے ہوں، بہت رجوع کرنے والے ہوں تیری راہ میں۔ ۱۳۸

اے اللہ میں تجھ سے وہ ایمان مانگتا ہوں جو میرے دل میں پیوست ہو جائے اور وہ پختہ یقین جس سے میں سمجھ لوں کہ مجھ تک کوئی چیز نہیں پہنچ سکتی بجز اس چیز کے جو تو میرے لئے لکھ چکا ہے اور اس چیز پر رضامندی جو تو نے معاش میں سے میرے حصہ میں کر دی ہے۔ ۱۳۹

اے اللہ تیرے واسطے کل تعریف ہے جیسی تو فرماتا ہے اور اس سے بڑھ کر جو آپ کہتے ہیں۔ ۱۳۹الف

۱۳۸ مانگنے والوں ہی کے صیغہ جمع کی مناسبت سے قلوب بھی صیغہ جمع میں ہے۔ خوب خیال کر کے دیکھ لیا جائے درخواست کس چیز کی ہو رہی ہے۔ انابت و خشوع، رجوع و خشیت والے دل کی ترقی کرنے والے آگے بڑھنے والے، دماغ کی نہیں۔

۱۳۹ رضا بالقضاء یعنی تکوینیات کے ہر حال میں صبر و شکر اتنی بڑی نعمت ہے جس کی تمنا خود سرور کائنات کر رہے ہیں۔

یقینا ...... قسمت لی: یقین صادق کے درجہ مطلوب کا معیار بھی یہی ہے کہ ہر حکم قضا کی پذیرائی صبر و شکر کے ساتھ ہونے لگے۔

رضی عن المعیشۃ بما قسمت لی: تقسیم معاش کی تصریح اس لئے کہ خلقت کو بے صبری اور ناشکری کا ابتلاء سب سے زیادہ اسی باب میں پیش آتا رہتا ہے۔

۱۳۹الف حق تعالیٰ کے حمد و توصیف کا حق سارے بندے بھی مل کر چاہیں تو ادا نہیں کر سکتے حق تعالیٰ کے شایان شان تو بس وہی الفاظ ہو سکتے ہیں جو اس نے خود اپنے لئے استعمال کئے ہیں۔ ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۱۹۷

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ
الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَآءِ وَالْاَدْوَآءِ
نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ
نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَمِنْ جَارِ السُّوْٓءِ فِیْ دَارِالْمُقَامَةِ
فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ، وَ غَلَبَةِ
الْعَدُوِّ وَ شَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ، وَمِنَ
الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ، وَمِنَ
الْخِيَانَةِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ، وَاَنْ نَّرْجِعَ
عَلٰٓى اَعْقَابِنَآ اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا، وَ
مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ،
وَمِنْ يَوْمِ السُّوْٓءِ وَ مِنْ لَيْلَةِ السُّوْٓءِ
وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْٓءِ وَ مِنْ صَاحِبِ
السُّوْٓءِ

ترمذی عن قطبہ بن مالک وابی امامہ

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں، ناپسندیدہ اخلاق اور اعمال اور نفسانی خواہشوں اور بیماریوں سے اور ہم تیری پناہ میں آتے ہیں ہر اس چیز سے جس سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ مانگی ہے اور مستقل قیامگاہ میں برے پڑوسی سے (اس لئے کہ سفر کا ساتھی تو چل ہی دیتا ہے) اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمنوں کے طعنہ سے اور بھوک سے کہ وہ بری ہمخواب ہے اور خیانت سے کہ وہ بری ہمراز ہے، اور اس سے کہ ہم پچھلے پیروں لوٹ جائیں یا فتنہ میں پڑ کر دین سے الگ ہوجائیں اور سارے فتنوں سے جو ظاہری ہوں یا باطنی اور برے دن سے اور بری رات اور بری گھڑی سے اور برے ساتھی سے۔ ۱۳۰

۱۳۰ یعنی تکوینی اور تشریعی ہر قسم اور ہر درجہ کی برائی سے ہر حال میں۔

ومن الجوع فانہ بئس الضجیع: شدید بھوک کی حالت میں نیند کہاں آسکتی ہے؟ انسان کروٹیں بدل بدل کر رات گزار دیتا ہے۔ عربی میں بھوک کو ہمخواب یا شریک بستر کہنے کا محاورہ یہیں سے پیدا ہوا۔

ان نرجع علی اعقابنا: یعنی خدانخواستہ دین حق سے مرتد ہو جائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ

نَحْمَدُكَ يَا خَيْرَ مَأْمُولٍ وَأَكْرَمَ مَسْئُولٍ عَلٰى مَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْمُنَاجَاةِ الْمَقْبُوْلِ مِنْ قُرُبَاتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُوْلِ فَصَلِّ عَلَيْهِ مَا اخْتَلَفَ الدَّبُوْرُ وَ الْقَبُوْلُ وَ انْشَعَبَتِ الْفُرُوْعُ مِنَ الْاُصُوْلِ ثُمَّ نَسْئَلُكَ بِمَا سَنَقُوْلُ وَ مِنَّا السُّؤَالُ وَمِنْكَ الْقَبُوْلُ

ترجمہ: اے ان سب سے بہتر جن سے امید قائم کی جاسکتی ہے اور اے ان سب سے کریم تر جن سے کچھ طلب کیا جاسکے، ہم تیری حمد کرتے ہیں کہ تو نے ہمیں مناجات مقبول سکھائی جو اللہ کے ہاں موجب قربت ہے اور رسول اللہ ﷺ کی دعائیں سکھائیں، تو (اے اللہ) ان (رسول) پر رحمت کامل نازل فرما جب تک کہ پچھوا اور پروا ہوائیں چلتی رہیں، اور جڑوں سے شاخیں پھوٹتی رہیں۔ اس کے بعد ہم تجھ سے وہ طلب کرتے ہیں جو ابھی (آگے) عرض کرتے ہیں، ہمارا کام طلب کرنا ہے اور تیرا کام عطا کرنا۔ ۱

INDEX

۱ دعائیں جس جامعیت اور تاثیر کی ہیں وہ تو آگے صفحات سے ظاہر ہی ہوں گی۔ خود یہ دیباچہ بھی اسی شان کا ہے۔ دعائیں تو خیر اللہ اور رسول ﷺ کی بتلائی ہوئی ہیں لیکن یہ دیباچہ تو محض ایک محجوب امتی یا مقبول بندہ کے قلم سے ہے۔

نحمدک..... الرسول: دیباچہ میں بجز اس کے اور ہے کیا اور ہونا چاہئے بھی کیا کہ پہلے سب سے بڑے دینے والے اور دلوانے والے کی مدح و توصیف۔

فصل..... الاصول: پھر اس عبد کامل کا ذکر خیر اور ان کے حق میں رحمت ابدی کی دعا جو اس دینے اور دلوانے کے کاروبار میں سب سے بڑا ذریعہ اور واسطہ ہے۔

ثم..... القبول: اور اس کے مابعد عرض مدعا کہ اے کریم و غنی داتا لے بس اب تیرے در پر یہ گدا سوال کرنے اور صدا لگانے ہی کو ہے۔ دینے والے اور بخشنے والے کو تو کسی تیاری کی ضرورت نہیں، وہ تو ہمہ وقت اور ہر جہتی تیاری رکھتا ہی ہے لیکن اس مختصر سے بلیغ دیباچہ نے مانگنے والے اور لینے والے کی روح کو کیسا تر و تازہ کردیا اور اس کے قالب میں ہمت و مستعدی کی کیسی روح پھونک دی۔

ماختلف الدبور..... الاصول: یعنی جب تک یہ دنیا اور کارخانہ کا وقت قائم ہے۔ عربی محاورہ میں یہ فقرہ اردو کی "رہتی دنیا تک" کے مرادف ہے۔

اگلا صفحہ

چوتھی منزل بروز منگل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھُمَّ لَکَ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْکَ مَاٰبِیْ وَلَکَ رَبِّ تُرَاثِیْ

ترمذی

اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَجِیْءُ بِهِ الرِّیَاحُ

ترمذی

ترجمہ: اے اللہ تیرے ہی لئے ہے میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اور تیری ہی طرف ہے میرا رجوع اور تیرا ہی ہے جو کچھ میں چھوڑ جاؤں گا۔ ۱۳۱

اے اللہ میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں ان چیزوں کی جنہیں ہوائیں لاتی ہیں۔ ۱۳۲

۱۳۱ عشق و عبدیات اخلاص و عبدیت کیلئے عجیب جامع دعا ہے۔

لک صلوتی ونسکی: نماز بلکہ ہر عبادت کو اللہ ہی کیلئے تو ہونا چاہئے اور بظاہر ہوتی بھی ہے لیکن عملاً ایسی نمازیں اور عبادتیں کمتر ہی ہوتی ہیں۔ اکثر میں دوسرے دوسرے پہلوؤں کی آمیزش ہو جاتی ہے، یہاں دعا اس کی ہے کہ ہر نماز اور ہر عبادت پورے شعور و حس کی بیداری کے ساتھ خالصۃً حق تعالیٰ ہی کیلئے ہو۔

ومحیای ومماتی: تاکید اور تصریح اس آرزو کی ہے کہ عبادتیں ہی نہیں بلکہ ساری عادتیں اول اعمال طبعی بھی رضائے مولیٰ ہی کی نیت سے ہوں، کھانا، پینا، چلنا، پھرنا، اٹھنا، بیٹھنا، سونا، جاگنا، بولنا، چالنا، ہنسنا، رونا، دیکھنا، سننا یہ سب اگر رضائے الٰہی ہی کو پیش نظر رکھ کر ادا ہوں، تو ایسے شخص کے کمال مقبولیت کا کیا کہنا؟

الیک مابی ولک رب تراثی: انسان کو خود اپنے اور اپنے مال کے اس انجام کا استحضار اگر ہر وقت رہے تو نہ عام طاعت ہی میں فرق آسکے اور نہ مالی کوتاہیاں ہی سرزد ہوں۔

۱۳۲ کنایہ ہے کل ان چیزوں سے جو اس دنیا میں موجود ہیں، مومن کو ایسا ہی حریص اپنی بھلائی کیلئے ہونا چاہئے، کائنات کے ہر ہر جزو سے متعلق۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُکْرَکَ وَ
اُکْثِرُ ذِکْرَکَ وَ اَتَّبِعُ نَصِیْحَتَکَ وَ اَحْفَظُ
وَصِیَّتَکَ، اَللّٰھُمَّ اِنَّ قُلُوْبَنَا وَنَوَاصِیَنَا
وَجَوَارِحَنَا بِیَدِکَ لَمْ تُمَلِّکْنَا مِنْھَا شَیْئًا،
فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ بِنَا فَکُنْ اَنْتَ وَلِیَّنَا
وَاھْدِنَا اِلٰی سَوَآءِ السَّبِیْلِ

ترمذی عن ابی ہریرہؓ، کنز العمال عن جابرؓ

ترجمہ: اے اللہ مجھے ایسا کر دے کہ تیرا بڑا شکر کروں اور تیرا ذکر بہت کرتا رہوں اور تیری نصیحتوں کو ماننے والا ہوں اور تیری ہدایتوں کو یاد رکھوں اے اللہ ہمارے دل اور ہم خود سراپا اور ہمارے اعضاء تیرے ہی قبضہ میں ہیں۔ تو نے ہمیں ان میں سے کسی چیز پر بھی اختیار (کامل) نہیں دیا ہے، پس جب تو نے یہ کیا ہے تو تو ہی ہمارا مددگار رہیو اور ہمیں سیدھی راہ دکھاتے رہیو۔ ۱۳۳

۱۳۳ اللہ کی رحمت و کرم کو جذب و جلب کرنے کیلئے اس کے رسول مقبول ﷺ نے بھی کیسے کیسے طریقے ایجاد کر رکھے ہیں!

اس دعا کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح ہم تکوینیات میں تمام تر تیرے بس میں ہیں، تو ایسا کر دے کہ احکام تشریعی میں بھی ہم تمام تر تیرے ہی پابند ہو کر رہ جائیں اور نافرمانی کر ہی نہ سکیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ الْاَشْيَآءِ اِلَيَّ وَاجْعَلْ خَشْيَتَكَ اَخْوَفَ الْاَشْيَآءِ عِنْدِيْ، وَاقْطَعْ عَنِّيْ حَاجَاتِ الدُّنْيَا بِالشَّوْقِ اِلٰى لِقَآئِكَ، وَاِذَا اَقْرَرْتَ اَعْيُنَ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ دُنْيَاهُمْ فَاَقْرِرْ عَيْنِيْ مِنْ عِبَادَتِكَ

کنز العمال عن ابن عباس

ترجمہ: اے اللہ اپنی محبت کو میرے لئے تمام چیزوں سے محبوب تر اور اپنے ڈر کو میرے لئے تمام چیزوں سے خوفناک تر بنادے، اور مجھے اپنی ملاقات کا شوق دے کر دنیا کی حاجتیں مجھ سے قطع کردے، اور جہاں تو نے دنیا والوں کی آنکھیں ان کی دنیا سے ٹھنڈی کردی ہیں، میری آنکھ اپنی عبادت سے ٹھنڈی رکھ۔۱۳۳؎

۱۳۳؎ یعنی جس طرح دنیا جہاں والوں کو تسکین و مسرت دنیوی نعمتوں اور مادی لذتوں سے ہوتی رہتی ہے، اور یہ ایک امر طبعی ہے، تو میرے لئے لذت و راحت طاعتوں اور عبادتوں ہی میں رکھ دے، اور اسی کو میرے لئے امر طبعی بنادے۔

واجعل حبک...... الی: یعنی تیری ہی محبت دنیا کی ساری رغبت و شوق کی چیزوں پر غالب رہے، یہ نہیں کہ سارے طبعی شوق فنا ہوجائیں بلکہ صرف یہ کہ وہ اللہ کی محبت سے مغلوب رہیں۔

واجعل ...... عندی: یعنی تیرا ہی ڈر مخلوق کے ہر ڈر پر غالب رہے، یہ نہیں کہ ہر ڈر فنا ہوجائے ڈر ایک تو ہوتا ہے جیسے موذی جانوروں اور درندوں سے، یہ آپ ہی آپ اور بلا وجہ انسان پر حملہ کر بیٹھتے ہیں اور ایک ڈر پیدا ہوتا ہے کسی کے کمال قدرت و عظمت کی استحضار سے جو باوجود ہر طرح شفیق و کریم و رحیم ہونے کے بہر حال نافرمانی پر حساب اور سزا کی بھی قدرت رکھتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَ
الْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰى بِالْقَدَرِ

کنزالعمال [illegible]

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ شُكْرًا وَ لَكَ الْمَنُّ
فَضْلًا ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ التَّوْفِيْقَ
لِمَحَابِّكَ مِنَ الْاَعْمَالِ وَ صِدْقَ
التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَ حُسْنَ الظَّنِّ بِكَ

کنزالعمال [illegible]

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِیْ لِذِكْرِكَ ،
وَارْزُقْنِیْ طَاعَتَكَ وَ طَاعَةَ رَسُوْلِكَ
وَ عَمَلًا بِكِتَابِكَ

کنزالعمال [illegible]

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں تندرستی اور پاکبازی اور
امانت اور حسن خلق اور تقدیر پر راضی رہنا۔ ١٣۵

اے اللہ تیرے ہی لئے ہر تعریف ہے شکر کے ساتھ اور تیرا ہی
حصہ ہے فضل وکرم کے ساتھ ہر طرح احسان کرنا۔ ١٣٦ اے
اللہ میں تجھ سے توفیق طلب کرتا ہوں اعمال کی جو تجھے پسند ہوں
اور تجھ پر سچے توکل کی اور تیرے ساتھ نیک گمان رکھنے کی۔

اے اللہ میرے دل کے کان اپنے ذکر کیلئے کھول دے اور مجھے
نصیب کر فرمانبرداری اپنی اور فرمانبرداری اپنے رسول ﷺ کی
اور عمل تیری کتاب پر۔

١٣۵ دعا میں اخلاقی وروحانی خوبیوں کے ساتھ ساتھ تندرستی کی بھی دعا کا
شمول راہبانہ اور جوگیانہ مذہب کے منافی ہے اور ایک بڑی تعلیم
اپنے اندر رکھتا ہے۔

١٣٦ یعنی تو ہر ایک پر احسان وکرم بلا طلب وبلا استحقاق از خود کرتا رہتا ہے۔
لک الحمد شکرا: یعنی تیری ہر تعریف شکرگذاری کے
ساتھ ہم سب پر واجب ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اَخْشَاكَ كَاَنِّیْ اَرَاكَ اَبَدًا حَتّٰی اَلْقَاكَ، وَاَسْعِدْنِیْ بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشْقِنِیْ بِمَعْصِیَتِكَ [illegible]

اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِیْ فِیْ تَیْسِیْرِ كُلِّ عَسِیْرٍ فَاِنَّ تَیْسِیْرَ كُلِّ عَسِیْرٍ عَلَیْكَ یَسِیْرٌ وَّ اَسْاَلُكَ الْیُسْرَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اعْفُ عَنِّیْ فَاِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِیْمٌ [illegible]

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ [illegible]

ترجمہ: اے اللہ مجھے ایسا کردے کہ میں تجھ سے اس طرح ڈرا کروں کہ گویا میں ہر وقت تجھے دیکھتا رہتا ہوں۔ ١٣٧ یہاں تک کہ تجھ سے آملوں اور مجھے تقویٰ سے سعادت مند بنا، معصیت سے بد انجام نہ کر۔ ١٣٨ اے اللہ ہر دشواری کو آسان کرکے مجھ پر فضل وکرم کردے تیرے لئے ہر دشواری کو آسان کردینا آسان ہی ہے۔ ١٣٩ اور میں تجھ سے دنیا و آخرت (دونوں) میں سہولت اور معافی کی درخواست کرتا ہوں۔ ١٤٠ اے اللہ مجھ سے درگزر کر، تو تو بڑا معاف کرنے والا بڑا اکرم کرنے والا ہے۔

اے اللہ میرے دل کو نفاق سے پاک کردے اور میرے عمل کو ریا سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے، تجھ پر تو روشن ہیں آنکھوں کی چوریاں بھی، اور دل جو کچھ چھپائے رکھتے ہیں وہ بھی۔ ١٤١

١٣٧ ظاہر ہے کہ جب بندہ کو ہر وقت اس کا استحضار رہے گا کہ ایسی عظیم الشان قدرت والی ہستی ہر وقت اس کی نگراں ہے تو کوئی معصیت اس سے سرزد ہو ہی نہیں سکتی۔ ساری معصیتوں کا سرچشمہ اس حقیقت اعظم کی طرف سے ذہول وغفلت ہی تو ہے۔

١٣٨ سعادت یا خوش نصیبی کا راز تقویٰ میں ہے اور شقاوت یا بدنصیبی کا معصیت میں۔

١٣٩ (تو اس لئے تیرا میری اس درخواست کو قبول کرلینا کوئی بات ہی نہیں) اکبر الٰہ آبادی نے کیا خوب کہا ہے۔

اک مرے دل کے وہ خوش رکھنے پہ کیا قادر نہیں
ایک کن سے دو جہاں کو جس نے پیدا کردیا؟

١٤٠ بیشک بشر اپنی ساری کمزوریوں کے ساتھ، آخرت تو کجا، دنیا کی بھی سختیوں کی تاب لا ہی نہیں سکتا، اور اللہ کے حضور میں اپنی بہادری بگھارنا انتہائی نادانی کے سوا اور کچھ نہیں۔

١٤١ تجھ پر علانیہ و پوشیدہ سب ہی کچھ روشن ہے اور تیرے لئے ہر جلی و خفی یکساں ہے، تجھ سے کسی گہری سی گہری چوری کا چھپانا عبث ہے۔ درخواست صرف تیرے رحم وکرم کی ہے، تو ظاہری اور باطنی، خارجی اور قلبی، ہر کدورت سے مجھے پاک ہی کردے۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ عَيْنَيْنِ هَطَّالَتَيْنِ
تَسْقِيَانِ الْقَلْبَ بِذُرُوْفِ الدَّمْعِ مِنْ
خَشْيَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَكُوْنَ الدُّمُوْعُ دَمًا وَّ
الْاَضْرَاسُ جَمْرًا
کنز العمال عن ابن عمرؓ

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ قُدْرَتِكَ وَاَدْخِلْنِيْ
فِيْ رَحْمَتِكَ، وَاقْضِ اَجَلِيْ فِيْ طَاعَتِكَ
وَاخْتِمْ لِيْ بِخَيْرِ عَمَلِيْ وَاجْعَلْ ثَوَابَهُ
الْجَنَّةَ
کنز العمال عن ابن عمرؓ

اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ
دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا
وَ رَحِيْمَهَا ، اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ
فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ
رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ
مستدرک عن عائشہؓ

ترجمہ: اے اللہ مجھے برسنے والی آنکھیں نصیب کر جو دل کو تیری خشیت
کی بنا پر بہتے ہوئے آنسوؤں سے سیراب کر دیں قبل اس کے
کہ آنسو خون ہو جائیں اور کچلیاں انگارے بن جائیں۔ ۱۴۲

اے اللہ مجھے اپنی قدرت سے امن چین دے اور مجھے اپنی رحمت
میں داخل کر لے اور میری عمر اپنی طاعت میں گزار دے اور میرا
خاتمہ میرے بہترین عمل پر کر اور اس کی جزا جنت دے۔ ۱۴۳

اے اللہ فکر کے دور کرنے والے غم کے زائل کرنے والے،
بیقراروں کی دعا کے قبول کرنے والے، دنیا کے رحمٰن و رحیم،
مجھ پر تو ہی رحم کرے گا، تو میرے اوپر ایسی رحمت کر کہ تو اس کی
بنا پر مجھے اپنے سوا اور ہر ایک کی رحمت سے مستغنی کر دے۔

۱۴۲ مطلب یہ روتی ہوئی اور اشک بہاتی ہوئی آنکھیں ہیں غفلت کے قمقمے
جو رقت کا لگاہ "تہذیب و تمدن" ہیں مطلب کسی وجہ میں بھی نہیں۔
قبل...... جمرا: قبل یہاں بغیر کے معنی میں ہے، یہ مراد نہیں کہ
"پہلے" یہ واقعہ ہو لے، پھر رو ہو۔
مراد یہ ہے کہ اگر خشیت اس درجہ میں پیدا ہو گئی تو ان نتائج کی نوبت
ہی نہ آئے گی جو بغیر اس خشیت کے پیدا ہونے لازمی تھے۔
۱۴۳ رحمت تو نام ہی رضائے الٰہی کے محل کا ہے، کاش ہمارے جاہل صوفیہ
ومشائخ اور جاہل شعراء اسے سمجھتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ فُجَآءَۃِ الْخَیْرِ
وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فُجَآءَۃِ الشَّرِّ

کنز بحوالہ [illegible]

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ
وَ اِلَیْکَ یَعُوْدُ السَّلَامُ ، اَسْأَلُکَ
یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَنْ تَسْتَجِیْبَ
لَنَا دَعْوَتَنَا وَ اَنْ تُعْطِیَنَا رَغْبَتَنَا، وَ
اَنْ تُغْنِیَنَا عَمَّنْ اَغْنَیْتَہٗ مِنْ
خَلْقِکَ

کنز بحوالہ [illegible]

اَللّٰهُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ

ترمذی عن ابی بکر صدیقؓ

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں بھلائی غیر متوقع اور ناگہانی برائی سے تیری پناہ۔ ۱۳۴

پچھلا صفحہ

INDEX

اے اللہ تیرا ہی نام سلام ہے اور تجھی سے سلامتی کی ابتدا ہے اور تیری ہی طرف ہر سلامتی لوٹتی ہے۔ اے صاحب عزت و جلال میں تجھ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ تو ہمارے حق میں ہماری دعا قبول کرلے اور تو ہماری خواہشیں پوری کردے اور تو نے اپنی مخلوق میں سے جن کو ہم سے غنی کردیا ہے، ان سے ہم کو بھی غنی کردے۔ ۱۳۵

اے اللہ تو ہی میرے لئے (چیزوں کو) چھانٹ لے اور پسند کرلے۔ ۱۳۶

۱۳۴ کوئی نعمت جب یک بیک نصیب ہوجاتی ہے تو دل کو کیسی غیر معمولی خوشی ہوتی ہے۔ اسی طرح کوئی مصیبت جب ناگہانی آپڑتی ہے تو قلب کو صدمہ بھی کس درجہ کا ہوتا ہے رسول برحق نے فطرت بشری کے ان تقاضوں کو پڑھ کر کتنے صحیح طریق پر اول الذکر کی طلب کی ہے اور ثانی الذکر سے پناہ مانگی ہے۔

۱۳۵ (کہ مخلوق سے واسطہ ٹھہرنے میں نفس کی ذلت تو بہرحال ہوتی ہے)

ان تعطینا رغبتنا: ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۱۳۹

۱۳۶ (اور ظاہر ہے کہ جب تو خود انتخاب کرے گا تو اس میں کسی غلطی کا امکان و احتمال بھی نہیں۔

اگلا صفحہ

اَللّٰهُمَّ اَرْضِنِیْ بِقَضَائِكَ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْ
مَا قُدِّرَلِیْ حَتّٰی لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَآ
اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ [illegible]

اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ
[illegible]

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِیْ مِسْكِيْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْكِيْنًا
وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ
[illegible]

ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنی مشیت پر راضی رکھ، اور جو کچھ میرے لئے مقدر کردیا گیا ہے، اس میں مجھے برکت دے تاکہ جو چیز تو نے دیر میں رکھی ہے اس کیلئے میں جلدی نہ چاہوں اور جو چیز تو نے جلد رکھی ہے، اس میں میں دیر نہ چاہوں۔ ۱۴۷

اے اللہ عیش تو بس عیش آخرت ہی ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں۔ ۱۴۸

اے اللہ مجھے خاکسار بنا کر زندہ رکھ اور خاکساری ہی کی حالت میں موت لا۔ اور خاکساروں ہی میں مجھے اٹھا۔ ۱۴۸الف

۱۴۷ کتنی عاقلانہ و حکیمانہ دعا ہے۔ انجام قریب و انجام بعید کے سارے پہلوؤں کی رعایت ملحوظ رکھے ہوئے۔

۱۴۸ یہ دنیا کا عیش بھی کوئی عیش ہے کہ بالفرض ساری دنیا کا عیش اکٹھا ہو کر بھی کسی کو مل جائے تو کتنے دن کا؟ بندہ میں صبر، شکر، قناعت، رضا پیدا کرنے کا کیسا حکیمانہ نسخہ ہے۔

۱۴۸الف نہ رئیس نہ حاکم، نہ امیر نہ وزیر، نہ فاتح نہ قائد، نہ شاعر نہ فلسفی، بلکہ صرف مسکین!

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَآ
اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَ اِذَآ اَسَآءُوْا
اسْتَغْفَرُوْا

ابن ماجہ عن عائشہ

ترجمہ: اے اللہ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے جو جب کوئی نیک کام کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں، اور جب کوئی برائی کرتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں۔ ۱۳۹

۱۳۹ اہل سعادت کی پہچان یہ ہے کہ جب ان سے کوئی نیکی بن پڑتی ہے تو دل میں خوش ہو لیتے ہیں، اور جب کوئی لغزش سرزد ہو جاتی ہے تو اس پر ملول، نادم ہو کر توبہ و استغفار اور اس کی تلافی کی فکر میں لگ جاتے ہیں۔ بہ خلاف اہل شقاوت کے کہ انھیں فسق و معصیت میں لطف آنے لگتا ہے اور جب شرماشری کوئی کام طاعت و عبادت کا بہ ظاہر کرتے بھی ہیں تو اس میں کوئی حلاوت قطعاً نہیں محسوس کرتے۔

اللھم احیني...... المساکین: خوب خیال کر کے دیکھ لیا جائے، رسول اناﷺ کو تمنا کس گروہ میں شامل رہنے کی ہے؟ ملوک و سلاطین امراء و اغنیا زمینداروں اور ساہوکاروں کے کسی طبقہ میں نہیں، مسکین رہنے اور مسکینوں کے گروہ میں شامل رہنے کی صحیح سوشلزم کے معنی یہ ہیں، نہ یہ کہ دوسرے زرداروں کا چھین چھنا کر اپنے کو مل جائے، دوسرے نادار ہو جائیں اور ہم خود زردار بن جائیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ رَحْمَۃً مِّنْ عِنْدِکَ
تَھْدِیْ بِھَا قَلْبِیْ وَتَجْمَعُ بِھَا اَمْرِیْ
وَتَلُمُّ بِھَا شَعْثِیْ، وَتُصْلِحُ بِھَا دِیْنِیْ،
وَتَقْضِیْ بِھَا دَیْنِیْ، وَتَحْفَظُ بِھَا غَائِبِیْ
وَتَرْفَعُ بِھَا شَاھِدِیْ، وَتُبَیِّضُ
بِھَا وَجْھِیْ، وَتُزَکِّیْ بِھَا عَمَلِیْ، وَتُلْھِمُنِیْ
بِھَا رُشْدِیْ، وَتَرُدُّ بِھَا اُلْفَتِیْ، وَتَعْصِمُنِیْ
بِھَا مِنْ کُلِّ سُوْءٍ

کنز العمال، عن ابن عباس

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیری خاص رحمت کی درخواست کرتا ہوں
جس سے تو میرے دل کو ہدایت کردے اور اس سے تو میرے
دل کو ہدایت کردے اور اس سے میرے کاموں کو جمعیت دے
اور اسے میری ابتری کو درست کردے اور اس سے میرے دین کو
سنوار دے اور اس سے میرے قرضہ کو ادا کردے اور اس سے
میری غائب چیزوں کی نگہبانی کر اور اس سے میری پیش نظر
چیزوں کو بلندی عطا کر اور اس سے میرا چہرہ نورانی کردے اور
اس سے میرا عمل پاکیزہ کردے، اور اس سے رشد میرے دل
میں ڈال دے اور اس سے میرے حال مالوف کو لوٹا دے اور
اس کے واسطے مجھے ہر برائی سے بچائے رکھ۔ ۱۵۰ ف

۱۵۰ ف شروع میں درخواست رحمت خاص کی کی ہے اور آگے سب اسی کی
تشریح و توضیح ہے۔

تہدی بہا قلبی: وہ رحمت ایسی ہو جس سے قلب پوری طرح
ہدایت پا جائے۔

تجمع بہا امری: وہ رحمت ایسی ہو جس سے میرے سارے کام
بن جائیں۔

تلم بہا شعثی: وہ رحمت ایسی ہو جس سے میری پریشانیاں سلجھ
جائیں۔

ترد بہا الفتی: اس کے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ رحمت
ایسی ہو جس سے میری فطری جذبات الفت جو ہر بندہ کے حق تعالیٰ
کے ساتھ ہوتے ہیں، از سر نو پیدا ہو جائیں۔

تعصمنی بہا من کل سوء: جامع درخواست ہے کہ
وہ رحمت مجھے ہر برائی سے خرابی سے بچاوے۔

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ اِیْمَانًا لَّا یَرْتَدُّ وَ یَقِیْنًا لَیْسَ بَعْدَہٗ کُفْرٌ، وَ رَحْمَۃً اَنَالُ بِھَا شَرَفَ کَرَامَتِکَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ

کنز العمال عن ابن عباس رض

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْفَوْزَ فِی الْقَضَآءِ وَ نُزُلَ الشُّھَدَآءِ وَ عَیْشَ السُّعَدَآءِ وَ مُرَافَقَۃَ الْاَنْبِیَآءِ وَ النَّصْرَ عَلَی الْاَعْدَآءِ، اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ

کنز العمال عن ابن عباس رض

ترجمہ: اے اللہ مجھے ایسا ایمان دے جو پھر نہ پھرے اور ایسا یقین کہ اس کے بعد کفر نہ ہو اور ایسی رحمت کہ اس کے ذریعے میں دنیا اور آخرت میں تیرے ہاں کی عزت کا شرف پالوں۔ ۱۵۱
اے اللہ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں امور تکوینی میں کامیابی اور شہیدوں کی سی مہمانی اور سعیدوں کا سا عیش اور انبیاء کی رفاقت اور دشمنوں پر فتح، بے شک تو ہی دعاؤں کا سننے والا ہے۔ ۱۵۲

۱۵۱ دنیا اور آخرت کی ہر عزت اور مرتبہ کیلئے جامع دعا ہے۔

۱۵۲ (اور اسی لئے تو تیری خدمت میں یہ سب معروضات پیش کئے جارہے ہیں)

نزل الشھداء: یعنی ایسی اعلیٰ قسم کی میزبانی جیسی کہ شہیدوں کی جنت میں ہوگی۔

الفوز فی القضاء: امور تکوینی میں کامیابی وکامرانی کوئی حقیر شے نہیں، بلکہ ایسی ہے کہ ان درخواستوں میں سب سے مقدم وہی رکھی گئی ہے۔

اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِيْ وَضَعُفَ عَنْهُ عَمَلِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مُنْيَتِيْ وَمَسْأَلَتِيْ مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَّهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ فَاِنِّيْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْهِ وَ اَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

کنز العمال بحوالہ ابن ابی شیبہ

ترجمہ: اے اللہ جو بھلائی بھی ایسی ہو کہ اس تک پہنچنے سے میری سمجھ قاصر رہ گئی ہو اور میرا عمل وہاں تک نہ ساتھ دے سکا ہو اور اس تک میری آرزو اور میرے سوال کی رسائی نہ ہو اور تو نے اس بھلائی کا وعدہ اپنی مخلوق میں سے کسی سے بھی کیا ہو یا جو ایسی بھلائی ہو کہ تو اپنے بندوں میں سے کسی کو بھی وہ دینے والا ہو تو میں تجھ سے اس کی خواہش اور تجھ سے تیری رحمت کے واسطہ سے طلب کرتا ہوں اے عالموں کے پروردگار۔ ۱۵۳

۱۵۳ اس میں تعلیم آ گئی کہ بندہ کو ہر ممکن بھلائی کی طلب میں کس درجہ حریص ہونا چاہیے۔

بندہ عرض کر رہا ہے کہ کوئی بھلائی اگر ایسی ہو کہ اس تک میں خواہ اپنی ذہن کی نارسائی سے نہ پہنچ سکا خواہ ضعفِ عمل سے، بلکہ میرے علم سے بھی باہر رہی ہو لیکن مخلوق میں سے کسی کے حصہ میں بھی اس کا آنا ممکن ہو تو مجھے بھی اس کا آرزومند سمجھیے تو تو اعلیٰ و ادنیٰ مستحق و غیر مستحق سب ہی کا پروردگار ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِیْ وَاِنْ
قَصُرَ رَأْیِیْ وَضَعُفَ عَمَلِیْ افْتَقَرْتُ
اِلٰی رَحْمَتِكَ، فَاَسْأَلُكَ یَا قَاضِیَ الْاُمُوْرِ
وَیَا شَافِیَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِیْرُ بَیْنَ
الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ
وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ
الْقُبُوْرِ
کنز العمال، حصن حصین

اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِیْدِ وَالْاَمْرِ
الرَّشِیْدِ اَسْأَلُكَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْوَعِیْدِ
وَالْجَنَّةَ یَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِیْنَ
الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِیْنَ
بِالْعُهُوْدِ، اِنَّكَ رَحِیْمٌ وَدُوْدٌ وَاِنَّكَ
تَفْعَلُ مَا تُرِیْدُ
کنز العمال، حصن حصین

ترجمہ: اے اللہ میں اپنی خواہش تیرے ہی حوالہ کرتا ہوں گو میری سمجھ کوتاہی کرے اور میرا عمل ضعیف ہے، میں محتاج ہوں تیری رحمت کا تو اے سب کاموں کو پورا کرنے والا اور اے دلوں کے شفا دینے والے میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ جس طرح تو نے سمندروں کے درمیان فاصلہ رکھا ہے تو مجھے بھی دوزخ کے عذاب سے اور جزع فزع سے اور فتنہ قبور سے (ایسے ہی) فاصلہ پر رکھیو۔ ۱۵۴

اے اللہ مضبوط ڈور والے اور درست حکم والے میں تجھ سے حشر میں امن کی طلب کرتا ہوں اور آخرت میں جنت کی، ان لوگوں کے ساتھ جو مقرب ہیں، حاضر باش ہیں بڑے رکوع کرنے والے ہیں، بڑے سجدہ کرنے والے ہیں اور اپنے اقراروں کو پورا کرنے والے ہیں، بیشک تو بڑا مہربان ہے اور بڑا شفیق ہے اور تو جو چاہے کر سکتا ہے۔ ۱۵۵

۱۵۴ (تیرے لئے اس کا پورا کر دینا کیا دشوار ہے)

افتقرت الی رحمتک: ساری دعاؤں، درخواستوں، عرض داشتوں کی کلید بس یہی ہے۔ بندہ کی نیاز مندی اور رحمت الٰہی کی طرف محتاجی!

۱۵۵ قبول درخواست سے مانع دو ہی امر ہو سکتے ہیں، یا حاکم میں اتنی شفقت ہی نہ ہو اور یا شفقت تو ہو لیکن پوری قدرت نہ ہو، تو تیرے لئے یہ دونوں شقیں مرتفع ہیں۔

یاذالحبل الشدید: وہ ڈوری جو کبھی ٹوٹ نہ سکے۔ وہ سہارا جو کبھی دھوکا نہ دے، ملاحظہ ہو آیت کریمہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ لا انفصام لھا۔

الرکع السجود الموفین بالعھود: کہ یہ سب بڑے مرتبہ پانے والے لوگ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ
وَلَا مُضِلِّيْنَ . سِلْمًا لِّاَوْلِيَآئِكَ وَ
حَرْبًا لِّاَعْدَآئِكَ ، نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ
اَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ
مِنْ خَلْقِكَ

کنزالعمال عن ابن عباس رضی

اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَآءُ وَ عَلَيْكَ الْاِجَابَةُ
وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ ، اَللّٰهُمَّ
لَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّلَا تَنْزِعْ
مِنِّيْ صَالِحَ مَا اَعْطَيْتَنِيْ

کنزالعمال عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

ترجمہ: اے اللہ ہمیں بنا دے راہ یاب راہنما، نہ کہ بے راہ اور بھٹکانے والے، اور اپنے دوستوں کا دوست اور اپنے دشمنوں کا دشمن ہم تیری مخلوق میں سے اسی کو دوست رکھیں جو تجھے دوست رکھتا ہو اور دشمن رکھیں اسے جو تیرا نافرمان ہو۔ ۱۵۶

اے اللہ دعا تو یہ ہے اور قبول کرنا تیرا کام ہے۔ کوشش یہ ہے اور بھروسہ تیرے ہی اوپر ہے اے اللہ مجھے میرے نفس کے حوالے ایک پلک بھر کے لئے بھی نہ کر اور جو بھی اچھی چیزیں تو نے مجھے دی ہیں، وہ مجھ سے واپس نہ لے۔ ۱۵۷

۱۵۶ ایسی متقی ہیں حب فی اللہ اور بغض اللہ رکھنے کے۔

مسلما لاولیائک وحربا لاعدائک: یہاں صاف تعلیم اس کی مل رہی ہے کہ غیر اللہ سے دوستی و دشمنی دونوں کے علاقے رکھے جا سکتے ہیں۔ البتہ یہ علاقے تمامتر دوستی حق و دشمنی حق کے ماتحت ہونا چاہئیں۔

۱۵۷ کتنی عبدیت آموز دعا ہے! کاملین نے اپنے نفس پر بھروسہ ایک لمحہ کیلئے بھی نہیں کیا۔

اللھم...... التکلان: بندہ اور خدا، عبد اور معبود، مخلوق اور خالق کے الگ الگ دائرہ عمل یہاں کیسے کھول کر بیان کر دیئے گئے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَسْتَ بِاِلٰهٍ اِسْتَحْدَثْنَاهُ وَلَا
بِرَبٍّ يَبِيْدُ ذِكْرُهُ ابْتَدَعْنَاهُ وَلَا عَلَيْكَ
شُرَكَاءُ يَقْضُوْنَ مَعَكَ، وَلَا كَانَ لَنَا
قَبْلَكَ مِنْ اِلٰهٍ نَلْجَاُ اِلَيْهِ وَنَذَرُكَ.
وَلَا اَعَانَكَ عَلٰى خَلْقِنَا اَحَدٌ فَنُشْرِكَهُ
فِيْكَ. تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، فَنَسْاَلُكَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اغْفِرْلِيْ
کنز العمال بحوالہ ابن جریر

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا،
لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا، اِنْ اَحْيَيْتَهَا
فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ،
وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا وَارْحَمْهَا
مسلم۔ عن عبداللہ بن عمرؓ

ترجمہ: اے اللہ تو ایسا خدا تو نہیں جسے ہم نے گھڑ لیا ہو اور نہ ایسا پروردگار جس کا ذکر نابود ہونے والا ہے کہ ہم نے اسے اختراع کر لیا ہو اور نہ تیرے اور ساتھی ہیں جو حکم میں تیرے شریک ہیں اور نہ تجھ سے پہلے ہی ہمارا کوئی خدا تھا جس سے ہم پناہ حاصل کرتے رہے ہوں اور تجھ کو چھوڑ دیتے ہوں اور نہ کسی نے ہمارے پیدا کرنے میں تیری مدد کی ہے کہ ہم اس کو تیرے ساتھ شریک سمجھیں، تو بابرکت ہے، اور تو برتر ہے پس ہم تجھ سے اے وہ کہ سوا تیرے کوئی معبود نہیں۔ درخواست کرتے ہیں کہ تو مجھے بخش دے۔ ۱۵۸

اے اللہ تو ہی نے میری جان کو پیدا کیا ہے، اور تو ہی اسے موت دے گا۔ تیرے ہی ہاتھ میں اس کا مرنا اور اس کا جینا ہے۔ تو اگر اسے زندہ رکھتا ہے تو اس کی ایسی حفاظت کریو جیسی کہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے اور اگر تو اسے موت دیتا ہے تو تو اسے بخش دیجیو اور اس پر رحم کریو۔ ۱۵۹

۱۵۸ عجیب و غریب پر اثر دعا ہے۔
بندہ کس اخلاص والحاح سے عرض کر رہا ہے کہ تو تو واقعی اور یقینی خدا ہے کوئی ہمارا دل گھڑھا ہوا خدا تھوڑے ہی ہے۔ تجھ سے قبل کوئی دوسرا خدا تھا، نہ اب کوئی ہے، نہ کوئی تیری خدائی میں کسی حیثیت سے شریک، کہ ہم ادھر رجوع ہو جائیں، مغفرت کی درخواست صرف تجھی سے ہے۔
۱۵۹ یعنی جب تک ہمیں زندہ رکھ تو اپنی حفاظت میں رکھ، اور موت دے تو خالص رحمت کے ساتھ۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ بِالْعِلْمِ، وَزَیِّنِّیْ بِالْحِلْمِ، وَاَكْرِمْنِیْ بِالتَّقْوٰی، وَجَمِّلْنِیْ بِالْعَافِیَةِ

کنزالعمال عن علیؓ

اَللّٰهُمَّ لَا یُدْرِكْنِیْ زَمَانٌ وَّلَا یُدْرِكُوْا زَمَانًا لَّا یُتَّبَعُ فِیْهِ الْعَلِیْمُ وَلَا یُسْتَحْیٰی فِیْهِ مِنَ الْحَلِیْمِ، قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الْاَعَاجِمِ، وَاَلْسِنَتُهُمْ اَلْسِنَةُ الْعَرَبِ

کنزالعمال عن ابی ہریرہؓ

ترجمہ: اے اللہ مجھے مدد دے علم دے کر، اور مجھے آراستہ کر وقار دے کر اور مجھے بزرگی دے تقویٰ دے کر اور مجھے جمال دے احسن تحسین دے کر۔ ۱۰

اے اللہ مجھے وہ زمانہ نہ پائے، اور نہ یہ لوگ اس زمانہ کو پائیں جس میں نہ صاحب علم کی پیروی کی جائے اور نہ صاحب حلم کا لحاظ کیا جائے اور ان کے دل عجمیوں کے سے ہو جائیں اور ان کی زبانیں اہل عرب کی سی رہ جائیں۔ ۱۱

۱۰ یعنی تیری اعانت یہی ہے کہ علم و معرفت عطا کیا جائے، زینت و شائستگی پیدا ہو تو زیور علم سے، خوف پیدا ہو تو تقویٰ سے، اور جمال پیدا ہو تو حسن عافیت سے۔

۱۱ رسول اللہ ﷺ اپنے اور اپنے صحابیوں کیلئے اس زمانہ سے پناہ مانگ رہے ہیں جو دور آخر میں دنیا کے ہر طرف شر و فتن کا زمانہ ہوگا اور جبکہ نہ علم کی وقعت باقی رہ جائے گی نہ حلم کی، نہ معارف و حقائق الٰہیہ کی نہ سیرت و اخلاق فاضلہ کی دونوں میں اہل عجم (عرب سے باہر کے باشندوں) کا سا کھوٹ اور نفاق پیدا ہو جائے گا زبانیں اہل عرب کی سی نرم اور میٹھی باقی رہیں گی۔

مناجات مقبول

اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ اٰذَيْتُهٗ اَوْ شَتَمْتُهٗ اَوْ جَلَدْتُّهٗ اَوْ لَعَنْتُهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلٰوةً وَّزَكٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَيْكَ (بخاری، مسلم)

اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَمِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ وَمِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ وَمِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَّمِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ وَمِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ نَّقْتَرِفَ عَلٰٓى اَنْفُسِنَا سُوْٓءًا اَوْ نَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ اَوْ اَكْتَسِبَ خَطِيْئَةً اَوْ ذَنْبًا لَّا تَغْفِرُهٗ، وَمِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(نسائی، ابوداؤد، مستدرک، کنز العمال وغیرہ)

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے وعدہ لیتا ہوں جسے تو ہرگز نہ توڑیو کہ میں بھی آخر بشر ہی ہوں سو جس کسی مسلمان کو میں تکلیف دوں، یا اسے برا بھلا کہوں یا اسے ماروں پیٹوں یا اسے بددعا دوں تو اس (سب کو) کو تو اس کے حق میں رحمت اور پاکیزگی اور قربت کا ذریعہ بنا دیجیو، جس سے تو اس کو مقرب بنالے۔ ۱۹۳

اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں برص سے اور ضدا ضدی سے اور نفاق سے اور برے اخلاق سے اور ہر اس چیز کی برائی سے جو تیرے علم میں ہے میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اہل دوزخ کے حال سے اور خود (دوزخ) سے اور ہر اس چیز سے خواہ وہ قول ہو یا عمل جو اس سے قریب کرے اور ہر اس چیز کی برائی سے جو تیرے قبضہ میں ہے اور تیری پناہ میں آتا ہوں ہر اس برائی سے جو آج کے دن میں ہے، اور ہر اس برائی سے جو

۲۹۲۔ اللہ اکبر یہ دعا رسول معصوم ﷺ نے اپنے لئے ضروری سمجھی جس سے بڑھ کر کسی کا کریم النفس ہونا اور حلیم اور بے آزار ہونا ممکن نہیں تو ظاہر ہے کہ ہم افراد امت کیلئے اس دعا کا زبان وقلب دونوں پر جاری رکھنا کس درجہ اہم اور مقدم ہے۔

یوں تو ساری ہی حدیثیں دعائیں اپنی اپنی جگہ فرد ہیں لیکن بعض دعائیں تو اتنی لطیف وحکیمانہ ہیں کہ دل ان پر بے ساختہ لوٹ لوٹ جاتا ہے اور انہیں بہترین دعاؤں میں سے ایک یہ ہے۔

۲۹۳۔ استعاذہ کے کلمات یہاں بھی حسب معمول اجمالی جامع اور دنیا وآخرت کی ایک ایک چیز پر حاوی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خُطبہ

نَحْمَدُكَ يَا خَيْرَ مَأْمُوْلٍ وَاَكْرَمَ مَسْئُوْلٍ عَلٰى مَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْمُنَاجَاةِ الْمَقْبُوْلِ مِنْ قُرُبَاتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُوْلِ فَصَلِّ عَلَيْهِ مَا اخْتَلَفَ الدَّبُوْرُ وَ الْقَبُوْلُ وَ انْشَعَبَتِ الْفُرُوْعُ مِنَ الْاُصُوْلِ ثُمَّ نَسْئَلُكَ بِمَا سَنَقُوْلُ وَ مِنَّا السُّؤَالُ وَمِنْكَ الْقَبُوْلُ

ترجمہ: اے ان سب سے بہتر جن سے امید قائم کی جا سکتی ہے اور اے ان سب سے کریم تر جن سے کچھ طلب کیا جا سکے، ہم تیری حمد کرتے ہیں کہ تو نے ہمیں مناجات مقبول سکھائی جو اللہ کے ہاں موجب قربت ہے اور رسول اللہ ﷺ کی دعائیں سکھائیں، تو (اے اللہ) ان (رسول) پر رحمت کاملہ نازل فرما جب تک کہ پچھوا اور پروا ہوائیں چلتی رہیں، اور جڑوں سے شاخیں پھوٹتی رہیں۔ اس کے بعد ہم تجھ سے وہ طلب کرتے ہیں جو ابھی (آگے) عرض کرتے ہیں، ہمارا کام طلب کرنا ہے اور تیرا کام عطا کرنا [1]

INDEX

[1] دعائیں جس جامعیت اور تاثیر کی ہیں وہ تو آگے صفحات سے ظاہر ہوں گی۔ خود یہ دیباچہ بھی اسی شان کا ہے۔ دعائیں تو خیر اللہ اور رسول ﷺ کی بتلائی ہوئی ہیں لیکن یہ دیباچہ تو محض ایک محجوب امتی یا مقبول بندہ کے قلم سے ہے۔

نحمدک ..... الرسول: دیباچہ میں بجز اس کے اور ہے کیا اور ہونا چاہئے بھی کیا کہ پہلے سب سے بڑے دینے والے اور دلوانے والے کی مدح و توصیف۔

فصل ..... الاصول: پھر اس عبد کامل کا ذکر خیر اور ان کے حق میں رحمت ابدی کی دعا جو اس دینے اور دلوانے کے کاروبار میں سب سے بڑا ذریعہ اور واسطہ ہے۔

ثم ..... القبول: اور اس کے مابعد عرض مدعا کہ اے کریم و غنی داتا لے بس اب تیرے در پر یہ گداگر سوال کرنے اور صدا لگانے ہی کو ہے۔ دینے والے اور بخشنے والے کو تو کسی تیاری کی ضرورت نہیں، وہ تو ہمہ وقت اور ہر جہتی تیاری رکھتا ہی ہے لیکن اس مختصر سے بلیغ دیباچے نے مانگنے والے اور لینے والے کی روح کو کیسا تر و تازہ کر دیا اور اس کے قالب میں ہمت و مستعدی کی کیسی روح پھونک دی۔

ما اختلف الدبور ..... الاصول: یعنی جب تک یہ دنیا اور کارخانہ کا وقت قائم ہے۔ عربی محاورہ میں یہ فقرہ اردو کی "رہتی دنیا تک" کے مرادف ہے۔

اگلا صفحہ

المنزل الخامس يوم الاربعاء

پانچویں منزل: بروز بدھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ

اخرجہ الحاکم

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ وَتَمَامَ الصَّلٰوةِ وَتَمَامَ رِضْوَانِكَ وَتَمَامَ مَغْفِرَتِكَ

اخرجہ الحاکم

ترجمہ: اے اللہ میری شرمگاہ کو محفوظ کردے اور مجھ پر میرے کام آسان کردے۔ ۱۶۴

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں وضو کا کمال اور نماز کا کمال اور تیری خوشنودی کا کمال اور تیری مغفرت کا کمال۔ ۱۶۵

۱۶۴ کوئی کلمہ گو مرد یا عورت اگر خدانخواستہ حرامکاری میں اپنے شوق سے یا بطور پیشہ کے مبتلا ہو اور اس بلا سے نکل آنے کی آرزو دل میں ہو تو اس دعا کا ورد صدق دل سے کچھ عرصہ تک رکھے، انشاء اللہ ضرور کوئی صورت نکاح یا جائز آمدنی کی پیدا ہو جائے گی۔

ویسر لی امری: یعنی جو عملی دقتیں اور دشواریاں اس حرام شوق یا پیشہ کے ترک کرنے میں پیش آرہی ہیں انہیں دور کرکے کوئی اس کا جائز بدل مہیا کردے۔

۱۶۵ کتنی حکیمانہ و عارفانہ ترتیب قائم فرمائی گئی ہے، جب عبادات مقصودہ اور عبادات الٰہیہ دونوں میں درجہ کمال حاصل ہو جائے گا تو قدرۃً ان کے نتائج و ثمرات یعنی رضوان الٰہی و مغفرت الٰہی بھی درجہ کامل ہی میں ظاہر ہوں گے۔

مومن کا کام کسی طرح گرتے پڑتے عبادتوں کو کر ڈالنا نہیں، بلکہ ہر طاعت اور عبادت کو اس کے مرتبہ کمال تک پہنچانا ہے اور اس کا اجر وصلہ بھی اسی درجہ کامل میں حاصل کرنا ہے، امتحان میں کسی نہ کسی طرح بمشکل تمام نکل جانا نہیں، بلکہ درجہ اول کے نمبروں میں اعزاز و ناموری کے ساتھ کامیابی حاصل کرنا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ

کتاب الدعا للطبرانی

اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِكَ وَ جَنِّبْنِیْ عَذَابَكَ

[illegible]

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْہِ الْاَقْدَامُ

کتاب الدعا للطبرانی

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مُفْلِحِیْنَ

[illegible]

ترجمہ: اے اللہ میرا نامۂ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں دیجیو۔ ۱۶۶

اے اللہ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے اور مجھے اپنے عذاب سے بچائے رکھنا۔ ۱۶۷

اے اللہ میرے قدم ثابت رکھنا، جس دن کہ قدم ڈگمگائیں گے۔ ۱۶۸

اے اللہ ہمیں فلاح یاب بنائیو۔ ۱۶۹

۱۶۶ (جو یمین علامت ہے مقبولیت کی اور اسی کے لائق مجھ سے دنیا میں کام کرانا)

۱۶۷ جن بےخبر صوفیہ نے عذاب الٰہی کی طرف سے اپنی بے پروائی ظاہر کی ہے، وہ ان حدیثوں سے اپنی بےخبری کا علاج کرائیں۔

غشنی برحمتک: مومن کا کام ایسی ہی رحمت الٰہی کی طلب ہے جو اسے ہر طرف سے ڈھانپ لے وہ اس پر پوری طرح چھا جائے۔ کوئی حصہ اس کے جسم و روح کے بے ڈھکا باقی نہ چھوڑے۔

۱۶۸ ظاہر ہے کہ یوم قیامت مراد ہے۔

۱۶۹ (دنیا اور آخرت میں سب کہیں)

فلاح: کا لفظ عربی میں ایک وسیع ترین و جامع ترین لفظ ہے، دنیوی و اخروی، مادی و معانی بڑی اور چھوٹی ہر قسم کی کامیابی پر حاوی۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ اَقْفَالَ قُلُوْبِنَا بِذِكْرِكَ،
وَاَتْمِمْ عَلَيْنَا نِعْمَتَكَ، وَاَسْبِغْ عَلَيْنَا
مِنْ فَضْلِكَ وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ
الصّٰلِحِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اٰتِنِيْ اَفْضَلَ مَا تُؤْتِيْ عِبَادَكَ
الصّٰلِحِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مُسْلِمًا وَّاَمِتْنِيْ مُسْلِمًا
اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ وَاَلْقِ فِيْ قُلُوْبِهِمُ
الرُّعْبَ وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَاَنْزِلْ
عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ، اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ

ترجمہ: اے اللہ اپنے ذکر سے ہمارے دلوں کے قفل کھول دے اور ہم پر اپنی نعمت کو پورا کر، اپنے فضل کو پورا کر اور ہمیں اپنے نیک بندوں میں سے کر۔ ٭ے

اے اللہ مجھے سب سے بڑھ کر دے جو تو اپنے نیک بندوں کو دیتا ہو۔ اے

اے اللہ مجھے مسلمان ہی زندہ رکھ، اور مسلمان ہی (رکھ کر) مجھے وفات دے۔ ۲ے

اے اللہ کافروں کو عذاب دے اور ان کے دلوں میں ہیبت بٹھا دے اور ان کی بات میں اختلاف پیدا کر دے اور ان پر اپنا قہر و عذاب نازل کر۔

٭ے مطلوب محض حصول نعمت و فضل نہیں، بلکہ اتمام نعمت و تکمیل فضل ہے۔
حدیث سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ دلوں پر جو غفلت کے قفل لگ جاتے ہیں، ان کی کلید ذکر الٰہی ہی ہے۔

اے اللہ سے نعمت مانگنے میں دل پست ہمتی کو نہ ہو، طلب درخواست ہمیشہ بڑے ہی سے بڑے انعام کی کرتے رہنا چاہیے۔

۲ے سب ہی کچھ ان دو لفظوں کے اندر آ گیا اور کچھ باقی نہ رہا۔ سبحان اللہ کتنی جامع دعا ہے۔ (ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۱۶)

الْكَفَرَةَ اَهْلَ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ،
الَّذِيْنَ يَجْحَدُوْنَ اٰيٰتِكَ وَ يُكَذِّبُوْنَ
رُسُلَكَ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَ
يَتَعَدَّوْنَ حُدُوْدَكَ، وَ يَدْعُوْنَ مَعَكَ
اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، تَبَارَكْتَ وَ
تَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ عُلُوًّا
كَبِيْرًا

کنزالعمال عن سمرۃؓ

ترجمہ: اے اللہ کافروں کو عذاب دے چاہے وہ اہل کتاب ہوں یا مشرک بہرحال جو بھی تیری آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیری راہ سے (دوسروں کو) روکتے ہیں اور تیری (مقرر کی ہوئی) حدوں سے تجاوز کرتے ہیں اور تیرے ساتھ کسی اور معبود کو بھی پکارتے ہیں، حالانکہ کوئی بھی معبود نہیں ہے بجز تیرے بابرکت ہے تو اور ہر طرح نہایت درجہ برتر ہے تو اس سے کہ جو یہ ظالم کہتے ہیں۔ ۳ے

۳ے معاذ اللہ یہ مشرک اور کافر جیسی جیسی گندہ صفات تیری ہی جانب سے منسوب کرتے رہتے ہیں تیری ذات اقدس کو ان سے نسبت ہی کیا:

اللھم علذب الکفرۃ الخ: اللہ کے نافرمانوں، سرکشوں کے حق میں دعائے بد کرنا ناجائز نہیں، بلکہ بعض حالات میں تو مندوب و مستحسن بھی ہے، انبیاء سابقین نے تو بارہا ان پر عذاب لانے کی بددعائیں کی ہی ہیں اور خود ہمارے رسول ﷺ کا طریق عمل بھی اس کے منافی نہیں۔

الکفرۃ اھل الکتاب والمشرکین: کافروں کی دو عمومی قسمیں بیان کردی ہیں۔ بعض ان میں سے اہل کتاب ہیں جنھوں نے عقائد کفریا اختیار کرلئے ہیں اور بعض دوسرے توحید ہی کے منکر ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ
الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
وَ اَصْلِحْهُمْ وَ اَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ
وَ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ. وَاجْعَلْ فِىْ
قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَالْحِكْمَةَ وَ ثَبِّتْهُمْ
عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِكَ، وَ اَوْزِعْهُمْ اَنْ
يَّشْكُرُوْا نِعْمَتَكَ الَّتِىْ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ. وَ اَنْ يُّوْفُوْا بِعَهْدِكَ الَّذِىْ
عَاهَدْتَّهُمْ عَلَيْهِ، وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ
وَ عَدُوِّهِمْ اِلٰهَ الْحَقِّ. سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ
غَيْرُكَ. اِغْفِرْلِىْ ذَنْبِىْ وَ اَصْلِحْ لِىْ
عَمَلِىْ اِنَّكَ تَغْفِرُ الذُّنُوْبَ لِمَنْ تَشَآءُ،
وَاَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ يَا غَفَّارُ اغْفِرْلِىْ،

يَا تَوَّابُ تُبْ عَلَىَّ. يَا رَحْمٰنُ ارْحَمْنِىْ
يَا عَفُوُّ اعْفُ عَنِّىْ، يَا رَءُوْفُ ارْءُفْ
لِىْ، يَا رَبِّ اَوْزِعْنِىْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ
الَّتِىْ اَنْعَمْتَ عَلَىَّ وَ طَوِّقْنِىْ حُسْنَ
عِبَادَتِكَ، يَا رَبِّ اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ
كُلِّهٖ، يَا رَبِّ افْتَحْ لِىْ بِخَيْرٍ وَاخْتِمْ لِىْ
بِخَيْرٍ وَ قِنِى السَّيِّاٰتِ وَ مَنْ تَقِ
السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ، وَ ذٰلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

[illegible]

ترجمہ: اے اللہ تو مجھے بخش دے اور تمام ایمان والوں اور ایمان والیوں کو اور تمام اسلام والوں اور اسلام والیوں کو اور انہیں سنوار دے اور ان کے آپس میں صلح کردے اور ان کے دلوں میں الفت دیدے اور ان کے دلوں میں حکمت اور ایمان رکھ دے اور انہیں اپنے رسول ﷺ کے دین پر ثابت قدم رکھ اور انہیں توفیق دے کہ جو نعمت تو نے انہیں نصیب کی ہے اس کا وہ شکر کریں

رہیں۔ ۴؎ اور جو عہد تو نے ان سے لیا ہے اسے وہ پورا کرتے رہیں، اور انہیں اپنے اور ان کے دشمنوں پر غالب رکھ۔ ۵؎ اے معبودِ حق تو پاک ہے کوئی معبود سوا تیرے نہیں ہے، میرے گناہ بخش دے اور میرے عمل درست کر دے، بیشک تو ہی گناہ بخش دیتا ہے جس کے چاہتا ہے اور تو ہی مغفرت کرنے والا ہے، رحم کرنے والا ہے اے بخشنے والے مجھے بخش دے اے توبہ قبول کرنے والے میری توبہ قبول کر۔ اے معاف کرنے والے مجھے معاف کر، اے مہربان مجھ پر مہربانی کر، اے پروردگار مجھے توفیق دے کہ تو نے جو نعمت مجھے دی ہے اس کا شکر ادا کروں اور مجھے طاقت دے کہ تیری عبادت اچھی طرح کروں۔ اے پروردگار میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں سب کی سب، اے پروردگار میرا آغاز خیر کے ساتھ کر اور میرا خاتمہ خیر کے ساتھ کر، اور مجھے برائیوں سے بچالے، اور جسے تو نے برائیوں سے اس دن بچالیا بیشک تو نے اس پر رحم ہی کیا اور یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ ۶؎

۴؎ بندہ مومن اپنے ساتھ تمام اہل ملت کے حق میں دعائے خیر کرتا رہے، یہ رسول اسلام کی تعلیمات کا خاص اور اہم جزو ہے۔

۵؎ جو اللہ کے دشمن ہیں وہ لازمی طور اللہ کے لشکر کے بھی دشمن ہوں گے، اور ہر کلمہ گو اللہ کے لشکر کا سپاہی ہے۔

عہدک اللذی عاھدتھم علیہ: وہ عہد یعنی اقرار توحید وطاعت کا ہے جو ہر کلمہ گو سے لیا گیا ہے۔

۶؎ اس دعا کی ہمہ گیری اور ہمہ جہتی سے الگ اور مستقل کون سا شعبہ دنیا اور آخرت کا رہ جاتا ہے۔

یومئذ: یعنی روزِ حساب کو۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّہٗ، وَلَکَ الشُّکْرُ کُلُّہٗ،
وَلَکَ الْمُلْکُ کُلُّہٗ، وَلَکَ الْخَلْقُ کُلُّہٗ، بِیَدِکَ
الْخَیْرُ کُلُّہٗ، وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ الْاَمْرُ کُلُّہٗ،
اَسْاَلُکَ الْخَیْرَ کُلَّہٗ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ
الشَّرِّ کُلِّہٖ

اخرجہ الامام [illegible]

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ غَیْرُہٗ، اَللّٰھُمَّ
اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ وَ الْحَزَنَ. اَللّٰھُمَّ
بِحَمْدِکَ انْصَرَفْتُ، وَبِذَنْبِیْ اعْتَرَفْتُ

اخرجہ الامام [illegible]

ترجمہ: اے اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے سب کی سب اور تیرے ہی لئے شکر ہے سب کا سب اور تیرے ہی لئے حکومت ہے سب کی سب اور تیرے ہی لئے مخلوق ہے سب کی سب تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے سب کی سب اور تیری ہی طرف امور رجوع ہوتے ہیں سب کے سب میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی سب کی سب اور

میں تیری پناہ میں آتا ہوں ساری کی ساری برائیوں سے۔ ۷ کیلئے اس اللہ کے نام (کی برکت) سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے اللہ مجھ سے فکر اور غم دور فرما دے۔ اے اللہ میں تیری ہی حمد کے ساتھ چلا پھرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ ۸ کیلئے

۷ کیلئے کلمہ کی تکرار قابل لحاظ ہے مقصودات اور مطلوبات جتنے بھی ہیں ان میں حقیر یا ناقابل اعتناء کوئی بھی نہیں۔ سب کے سب تمام و کمال ہی بلا کسی ادنیٰ جزو کو مستثنیٰ کیے ہوئے حاصل کرنے اور طلب کرنے کے قابل ہیں، بندہ کا کمال و عروج ہیں اس کی عبدیت، حاجتمندی اور افتقار میں ہے بندہ گان ان کے برعکس ہیں۔

۸ کیلئے یہ اعتراف ذنب رسول معصوم ﷺ کر رہے ہیں (گو ظاہر ہے ان کا ذنب، صرف انہیں کے مرتبہ و معیار سے ہوگا، اور صرف صورۃً ہوگا نہ کہ حقیقۃً و حقیقت تو ظاہر ہے کہ ہم امتیوں کا تو لمحہ لمحہ اسی اعتراف تقصیر میں بسر ہوتے رہنا چاہیے۔

بسم اللہ الذی لا الٰہ غیرہ: کا ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ میں اس اللہ کا نام لیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

جو لوگ مخلوق کے شر سے یا اپنے ہی اختلاج قلب و خفقان کے ہاتھوں ہر وقت پریشان حال رہتے ہیں اگر روزانہ صبح و شام ہی لگا کر کچھ دیر کیلئے اس دعا کا ورد و مراقبہ کر لیا کریں تو انشاء اللہ انہیں وحشت و پریشانی سے نجات حاصل ہو جائے گی اور سکون خاطر و راحت قلب کی نعمت ہاتھ آ جائے گی۔

اَللّٰهُمَّ اِلٰهِیْ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَاِلٰهَ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ اَسْاَلُکَ اَنْ تَسْتَجِیْبَ دَعْوَتِیْ فَاِنِّیْ مُضْطَرٌّ، وَتَعْصِمَنِیْ فِیْ دِیْنِیْ فَاِنِّیْ مُبْتَلًی، وَتَنَالَنِیْ بِرَحْمَتِكَ فَاِنِّیْ مُذْنِبٌ، وَتَنْفِیَ عَنِّی الْفَقْرَ فَاِنِّیْ مُتَمَسْكِنٌ

کنز العمال وغیرہ

ترجمہ: اے اللہ میرے معبود اور ابراہیم و اسحاق و یعقوب کے معبود اور جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل کے معبود ۹ے میں تجھ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ میری عرض قبول کرے کہ میں بے قرار ہوں اور تو مجھے میرے دین کے باب میں محفوظ رکھ کہ میں بلا میں پڑا ہوا ہوں اور اپنی رحمت میرے شامل حال رکھنا کہ میں گناہگار ہوں، اور مجھ سے محتاجی دور رکھنا، کہ میں بے کس ہوں۔ ۸۰ے

۹ے ملائکہ مقربین ہوں یا انبیائے مرسلین حق تعالیٰ کا رشتہ سب کے ساتھ معبودیت مطلق ہی کا ہے، اور اس کے حق میں سب عبد محض ہی ہیں۔ زمانہ قیام مدینہ منورہ میں جہاں ذی اثر وصاحب علم وصاحب وجاہت یہود کے اثر سے طرح طرح کی گمراہیاں اور بدعتیاں پھیل رہی تھیں دعاؤں اور تعلیمات کے ذریعہ سے انکی اصلاحیں بہت ضروری تھیں۔ ملاحظہ ہو حاشیہ ۱۳۵

۸۰ے یہاں چار دعائیں بیان ہوئی ہیں اور چاروں میں ترتیب باہمی اور تناسب بہت خوب ہے۔ پہلی دعا قبول دعا کی ہے اور اس کا شفیع اپنے اضطرار کو بنایا ہے، پھر معاون عصمت دینی کی ہے اور اس پر شفیع اپنے ابتلاء کو لایا گیا ہے۔ تیسری دعا شمول رحمت کی ہے اور اس پر دلیل اپنی مذنبیت سے قائم کی گئی ہے۔ آخری دعا رفع فقر کی اور اس پر حجت اپنی مسکینیت سے لائی گئی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ السَّآئِلِیْنَ عَلَیْكَ
فَاِنَّ لِلسَّآئِلِ عَلَیْكَ حَقًّا، اَیُّمَا عَبْدٍ اَوْ
اَمَةٍ مِّنْ اَهْلِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَقَبَّلْتَ
دَعْوَتَهُمْ وَاسْتَجَبْتَ دُعَآءَهُمْ اَنْ تُشْرِكَنَا
فِیْ صَالِحِ مَا یَدْعُوْنَكَ فِیْهِ، وَاَنْ تُشْرِكَهُمْ
فِیْ صَالِحِ مَا یَدْعُوْنَكَ فِیْهِ، وَاَنْ تُعَافِیَنَا
وَاِیَّاهُمْ، وَاَنْ تَقَبَّلَ مِنَّا وَمِنْهُمْ، وَاَنْ
تَجَاوَزَ عَنَّا وَعَنْهُمْ. فَاِنَّنَا اٰمَنَّا بِمَآ
اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ
الشّٰهِدِیْنَ

کنز العمال عن ابی سعید الخدری

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے ہر اس حق سے مانگتا ہوں جو سائلوں کا تجھ پر ہے۔ ۱۸۱ کہ خشکی اور تری کے جس کسی بھی غلام یا باندی کی دعا تو نے قبول کی ہو تو ہمیں ان اچھی دعاؤں میں شریک کردے جو وہ تجھ سے مانگیں، اور تو انہیں ان اچھی دعاؤں میں شریک کردے جو ہم تجھ سے مانگیں اور یہ کہ تو ہمیں اور انہیں بخش دے اور تو ہماری اور ان کی دعائیں قبول کر اور یہ کہ تو ہم سے اور ان سے درگزر کر ۱۸۲ بیشک ہم ایمان لائے اس پر جو تو نے اتارا ہے اور ہم نے رسول ﷺ کی پیروی کی بس ہمیں بھی شہادت دینے والوں میں لکھ لے۔ ۱۸۳

۱۸۱ یعنی تو نے اپنے فضل و کرم سے ان کا حق اپنے اوپر قائم کرلیا ہے۔ ورنہ حقیقۃً ظاہر ہے کہ کسی مخلوق کا کوئی حق اللہ تعالیٰ کے ذمہ واجب نہیں ہوسکتا۔

۱۸۲ یعنی اپنے تمام مقبول اور مستجاب الدعاء بندوں کی دعاؤں میں ہمیں شریک کر، اور انہیں ہماری دعاؤں میں شریک کردے، اور عافیت اور مقبولیت اور معافی ہم میں ان میں مشترک رکھ۔

۱۸۳ بندہ کی سعادت کی معراج یہ ہے کہ اس کا نام حق کے مطیعوں اور مقربوں میں نہیں بلکہ صدیقوں اور شاہدوں میں لکھ لیا جائے۔ اور اسی کی تمنا بندہ بڑے ذوق وشوق سے کرتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اٰتِ مُحَمَّدَ ِۨالْوَسِيْلَةَ، وَاجْعَلْ
فِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ . وَفِي
الْاَعْلَيْنَ دَرَجَتَهٗ، وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهٗ

[illegible]

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ مِنْ عِنْدِكَ ، وَاَفِضْ عَلَيَّ
مِنْ فَضْلِكَ، وَاَسْبِغْ عَلَيَّ مِنْ رَحْمَتِكَ .
وَ اَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ [illegible]

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَ تُبْ عَلَيَّ
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

[illegible]

ترجمہ: اے اللہ محمد ﷺ کو مقام وسیلہ عنایت کر، اور آپ کی محبوبیت برگزیدہ لوگوں میں کردے اور آپ کا مرتبہ عالی لوگوں میں اور آپ کا ذکر اہل تقرب میں۔ ۱۸۴

اے اللہ مجھے اپنے ہاں سے ہدایت نصیب کر ۱۸۵ اور مجھے اپنے فضل وکرم سے مستفید کر اور مجھ پر اپنی رحمت کامل کر، اور مجھ پر اپنی برکتیں نازل کر۔

اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور میری توبہ قبول کر، تو ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا اور بڑا رحم والا ہے۔ ۱۸۶

۱۸۴ الوسیلۃ۔ جنت کا وہ مرتبہ اعلیٰ ہے جس کا وعدہ رسول اکرم ﷺ سے ہو چکا ہے اور مرتبہ پر فائز ہو کر آپ ﷺ اہل امت کی شفاعت کا اذن بھی حاصل کریں گے۔

دعا میں تعلیم اس کی مل رہی ہے کہ جو مراتب وفضائل رسول ﷺ کے واسطے موجود ہیں، اور جن کے باب میں وعدہ الٰہی کے بعد شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں، ان تک کیلئے بھی دعا خود کرنا اور اہل امت سے کرانا عین تقاضائے عبدیت ہے۔

۱۸۵ ہدایت وہی ہے جس کا صدور حق تعالیٰ کے پاس سے ہوتا ہے۔

۱۸۶ تیرا تو کام ہی توبہ قبول کرتے رہنا، اور فضل وکرم بے حساب کرتے رہنا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ تَوْفِیْقَ اَھْلِ الْھُدٰی، وَاَعْمَالَ اَھْلِ الْیَقِیْنِ، وَمُنَاصَحَۃَ اَھْلِ التَّوْبَۃِ، وَعَزْمَ اَھْلِ الصَّبْرِ، وَجِدَّ اَھْلِ الْخَشْیَۃِ وَطَلَبَ اَھْلِ الرَّغْبَۃِ، وَتَعَبُّدَ اَھْلِ الْوَرَعِ، وَعِرْفَانَ اَھْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَلْقَاکَ

[illegible]

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے توفیق مانگتا ہوں اہل ہدایت کی سی اور عمل اہل یقین کے سے اور اخلاص اہل توبہ کا سا اور ہمت اہل صبر کی سی اور کوشش اہل خوف کی سی اور طلب اہل شوق کی سی اور عبادت اہل تقویٰ کی سی اور معرفت اہل علم کی سی تا آنکہ میں تجھ سے مل جاؤں۔ ۱۸۷

۱۸۷ یعنی وقت موت تک ان میں سے کسی چیز میں خلل نہ پڑے۔ ہر ہر طبقہ کی وہ چیز مانگی ہے جو اس طبقہ میں درجہ کمال میں موجود ہے۔

توفیق اہل الھدی: انہیں پوری توفیق نہ ملی ہوتی تو یہ اہل ہدیٰ ہوتے ہی کیوں۔

اعمال اہل الیقین: عمل بہترین جبھی صادر ہوتے ہیں جب یقین پختہ ترین ہو چکتا ہے۔

مناصحۃ اہل التوبہ: اہل توبہ کا اخلاص اگر کامل نہ ہوتا تو انہیں توبہ کی توفیق ہی کیوں ہوتی۔

عزم اہل الصبر: ہمت ہی تو وہ چیز ہے جو اہل صبر سے سب کچھ برداشت کرا لیتی ہے۔

جد اہل الخشیۃ: خشیت جب پوری طرح طاری ہوگی تو انسان ہر ممکن جد و جہد کرا لے گا۔

طلب اہل الرغبۃ: اہل شوق و طلب کی طلب اور تڑپ کا کیا کہنا۔

تعبد اہل الورع: جو تقویٰ میں کمال رکھتے ہیں وہی عبادت کا بھی حق ادا کر سکتے ہیں۔

عرفان اہل العلم: جو علوم شرعیہ میں جتنا زیادہ مستغرق ہوگا اسی نسبت سے اس کی معرفت بھی کامل ہوگی۔ ملاحظہ ہو حاشیہ ۲۵۰

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ
عَنْ مَعَاصِیْكَ حَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ
عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ، وَحَتّٰی اُنَا
صِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰی
اُخْلِصَ لَكَ النَّصِیْحَةَ حَیَآءً مِّنْكَ،
وَحَتّٰی اَتَوَكَّلَ عَلَیْكَ فِی الْاُمُوْرِ
كُلِّهَا، وَحُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ
النُّوْرِ اَللّٰهُمَّ لَا تُهْلِكْنَا فُجَاءَةً وَّلَا تَاْخُذْنَا
بَغْتَةً وَّلَا تُغْفِلْنَا عَنْ حَقٍّ وَّلَا وَصِیَّةٍ

الحزب الاعظم ـ قادری

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے وہ خوف مانگتا ہوں۔ جو مجھے تیری نافرمانیوں سے روک دے تاکہ میں تیری طاعت کے ایسے عمل کروں جس سے میں تیری خوشنودی کا مستحق ہو جاؤں اور تاکہ میں تجھ سے ڈر کر تیرے سامنے خالص توبہ کروں، اور تاکہ تجھ سے شرما کر تیرے روبرو خلوص کو صاف کروں اور تاکہ کل کاموں میں تجھ پر بھروسہ کروں۔ ۱۸۸ اور تیرے ساتھ گمان نیک کو طلب کرتا ہوں، پاک ہے اے نور کے پیدا کرنے والے
۱۸۹ اے اللہ ہم کو ناگہاں ہلاک نہ کرنا اور نہ ہم کو اچانک پکڑنا اور نہ ہمیں کسی حق و وصیت کی طرف سے غفلت میں رکھنا۔ ۱۹۰

۱۸۸ اللہ سے اتنا خوف کہ جتنا اس کا حق ہے کہاں بندۂ بیچارہ رکھ سکتا ہے اور برداشت کر سکتا ہے؟ خوف کا درجہ کافی اس کے لئے صرف اتنا ہے کہ ان گناہوں سے روک ہو جائے، اور طاعت کی جانب رغبت پیدا ہو جائے باقی تمام مطلوبات اسی کے ثمرات ہوں گے۔
۱۸۹ حق تعالیٰ خالق نور ہے، جس طرح اور ہر چیز کا بھی خالق ہے، بذات خود نہ جوہر ہے نہ عرض نہ اس معنی میں نور جس میں مجوس وغیرہ گمراہ قوموں نے سمجھ رکھا ہے۔
۱۹۰ (کہ کسی کے حق یا وصیت کا اشتاف اسلام میں ایک شدید معصیت ہے)

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ ، اَللّٰهُمَّ
ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ، وَاجْعَلْهُ
لِیْ اِمَامًا وَّ نُوْرًا وَّ هُدًی وَّرَحْمَةً ، اَللّٰهُمَّ
ذَكِّرْنِیْ مِنْهُ مَا نَسِیْتُ . وَ عَلِّمْنِیْ مِنْهُ
مَا جَهِلْتُ ، وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ الَّیْلِ
وَ اٰنَآءَ النَّهَارِ ، وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَّا رَبَّ
الْعٰلَمِیْنَ ابن تاجر، دیلمی

ترجمہ: اے اللہ میری قبر میں وحشت کی جگہ انس پیدا کر دینا۔ ۱۹۱
اے اللہ مجھ پر قرآن عظیم کے طفیل میں رحم کرنا اور اسے میرے
حق میں رہبر اور نور اور ہدایت اور رحمت بنا دینا۔ اے اللہ میں
اس میں سے جو کچھ بھول گیا ہوں وہ مجھے یاد کرا دے اور اس
میں سے جو کچھ میں نہ جانتا ہوں وہ مجھے سکھا دے اور مجھے اس کی
تلاوت دن اور رات کے اوقات میں نصیب کرا اور اسے میرے
لئے حجت بنا دے اے پروردگار عالم۔ ۱۹۲

۱۹۱ قبر ایسا مقام ہے جس سے انسان کو اس عالم ناسوت میں وحشت ہونا
امر طبعی ہے، یہاں بندہ کی زبان سے دعا اس کی کرائی جا رہی ہے کہ
وہ وحشت انس میں تبدیل ہو جائے۔

۱۹۲ قرآن کے درجات فضائل و برکات سب ان دعاؤں سے بالکل
ظاہر ہیں۔

واجعلہ لی حجۃ: یعنی دنیا و آخرت میں میری دلیل
میرا سہارا اسی کی بنا پر میں یہاں بھی قائم رہوں اور وہاں بھی۔

اَللّٰھُمَّ اَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ
اَمَتِكَ ، نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ ، اَتَقَلَّبُ فِيْ
قَبْضَتِكَ، وَاُصَدِّقُ بِلِقَائِكَ. وَاُوْمِنُ
بِوَعْدِكَ، اَمَرْتَنِيْ فَعَصَيْتُ وَنَهَيْتَنِيْ
فَاَتَيْتُ ، هٰذَا مَكَانُ الْعَائِذِبِكَ مِنَ
النَّارِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ، ظَلَمْتُ
نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّآ اَنْتَ [illegible]

اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى،
وَبِكَ الْمُسْتَغَاثُ، وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ،
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ [illegible]

ترجمہ: اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور بیٹا ہوں تیرے بندہ اور بندی کا ہمہ تن تیری ہی مٹھی میں ہوں۔ ۱۹۳ تیرے قبضہ میں چلتا پھرتا ہوں۔ تیرے ہی ملنے کی تصدیق کرتا ہوں اور تیرے وعدہ پر یقین رکھتا ہوں تو نے مجھے حکم دیا لیکن میں نے نافرمانی کی اور تو نے مجھے روکا لیکن میں کر گزرا۔ یہ جگہ دوزخ سے پناہ لینے

کی تیرے ذریعے سے کوئی معبود نہیں ہے سوا تیرے تو پاک ہے میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، تو مجھے بخش دے بیشک کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا بجز تیرے۔ ۱۹۴

اے اللہ تجھی کو ہر تعریف سزاوار ہے اور تجھی سے شکایت چاہئے اور تجھی سے فریاد چاہئے اور تجھی سے مدد طلب کئے جانے کے قابل ہے۔ ۱۹۵ اور نہ کوئی بچاؤ ہے اور نہ کوئی قوت ہے بجز اللہ کی طرف کے۔ ۱۹۶

۱۹۳ لفظی معنی "میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے" مراد نہیں۔ بلکہ عربی محاورہ میں اس سے مراد تمام تر کسی کے اختیار و قبضہ میں ہونا ہوتا ہے۔
الی ..... امتک: کمال عجز و تذلل و انکسار کے اظہار کیلئے ہے کہ میں خود تو کیا جنہوں نے بظاہر اسباب مجھے پیدا کیا ہے اور وہ سب تیرے ہی بندے ہیں۔ ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۱۴۳

۱۹۴ حضرت آدم کی دعائے قرآنی بھی اس موقع پر یاد کرلی جائے۔
ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخسرین۔
نتیجہ یہ نکلا کہ از حضرت آدم تا ایں دم، بڑے بڑے کاملین و مقربین کیلئے بھی کھلی ہوئی راہ یہی اعتراف ذنوب و استغفار کی ہے۔

۱۹۵ یعنی ہر مدح و وصف کا سزاوار بھی تو ہی ہے اور ہر قسم کی شکایت و فریاد کا مخاطب بننے کے بھی تو، اور ہر درخواست کا اہل بھی تو ہی اکیلا۔

۱۹۶ گناہوں سے بچاؤ اور طاعت کی طرف لانا صرف تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ
وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْكَ، لَآ اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ، اَنْتَ كَمَا
اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ
مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نُزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نُضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ
يُظْلَمَ عَلَيْنَا، اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا،
اَوْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ، اَعُوْذُ بِنُوْرِ
وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الَّذِيْٓ اَضَآءَتْ لَهُ
السَّمٰوٰتُ وَاَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ
عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَنْ تُحِلَّ
عَلَيَّ غَضَبَكَ وَتُنْزِلَ عَلَيَّ سَخَطَكَ، وَ
لَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى، وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِكَ، اَللّٰهُمَّ وَاقِيَةً كَوَاقِيَةِ الْوَلِيْدِ،
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْاَعْمَيَيْنِ
السَّيْلِ وَالْبَعِيْرِ الصَّئُوْلِ

ترجمہ: اے اللہ میں تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں تیری ناخوشی سے اور
تیری عفو کی پناہ میں تیرے عذاب سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں
خود تجھ سے۔ میں تیری تعریف پوری طرح کر ہی نہیں سکتا ہوں تو
اسی تعریف کے لائق ہے، جو تو نے خود اپنی ذات کی کی ہے۔
۱۹۷ اے اللہ ہم تیری پناہ میں آتے ہیں اس سے کہ ہم کہیں
ڈگ جائیں یا کسی کو ڈگائیں، یا ہم کسی کو گمراہ کریں یا ہم کسی پر
ظلم کریں یا کوئی ہم پر ظلم کرے، یا ہم جہالت کریں یا کوئی ہم
سے جہالت کرے یا میں گمراہ ہوں یا کوئی مجھے گمراہ کرے، میں
تیری ذات گرامی کے نور کی پناہ میں آتا ہوں جس نے آسمانوں
کو روشن کر رکھا ہے، اور اس سے ظلمتیں چمک اٹھی ہیں۔ اور اس
سے دنیا اور آخرت کے کام درست ہیں۔ ۱۹۸ (پناہ) اس
امر سے کہ تو مجھ پر اپنا غصہ اتارے اور تو مجھ پر اپنی ناخوشی نازل
کرے اور حق ہے کہ تو ہی منایا جائے یہاں تک کہ تو راضی
ہو جائے، اور نہ کوئی بچاؤ (گناہ سے) ہے، اور نہ کوئی طاقت
(عبادت کی) ہے مگر تیری ہی مدد سے اے اللہ میں نگہبانی چاہتا
ہوں بچہ کی سی نگہبانی۔ ۱۹۹ اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا
ہوں دو اندھی برائیوں یعنی سیلاب اور حملہ آور اونٹ سے۔ ۲۰۰

۹۷ بڑے بڑے عارفین نے بھی آخر میں تھک کر اور ہار کر یہی کہا ہے کہ
جو تیری حمد و ثنا کا حق ہے وہ ہم نہیں ادا کر سکتے۔ وہ تو بس تو ہی اپنے
کلام سے کر سکتا ہے۔

اے بروں از وہم وقال وقیل من
خاک برفرق من وتمثیل من

ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۱۲۷

۹۸ یعنی تیرا نور ذات ہی دنیا اور آخرت کے سارے امور کو سنبھالے
ہوئے ہے۔

اشرقت لہ الظلمات: یعنی اگر وہ نور نہ ہوتا تو آج جو
روشنیاں نظر آ رہی ہیں، یہ سب تاریکیاں ہی رہتیں۔

۹۹ یعنی جس طرح شفیق ماں بچہ کو اپنی آنکھ سے ایک لمحہ کیلئے نہیں اوجھل
ہونے دیتی اور ہر وقت اس کی نگہبانی اور نگرانی میں لگی رہتی ہے، یہ
بندہ حق تعالیٰ سے ایسی ہی نگہبانی ہر ہر جزیہ میں چاہتا ہے۔

۱۰۰ عرب میں ناگہانی مصیبت کیلئے بطور مثال کے ان دو چیزوں کا نام لیا
جاتا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ

نَحْمَدُكَ يَا خَيْرَ مَأْمُوْلٍ وَّاَكْرَمَ مَسْئُوْلٍ عَلٰى
مَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْمُنَاجَاةِ الْمَقْبُوْلِ مِنْ قُرُبَاتٍ
عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُوْلِ فَصَلِّ عَلَيْهِ مَا
اخْتَلَفَ الدَّبُوْرُ وَ الْقَبُوْلُ وَ انْشَعَبَتِ
الْفُرُوْعُ مِنَ الْاُصُوْلِ ثُمَّ نَسْئَلُكَ بِمَا
سَنَقُوْلُ وَ مِنَّا السُّؤَالُ وَمِنْكَ الْقَبُوْلُ

ترجمہ: اے ان سب سے بہتر جن سے امید قائم کی جا سکتی ہے اور اے ان سب سے کریم تر جن سے کچھ طلب کیا جا سکے، ہم تیری حمد کرتے ہیں کہ تو نے ہمیں مناجات مقبول سکھائی جو اللہ کے ہاں موجب قربت ہے اور رسول اللہ ﷺ کی دعائیں سکھائیں، تو (اے اللہ) ان (رسول) پر رحمت کامل نازل فرما جب تک کہ پچھو اور پروا ہوائیں چلتی رہیں، اور جڑوں سے شاخیں پھوٹتی رہیں۔ اس کے بعد ہم تجھ سے وہ طلب کرتے ہیں جو ابھی (آگے) عرض کرتے ہیں، ہمارا کام طلب کرنا ہے اور تیرا کام عطا کرنا[1]

[1] دعائیں جس جامعیت اور تاثیر کی ہیں وہ تو اگلے صفحات سے ظاہر ہی ہوں گی۔ خود یہ دیباچہ بھی اسی شان کا ہے۔ دعائیں تو خیر اللہ اور رسول ﷺ کی بتلائی ہوئی ہیں لیکن یہ دیباچہ تو محض ایک محبوب امتی یا مقبول بندہ کے قلم سے ہے۔

نحمدک..... الرسول: دیباچہ میں بجز اس کے اور ہے کیا اور ہونا چاہئے بھی کیا کہ پہلے سب سے بڑے دینے والے اور دلوانے والے کی مدح و توصیف۔

فصل..... الاصول: پھر اس عبد کامل کا ذکر خیر اور ان کے حق میں رحمت ابدی کی دعا جو اس دینے اور دلوانے کے کاروبار میں سب سے بڑا ذریعہ اور واسطہ ہے۔

ثم..... القبول: اور اس کے مابعد عرض مدعا کہ اے کریم و غنی داتا لے بس اب تیرے در پر یہ گدا سوال کرنے اور صدا لگانے ہی کو ہے۔ دینے والے اور بخشنے والے کو تو کسی تیاری کی ضرورت نہیں، وہ تو ہمہ وقت اور ہر جہتی تیاری رکھتا ہی ہے لیکن اس مختصر سے بلیغ دیباچہ نے مانگنے والے اور لینے والے کی روح کو کیسا تر و تازہ کر دیا اور اس کے قالب میں ہمت و مستعدی کی کیسی روح پھونک دی۔

ما اختلف الدبور..... الاصول: یعنی جب تک یہ دنیا اور کارخانہ کا وقت قائم ہے۔ عربی محاورہ میں یہ فقرہ اردو کی "رہتی دنیا تک" کے مرادف ہے۔

اعوذ بالله من الشیطان الرجیم

چھٹی منزل بروز جمعرات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيِّكَ وَ
اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ وَ مُوْسٰى نَجِيِّكَ وَ
عِيْسٰى رُوْحِكَ وَ كَلِمَتِكَ، وَ بِكَلَامِ
مُوْسٰى وَ اِنْجِيْلِ عِيْسٰى وَ زَبُوْرِ دَاوٗدَ
وَ فُرْقَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَ بِكُلِّ وَحْيٍ اَوْحَيْتَهٗ اَوْ قَضَاءٍ
قَضَيْتَهٗ اَوْ سَائِلٍ اَعْطَيْتَهٗ اَوْ فَقِيْرٍ
اَغْنَيْتَهٗ اَوْ غَنِيٍّ اَفْقَرْتَهٗ اَوْ ضَالٍّ هَدَيْتَهٗ

وَ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ وَضَعْتَهٗ عَلَى
الْاَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ، وَ عَلَى السَّمٰوٰتِ
فَاسْتَقَلَّتْ وَ عَلَى الْجِبَالِ فَرَسَتْ، وَ
اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِی اسْتَقَرَّ بِهٖ
عَرْشُكَ، وَ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ
الْمُطَهَّرِ الْمُنَزَّلِ فِیْ كِتَابِكَ مِنْ لَّدُنْكَ،
وَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ وَضَعْتَهٗ عَلَى النَّهَارِ
فَاسْتَنَارَ وَ عَلَى اللَّيْلِ فَاَظْلَمَ، وَبِعَظَمَتِكَ
وَ كِبْرِيَائِكَ وَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تَرْزُقَنِیَ
الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ وَ تَخْلِطَهٗ بِلَحْمِیْ وَ دَمِیْ
وَ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ، وَ تَسْتَعْمِلَ بِهٖ
جَسَدِیْ بِحَوْلِكَ وَ قُوَّتِكَ، فَاِنَّهٗ لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ. اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْمِنَّا مَكْرَكَ،
وَلَا تُنْسِنَا ذِكْرَكَ وَ لَا تَهْتِكْ عَنَّا سِتْرَكَ
وَ لَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْغٰفِلِيْنَ

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں بطفیل محمد ﷺ کے جو
میرے نبی ہیں اور بطفیل ابراہیم علیہ السلام کے جو تیرے خلیل ہیں
اور بطفیل موسیٰ علیہ السلام کے جو تیرے کلیم ہیں اور بطفیل عیسیٰ علیہ
السلام جو روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں اور بطفیل کلام حضرت موسیٰ علیہ
السلام کے اور انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور زبور حضرت داؤد
فرقان حضرت محمد ﷺ کے اور بطفیل ہر وحی کے جسے تو نے بھیجا ہو یا
ہر حکم (تکوینی) کے جسے تو نے جاری کیا ہو اور بطفیل ہر سائل کے
جس کو تو نے دیا ہو اور بطفیل ہر محتاج کے جس کو تو نے تونگر کیا ہو اور بہ
طفیل ہر تونگر کے جسے تو نے محتاج کر دیا ہو اور ہر گمراہ کے جسے تو نے
ہدایت دیدی ہو اور میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں بطفیل تیرے
اس اسم کے جس کو تو نے زمین پر رکھا اور وہ ٹھہر گئی اور آسمانوں پر رکھا
تو وہ قرار پکڑ گئے اور پہاڑوں پر رکھا تو وہ جم گئے اور درخواست کرتا
ہوں میں تجھ سے بطفیل اس اسم کے جس سے تیرا عرش ٹھہرا ہوا
ہے۔ ۱؎ اور درخواست کرتا ہوں میں تجھ سے بطفیل اس اسم کے
کہ وہ پاک ہے اور ستھرا ہے اور تیری کتاب میں تیرے پاس سے
نازل ہوا ہے اور بطفیل تیرے اس اسم کے جسے تو نے دن پر رکھا تو وہ
روشن ہو گیا اور رات پر رکھا تو وہ اندھیری ہو گئی۔ ۲؎ اور بطفیل
تیری عظمت اور تیری بڑائی کے اور بطفیل تیرے نور ذات کے کہ تو
مجھے قرآن عظیم نصیب کرے اور اسے میرے گوشت میں اور میرے
خون میں اور میری شنوائی میں اور میری بینائی میں پیوست کر دے
اور اس پر اپنی قدرت و قوت سے میرے جسم کو عامل بنا دے۔ ۳؎
بے شک کوئی بچاؤ (معصیت سے) ہے اور نہ کوئی قوت (طاعت
کی) ہے مگر تیرے ذریعہ سے ۴؎ اے اللہ تو ہمیں اپنی خفیہ گرفت کی
طرف سے بے فکر نہ کر دے اور نہ ہمیں اپنی یاد سے غافل ہونے
دے اور نہ ہماری پردہ دری کر اور نہ ہمیں غافلوں میں سے کر۔ ۵؎

۱؎ اسم سے مراد جیسا کہ اوپر حاشیہ میں گزر چکا ہے صفت ہوتی ہے اور یہ صفات
الٰہی ہی کے ظہور و تجلی کا نتیجہ ہے کہ عالم تدبیر میں یہ سارا انتظام پیدا ہو گیا ہے
اور عرش و سماء و زمین اور پہاڑ سب اپنے اپنے کام میں لگ گئے ہیں۔
۲؎ انہی صفات ہی کی شان ظہور ہے جس نے دن کو دن اور رات کو رات بنا رکھا ہے۔
۳؎ یعنی قرآن مجید کی عظمت اور اس کے احکام میری روح اور پوست سب
میں حلول کر جائیں، میں دیکھوں تو قرآن ہی کی آنکھ سے، سنوں تو قرآن ہی
کے کان سے، سوچوں تو قرآن ہی کے دماغ سے، کوئی عمل کروں تو قرآن ہی کی
قوت سے، ہر طرح پر اور ہر طرف سے قرآن ہی میری زندگی پر چھا جائے۔
۴؎ یعنی بس تو ہی چاہے تو ہمیں گناہوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے اور تو ہی چاہے تو
ہمیں طاعتوں پر آمادہ کر سکتا ہے، اسباب و طلب ترک و معصیت و ادائے
طاعت کی ساری طاقتیں بس تیرے ہی ہاتھ میں ہیں۔
۵؎ یعنی ایسا نہ ہو کہ تیری گرفتیں جو خفیہ ہوا کرتی ہیں ان کی طرف سے ہمارے
دل میں بے پروائی آ جائے تو ہمیشہ ان سے خائف اور ان کی طرف سے
تردد رکھ، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم تیری یاد ہی کو بھلا دیں، تو ہمیشہ ہماری ستاری
اور پردہ پوشی کرتا رہ اور ہمیں غفلت کا شکار نہ ہونے دے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ تَعْجِیْلَ عَافِیَتِكَ ، وَ دَفْعَ بَلَآئِكَ وَخُرُوْجًا مِّنَ الدُّنْیَآ اِلٰی رَحْمَتِكَ یَامَنْ یَّكْفِیْ عَنْ كُلِّ اَحَدٍ، وَلَا یَكْفِیْ مِنْهُ اَحَدٌ. یَآ اَحَدَ مَنْ لَّآ اَحَدَلَهٗ. وَیَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَلَهٗ، اِنْقَطَعَ الرَّجَآءُ اِلَّا مِنْكَ. نَجِّنِیْ مِمَّآ اَنَا فِیْهِ وَ اَعِنِّیْ عَلٰی مَآ اَنَا عَلَیْهِ مِمَّا نَزَلَ بِیْ. بِجَاهِ وَجْهِكَ الْكَرِیْمِ، وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَلَیْكَ اٰمِیْنَ

[illegible]

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں عافیت عاجل کی اور دفع بلا کی اور دنیا سے تیری رحمت کی جانب منتقل ہونے کی۔ ۶ ؎ اے وہ کہ کافی ہے سب کے عوض اور کوئی بھی کافی نہیں اس کے عوض، اے کس بیکسوں کے، اے سہارے بے سہاروں کے، امیدیں منقطع ہو چکی ہیں مگر تجھ سے مجھے نجات دے اس حال سے جس میں کہ میں ہوں اور جو بلا کہ نازل ہو چکی ہے اس کے مقابلہ میں میری مدد کر صدقہ اپنی ذات پاک کا اور محمد (ﷺ) کے اس حق کے طفیل میں جو تجھ پر ہے۔ آمین۔ ۷ ؎

۶ ؎ یعنی جب موت کا وقت آئے تو ہم تیری آغوش رحمت ہی میں جائیں۔

اسالک تعجیل عافیتک: یعنی دنیا میں جب تک رہوں، تو میرے حق میں عافیت برابر نازل کرتا رہ۔

بحق محمد علیک: یعنی محمد ﷺ کے جو حق تو نے اپنے اوپر وعدہ کے موجب لازم کر لئے ہیں

۷ ؎ یامن...... احد: جو شخص کسی ابتلاء تکوینی (مرض، فقر وغیرہ) میں مبتلا ہو اسے جو سہارا اللہ دے سکتا ہے وہ کسی مخلوق سے بھی ممکن نہیں۔

بحق محمدٌ علیک: یعنی محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو حق تو نے اپنے اوپر وعدہ کے موجب لازم کر لئے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِکَ الَّتِیْ لَا
تَنَامُ. وَاکْنُفْنِیْ بِرُکْنِکَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ.
وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِکَ عَلَیَّ. فَلَا اَھْلِکُ
وَاَنْتَ رَجَآئِیْ. فَکَمْ مِنْ نِعْمَۃٍ اَنْعَمْتَ
بِھَا عَلَیَّ قَلَّ لَکَ بِھَا شُکْرِیْ. وَکَمْ مِنْ
بَلِیَّۃٍ ابْتَلَیْتَنِیْ بِھَا قَلَّ لَکَ بِھَا صَبْرِیْ
فَیَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِہٖ شُکْرِیْ فَلَمْ
یَحْرِمْنِیْ. وَیَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِیَّتِہٖ صَبْرِیْ
فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ. وَیَا مَنْ رَاٰنِیْ عَلَی الْخَطَایَا
فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ

کنز العمال

ترجمہ: اے اللہ میری نگہبانی کر اپنی اس آنکھ سے جو کبھی سوتی نہیں اور
مجھے اپنی اس قوت کی آڑ میں لے لے جس کے پاس کوئی نہیں
پھٹک سکتا اور مجھ پر اپنی اس قدرت سے رحم کر جو تجھ کو مجھ پر
حاصل ہے تاکہ میں ہلاک نہ ہوں، اور تو ہی میری امید گاہ ہے
کتنی ہی نعمتیں تو نے مجھے دیں اور میرا ان کیلئے شکر کم ہی رہا اور
کتنی مصیبتیں ہیں جن میں تو نے مجھے مبتلا کیا۔ اور میرا صبر ان پر
کم ہی رہا۔ ۸؎ پس اے وہ کہ اس کی نعمت کے وقت میرا
شکر کم رہا، پھر بھی مجھے محروم نہ کیا، اور اے وہ کہ اس کی ابتلاء کے
وقت میرا صبر کم رہا پھر بھی اس نے میرا ساتھ نہ چھوڑا، اور اے
وہ کہ مجھے گناہوں پر دیکھا پھر بھی مجھے فضیحت نہ کیا۔ ۹؎

۸؎ یعنی نہ عیش میں میں نے حق شکر نعمت ادا کیا، اور نہ غم میں میں نے صبر
ہی کا ثبوت دیا۔

بعینک التی لاتنام: یعنی تیری ہی آنکھ ایسی ہے جس کا
جھپک جانا ممکن نہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ مجھے ہر لمحہ اور ہر آن اپنی
حفاظت میں لئے رہ۔

۹؎ (تو ایسے ہی فضل و کرم کی دستگیری سے آئندہ بھی مجھے امیدیں ہی ہیں)

يَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِيْ لَا يَنْقَضِيْ اَبَدًا،
وَيَا ذَا النَّعْمَاۤءِ الَّتِيْ لَا تُحْصٰى اَبَدًا، اَسْاَلُكَ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ،
وَبِكَ اَدْرَاُ فِيْ نُحُوْرِ الْاَعْدَاۤءِ وَالْجَبَابِرَةِ

[illegible]

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى دِيْنِيْ بِالدُّنْيَا، وَعَلٰى
اٰخِرَتِيْ بِالتَّقْوٰى، وَاحْفَظْنِيْ فِيْمَا غِبْتُ
عَنْهُ، وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ فِيْمَا حَضَرْتُهُ،
يَا مَنْ لَا تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ وَلَا تَنْقُصُهُ
الْمَغْفِرَةُ، هَبْ لِيْ مَا لَا يَنْقُصُكَ وَ
اغْفِرْ لِيْ مَا لَا يَضُرُّكَ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ
اَسْاَلُكَ فَرَجًا قَرِيْبًا، وَّصَبْرًا جَمِيْلًا وَّ
رِزْقًا وَّاسِعًا وَّالْعَافِيَةَ مِنْ جَمِيْعِ الْبَلَاۤءِ،
وَاَسْاَلُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ، وَاَسْاَلُكَ دَوَامَ
الْعَافِيَةِ، وَاَسْاَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ،
وَاَسْاَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ، وَلَا حَوْلَ وَ
لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ [illegible]

ترجمہ: اے ایسے احسان والے جس کا احسان کبھی ختم نہ ہو، اور ایسے
نعمتوں والے کہ جس کی نعمتیں کبھی شمار نہ ہو سکیں میں تجھ سے
درخواست کرتا ہوں کہ تو حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ
کی آل پر رحمتِ کاملہ نازل کر، میں تیرے ہی زور پر بھڑ جاتا
ہوں دشمنوں اور زور آوروں کے مقابلہ میں۔ الٰہی
اے اللہ میرے دین پر مددگار دنیا کو بنا دے اور میری آخرت پر
مددگار تقویٰ کو کر دے۔ الٰہی اور تو ہی محافظ رہ میری ان چیزوں
کا جو آنکھوں سے دور ہیں اور ان چیزوں میں جو میرے پیش نظر
ہیں تو مجھے میرے نفس کے حوالہ نہ کر، اے وہ کہ نہ اسے گناہ
نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ اس کے ہاں مغفرت کوئی کمی کرتی

ہے۔ ۲۱۲ مجھے وہ چیز دے جو تیرے ہاں کی نہیں کرتی معاف کر دے مجھے وہ چیز کہ تجھے نقصان نہیں پہنچاتی تو بیشک تو ہی بڑا دینے والا ہے۔ ۲۱۳ میں درخواست کرتا ہوں تجھ سے فوری کشائش کی اور صبر جمیل کی ۲۱۴ اور رزق وسیع کی اور جملہ بلاؤں سے امن کی، اور میں مانگتا ہوں تجھ سے پورا عافیت اور مانگتا ہوں تجھ سے اس عافیت کا دوام ۲۱۵ اور مانگتا ہوں تجھ سے اس عافیت پر توفیق شکر اور مانگتا ہوں تجھ سے مخلوق کی طرف سے بے احتیاجی، اور نہ کوئی بچاؤ ہے (گناہوں سے) اور نہ کوئی قوت ہے (طاعت کی) بجز اللہ بزرگ و برتر کے ذریعہ کے۔

۲۱۰ اس آخری دعویٰ کی صحت پر تاریخی مثالیں مطلوب ہوں تو صحابہ کرام کے مفصل حالات کا مطالعہ کر لیا جائے۔ ان میں سے ایک ایک، بلا کی قوت و شجاعت رکھتا تھا اور یہ سارا زور اسی توکل و اعتماد علی اللہ نے پیدا کیا تھا۔

ال محمد: آل کی تشریح خود رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ آچکی ہے کہ جو کوئی میرے طریقہ پر چلے وہ میری آل میں سے ہے۔

۲۱۱ یعنی میری دنیا دین کے کام آئے، اور میں میرا تقویٰ میرے آگے آجائے۔

۲۱۲ یعنی اگر ساری دنیا بھی گناہوں اور نافرمانیوں میں غرق ہو جائے تو تیرا ذرہ بھر بھی ضرر نہیں اور اگر تو سب کی مغفرت کر دے تو تیرے خزانہ میں شمہ بھر بھی کمی نہیں ہو سکتی۔

۲۱۳ یعنی اپنی مغفرت سے مجھے نواز ان اور میرے گناہوں سے خواہ وہ کتنے ہی ہوں، درگزر فرما

۲۱۴ دونوں لفظوں کے لانے میں نکتہ یہ ہے کہ میں درخواست تو تجھ سے کشائش ہی کی کرتا ہوں، ہر بلا سے بچنے ہی کی کرتا ہوں، لیکن اگر تیری حکمت ابتلا ہی کی مقتضی ہو تو پھر مجھے صبر پسندیدہ کی توفیق عطا ہو۔

۲۱۵ یعنی عافیت کامل بھی ہو اور عافیت دائم بھی ہو۔

اللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيرَتِي خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِي وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِي صَالِحَةً، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ ضَالٍّ وَلَا مُضِلٍّ ترمذی عن عمرؓ

اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الْمُنْتَخَبِينَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ الْوَفْدِ الْمُتَقَبَّلِينَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ نَفْسًا بِكَ مُطْمَئِنَّةً، تُؤْمِنُ بِلِقَائِكَ وَتَرْضَى بِقَضَائِكَ وَتَقْنَعُ بِعَطَائِكَ

کنز العمال عن ابی امامہؓ

ترجمہ: اے اللہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر کردے اور میرے ظاہر کو صالح بنادے اے اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں ان اچھی چیزوں کی جو تو لوگوں کو دیتا ہے مال ہو یا بیوی بچے، میں نہ گمراہ ہوں نہ گمراہ کرنے والا ہوں۔ ۲۱۶

اے اللہ ہمیں منتخب بندوں میں سے کرلے جن کے چہرے اور اعضاء روشن ہوں گے اور جو مقبول مہمان ہوں گے، اے اللہ میں تجھ سے ایسا نفس مانگتا ہوں جو تجھ پر اطمینان رکھے اور تیرے ملنے کا یقین رکھے اور تیری مشیت پر راضی رہے، اور تیرے عطیہ پر قناعت رکھے۔ ۲۱۷

۲۱۶ لاادری وحشری، گمراہی کے ہر شعبہ اور ہر شائبہ سے بچا۔

اللھم اجعل ...... صالحۃ: یعنی صالح دیکھ تو میرے تمام اعمال ظاہری بھی ہوجائیں، لیکن سیرت باطنی کا درجہ صالحیت میں ظاہر سے بھی بڑھ چڑھ کر رہے۔

اللھم انی...... والاھل: عمل صالح اور اہل صالح واولاد صالح کی تمنا ممنوعات ومکروہات میں سے نہیں اور نہ کسی درجہ مقبولیت کے منافی (جیسا کہ جاہل مشائخ نے فرض کر رکھا ہے) بلکہ عین مقربات میں داخل۔

۲۱۷ یعنی عقائد، اخلاق، سیرت وکردار کے ہر اعتبار سے مومن کامل ہو۔

الغر المحجلین: وہ جن کے چہرے اور اعضاء آخرت میں روشن اور چمکدار ہوں گے۔

الوفد المتقبلین: یعنی وہ جن کی میزبانی جنت میں کی جائے گی اور جنتیوں کی میزبانی جیسی ہوگی ظاہر ہی ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا مَعَ دَوَامِكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ مَشِيْئَتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا يُرِيْدُ قَائِلُهٗ اِلَّا رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا عِنْدَ كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَّتَنَفُّسِ كُلِّ نَفْسٍ، اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقَلْبِيْ اِلٰى دِيْنِكَ، وَاحْفَظْ مِنْ وَّرَائِنَا بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِيْ اَنْ اَزِلَّ وَاهْدِنِيْ اَنْ اَضِلَّ

(کنزالعمال عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: اے اللہ حمد تیرے ہی لئے ہے ایسی حمد کہ تیری ہمیشگی کے ساتھ وہ بھی ہمیشہ رہے، اور تیرے ہی لئے حمد ہے ایسی حمد کہ تیرے دوام کے ساتھ وہ بھی دائم رہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے ایسی حمد کہ اس کی انتہا تیری مشیت کے ادھر نہیں، اور تیرے ہی لئے حمد ہے ایسی حمد کہ اس کے قائل کا مقصود تمامتر تیری ہی خوشنودی ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے ایسی حمد جو ہر پلک جھپکانے اور ہر سانس لینے کے ساتھ ہو۔ ۲۱۸

۲۱۸ یعنی تیری حمد ہر جزئی ہو اور وقتی ہو، بلا شرکت خالصۃً تیرے ہی لئے ہو، بے حد و نہایت ہو۔

لا منتہی لہ دون مشیتک: یعنی تیری مشیت ہی اسکی انتہا کر دے تو اور بات ہے ورنہ میں اپنی طرف سے تو اسکی کوئی انتہا ہی نہ ہونے دوں۔

اَللّٰهُمَّ كَمَا حُلْتَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ قَلْبِيْ فَحُلْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ الشَّيْطَانِ وَ عَمَلِهٖ، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَ لَا تَحْرِمْنَا رِزْقَكَ، وَ بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا، وَاجْعَلْ غِنَاءَنَا فِيْ اَنْفُسِنَا، وَاجْعَلْ رَغْبَتَنَا فِيْمَا عِنْدَكَ

اخرجہ الحاکم، المتقی کنز العمال عن ابن عباس

ترجمہ: اے اللہ میرے دل کو اپنے دین کی طرف متوجہ کر دے اور ہماری حفاظت ادھر ادھر سے رکھ اپنی رحمت کے ساتھ اے اللہ مجھے ثابت قدم رکھ کہیں ڈگ نہ جاؤں اور مجھے ہدایت پر رکھ کہ کہیں گمراہ نہ ہو جاؤں، اے اللہ تو جس طرح حائل ہے مجھ میں اور میرے دل میں تو حائل رہ مجھ میں اور شیطان اور اس کے کام میں۔ ۲۱۹
اے اللہ ہمیں اپنا فضل نصیب کر اور ہمیں اپنے رزق سے محروم نہ رکھ اور جو رزق تو نے ہمیں دیا ہے، اس میں برکت دے اور ہمارے دلوں کو غنی کر دے اور جو کچھ تیرے پاس ہے، اس کی طرف ہمیں رغبت دیدے۔ ۲۲۰

۲۱۹ یعنی جس طرح تو اپنی کسی مصلحت تکوینی سے میرے اور میری خواہشوں اور ارادوں کے درمیان حائل ہو جاتا ہے تو میری عرض یہ ہے کہ تو میرے اور شیطان کے درمیان حائل ہو جایا کر، تا کہ میں کوئی معصیت کر ہی نہ سکوں، اور ہمیشہ تیری طاعت اور اطاعت میں لگا رہوں۔

۲۲۰ یعنی ہم شوق و رغبت کے ساتھ تیرے اجر و ثواب کی طرف لپکیں۔
واجعل غناء نافی انفسنا: یعنی ہمارے دلوں سے ہوس ہی کو مٹا دے۔ یہ دعا بڑی کلیدی دعاؤں میں سے ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِمَّنْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ
فَكَفَيْتَهٗ ، وَاسْتَهْدَاكَ فَهَدَيْتَهٗ
وَاسْتَنْصَرَكَ فَنَصَرْتَهٗ (کنزالعمال عن علیؓ)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِىْ خَشْيَتَكَ
وَ ذِكْرَكَ ، وَاجْعَلْ هِمَّتِىْ وَ هَوَاىَ فِيْمَا
تُحِبُّ وَتَرْضٰى ، اَللّٰهُمَّ وَمَا ابْتَلَيْتَنِىْ
بِهٖ مِنْ رَخَاءٍ وَّ شِدَّةٍ فَمَسِّكْنِىْ بِسُنَّةِ
الْحَقِّ وَ شَرِيْعَةِ الْاِسْلَامِ (ابن عساکر عن الخ)

ترجمہ: اے اللہ مجھے ان لوگوں میں کردے جنہوں نے تجھ پر توکل کیا
پس تو ان کیلئے کافی ہو گیا اور انہوں نے تجھ سے ہدایت چاہی
ہے تو نے انہیں ہدایت دیدی اور انہوں نے تجھ سے مدد چاہی سو
تو نے انہیں وہ دیدی۔ ۲۲۱

اے اللہ میرے دل کے وسوسوں کو اپنی خشیت اور اپنی یاد
بنادے، ۲۲۲ اور میرے شوق اور ہمت کی چیز وہی کردے جسے
تو اچھا سمجھتا ہو اور پسند کرتا ہو، اے اللہ تو میرا امتحان نرمی یا سختی
غرض جس چیز سے بھی کرے تو مجھے طریق حق، اور شریعت
اسلام پر جمائے رکھ۔ ۲۲۳

۲۲۱ یعنی میرا شمار انہیں توکل کرنے والوں اور ثمرہ توکل پانے والوں، اور
ہدایت چاہنے والوں اور ہدایت یاب لوگوں اور امداد غیبی مانگنے
والوں اور امداد غیبی پاجانے والوں میں کردے۔
۲۲۲ یعنی اپنی ایسی دھن میرے دل میں جمادے کہ وسوسے تک آئیں تو
وہ بھی تیری ہی یاد اور تیری خشیت کے آئیں۔
۲۲۳ اس امتحان گاہ عالم میں آکر یہ کیونکر ممکن ہے کہ سرے سے کوئی ابتلا
ہی کسی وجہ کا نہ پیش آئے۔ دعا کا مقصود یہ ہے کہ وہ ابتلا کسی نوعیت کا
بھی ہو، بہر حال نتیجہ اس سے استقامت علی الحق ہی کا نکلے۔
من رخاء و شدۃ: امتحان نرم بھی ہوتے ہیں اور سخت
بھی۔ مقصود ہر صورت میں امتحان ہی ہوتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فِی
الْاَشْیَاۗءِ كُلِّهَا، وَالشُّكْرَ لَكَ عَلَیْهَا حَتّٰی
تَرْضٰی، وَبَعْدَ الرِّضٰی الْخِیَرَةَ فِیْ جَمِیْعِ
مَا یَكُوْنُ فِیْهِ الْخِیَرَةُ وَلِجَمِیْعِ مَیْسُوْرِ
الْاُمُوْرِ كُلِّهَا، لَا بِمَعْسُوْرِهَا یَا كَرِیْمُ

کنز العمال [illegible]

اَللّٰهُمَّ فَالِقَ الْاِصْبَاحِ وَجَاعِلَ اللَّیْلِ
سَكَنًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ حُسْبَانًا،
قَوِّنِیْ عَلَی الْجِهَادِ فِیْ سَبِیْلِكَ [illegible]

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں جملہ اشیاء میں نعمت کے پورے ہونے کی اور ان پر تیرے شکر کی توفیق پانے کی یہاں تک کہ تو خوش ہو جائے، اور بعد خوش ہو جانے کے میرے لئے انتخاب کر دے تمام ایسی چیزوں میں جن میں انتخاب ہوتا ہے، اور انتخاب ۲۳۴ بھی سب ہی آسان کاموں کا نہ کہ دشوار کاموں کا اے کریم!

اے اللہ صبح کے نکالنے والے اور رات کو آرام کا وقت بنانے والے اور سورج اور چاند کو وقت کا مقیاس بنانے والے مجھے اپنی راہ میں جہاد کی قوت دے۔ ۲۳۵

۲۳۴ یعنی وہ انتخاب تو ہی ہمارے لئے کر دے۔ انتخاب کو اندھے بندوں پر نہ چھوڑ۔

۲۳۵ تیرے لیے قادر وتوانا، اور تجھ جیسے حکیم مطلق کیلئے میری اس درخواست کو قبول کر لینا دشوار کیا ہے۔

اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِي بَلَائِكَ وَصَنِيعِكَ
إِلَى أَهْلِ بُيُوتِنَا، وَلَكَ الْحَمْدُ فِي بَلَائِكَ
وَصَنِيعِكَ إِلَى أَنْفُسِنَا خَاصَّةً، وَلَكَ
الْحَمْدُ بِمَا هَدَيْتَنَا، وَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا
أَكْرَمْتَنَا، وَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا سَتَرْتَنَا،
وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْقُرْآنِ وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْأَهْلِ
وَالْمَالِ، وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْمُعَافَاةِ، وَلَكَ
الْحَمْدُ حَتَّى تَرْضَى، وَلَكَ الْحَمْدُ إِذَا
رَضِيتَ يَا أَهْلَ التَّقْوَى وَأَهْلَ الْمَغْفِرَةِ

کنز العمال جزء ۲

ترجمہ: اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ابتلاء میں اور تیری مخلوق کے ساتھ تیرے برتاؤ میں، اور تیرے ہی لئے حمد ہے تیرے ابتلاء میں اور ہمارے گھر والوں میں اور ہمارے گھر والوں کے ساتھ تیرے برتاؤ میں، اور تیرے ہی لئے حمد ہے تیرے ابتلاء میں، اور خاص ہماری جانوں کے ساتھ تیرے برتاؤ میں ۲۳۶ اور تیرے ہی لئے حمد ہے اس پر کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور تیرے ہی لئے حمد ہے اس پر کہ تو نے ہمیں عزت دی، اور تیرے ہی لئے حمد ہے کہ تو نے ہماری پردہ پوشی کی، اور تیرے ہی لئے حمد ہے قرآن پر، اور تیرے لئے حمد ہے اہل و مال پر۔ ۲۳۷ اور تیرے ہی لئے حمد ہے درگزر کرنے پر، اور تیرے ہی لئے حمد ہے یہاں تک کہ تو خوش ہو جائے اور تیرے ہی لئے حمد ہے جبکہ تو خوش ہو جائے، اے وہ کہ جس ذات سے ڈرنا چاہئے، اور اے وہ کہ تو ہی مغفرت کر سکتا ہے۔ ۲۳۷ الف

۲۳۶ یعنی تو اپنا جو بھی برتاؤ اپنی تمام مخلوق کے ساتھ یا ہمارے کنبہ والوں کے ساتھ یا ہماری آفات خاص کے ساتھ رکھے، خواہ ابتلاء کا ہو یا کچھ اور، بہر حال و بہر صورت تو ہماری طرف سے حمد کامل ہی کا مستحق ہے۔

۲۳۷ یعنی تیری حمد ہے اس پر کہ تو نے قرآن جیسی نعمت عظیم سے ہمیں نوازا، اور تیری حمد ہے اس پر کہ تو نے بیوی بچے اور مال و دولت جیسی تکوینی نعمتوں سے ہمیں سرفراز کر کے زندگی کو پر لطف بنا دیا۔

۲۳۷ الف یعنی ڈرنے کے قابل بس تیری ہی ایک ذات ہے، اور مغفرت بھی بس تو ہی کر سکتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِيْ لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى مِنَ
الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَالْفِعْلِ وَالنِّيَّةِ وَ
الْهُدٰى، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

کنز العمال

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ خَلِيْلٍ مَاكِرٍ عَيْنَاهُ
تَرَيَانِيْ وَ قَلْبُهٗ يَرْعَانِيْ، اِنْ رَاٰى حَسَنَةً
دَفَنَهَا وَ اِنْ رَاٰى سَيِّئَةً اَذَاعَهَا، اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُؤْسِ وَالتَّبَاؤُسِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اِبْلِيْسَ وَ جُنُوْدِهٖ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النِّسَاءِ، اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ تَصُدَّ عَنِّيْ وَجْهَكَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ
كُلِّ عَمَلٍ يُخْزِيْنِيْ، وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ
صَاحِبٍ يُؤْذِيْنِيْ، وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ
اَمَلٍ يُلْهِيْنِيْ، وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ فَقْرٍ
يُنْسِيْنِيْ، وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ غِنًى
يُطْغِيْنِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مَوْتِ
الْهَمِّ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مَوْتِ الْغَمِّ

کنز العمال

ترجمہ: اے اللہ مجھے اس چیز کی توفیق دے جسے تو اچھا سمجھے خواہ وہ قول ہو یا عمل یا فعل یا نیت یا طریق، بے شک تو ہی ہر چیز پر قادر ہے ۳۲۸

اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں مکار دوست سے جس کی آنکھیں تو مجھے دیکھتی ہوں اور اس کا قلب مجھے چرنے لیتا ہو، اگر وہ بھلائی دیکھے تو اسے دبا دے اور برائی دیکھے تو اس کا چرچا کرے۔ ۳۲۹ اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں شدت فقر سے اور شدت محتاجی سے ۳۳۰ اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں ابلیس اور اس کے لشکر سے۔ اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا

ہوں عورتوں کے فتنہ سے۔ ۲۳۱ اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا
ہوں اس سے کہ تو قیامت کے دن مجھ سے منہ پھیر لے اے اللہ
میں تیری پناہ میں آتا ہوں ہر اس عمل سے جو مجھے رسوا کرے اور
تیری پناہ میں آتا ہوں ہر ایسے ساتھی سے جو مجھے تکلیف دے
اور تیری پناہ میں آتا ہوں ہر ایسے منصوبہ سے جو مجھے غافل
کردے اور تیری پناہ میں آتا ہوں ہر ایسے فقر سے جو مجھے ہول
میں ڈال دے اور تیری پناہ میں آتا ہوں ہر ایسی دولت سے جو
میرا دماغ چلادے۔ ۲۳۲ اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا
ہوں فکر کی موت سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں غم کی موت
سے۔ ۲۳۳

پچھلا صفحہ

۲۲۸ سو قول اور عمل اور فعل اور نیت اور طریق زندگی کے ہر شعبہ میں توفیق خیر تمامتر تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔

۲۲۹ دنیا ایسے مکار و منافق دوستوں سے بھری پڑی ہے جو نام کے تو دوست ہیں، لیکن دل سے تمامتر بدخواہ، ہر خوبی کو چھپانے والے، چبا ڈالنے والے اور ہر عیب کو خوب جی بھر کر اچھالنے والے، چمکانے والے، ایسوں سے پناہ مانگنا بھی دینوی دعاؤں میں سے ایک اہم دعا ہے۔

۲۳۰ فقر اور مسکنت اور شے ہے اور شدت احتیاج و فقر اور اس دوسری چیز سے اللہ کی پناہ طلب کرنا بالکل قدرتی اور بجا ہے۔

۲۳۱ فتنہ نسائی تاریخ کے ہر دور میں اہم رہا ہے اور آج تو اس کا شمار وقت کے اہم ترین فتنوں میں ہے۔ عورت کو اس کا صحیح مقام و مرتبہ دینے میں جاہلی مذہبوں اور جاہلی تہذیبوں نے ہمیشہ ٹھوکر کھائی ہے۔ اس کا صحیح مرتبہ و مقام صرف اسلام نے متعین کیا ہے۔

۲۳۲ کتنی لطیف اور حکیمانہ حقیقت یہاں بیان کر دی گئی ہے حقیقۃً نہ فقر ہی مذموم ہے نہ دولت، مذموم صرف دونوں کی پیدا کی ہوئی غفلتیں ہیں۔ حق تعالیٰ بس انہیں سے اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

۲۳۳ موت بطور ایک واقعہ طبعی کے تو اپنے وقت پر بہرحال سب ہی کو پیش آنی ہے۔ پناہ مانگنے کے قابل ایسی موتیں ہوتی ہیں جو عذاب بن کر نازل ہوں اور انہیں میں سے یہ فکر و غم والی موتیں ہیں۔

INDEX

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ

نَحْمَدُكَ يَا خَيْرَ مَأْمُوْلٍ وَأَكْرَمَ مَسْئُوْلٍ عَلٰى مَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْمُنَاجَاةِ الْمَقْبُوْلِ مِنْ قُرُبَاتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُوْلِ فَصَلِّ عَلَيْهِ مَا اخْتَلَفَ الدَّبُوْرُ وَالْقَبُوْلُ وَانْشَعَبَتِ الْفُرُوْعُ مِنَ الْاُصُوْلِ ثُمَّ نَسْئَلُكَ بِمَا سَنَقُوْلُ وَمِنَّا السُّؤَالُ وَمِنْكَ الْقَبُوْلُ

ترجمہ: اے ان سب سے بہتر جن سے امید قائم کی جا سکتی ہے اور اے ان سب سے کریم تر جن سے کچھ طلب کیا جا سکے، ہم تیری حمد کرتے ہیں کہ تو نے ہمیں مناجات مقبول سکھائی جو اللہ کے ہاں موجب قربت ہے اور رسول اللہ ﷺ کی دعائیں سکھائیں، تو (اے اللہ) ان (رسول) پر رحمت کامل نازل فرما جب تک کہ پچھوا اور پروا ہوائیں چلتی رہیں، اور جڑوں سے شاخیں پھوٹتی رہیں۔ اس کے بعد ہم تجھ سے وہ طلب کرتے ہیں جو ابھی (آگے) عرض کرتے ہیں، ہمارا کام طلب کرنا ہے اور تیرا کام عطا کرنا ہے۔ لے

لے دعائیں جس جامعیت اور تاثیر کی ہیں وہ تو اگلے صفحات سے ظاہر ہی ہوں گی۔ خود یہ دیباچہ بھی اسی شان کا ہے۔ دعائیں تو خیر اللہ اور رسول ﷺ کی بتلائی ہوئی ہیں لیکن یہ دیباچہ تو محض ایک محجوب امتی یا مقبول بندہ کے قلم سے ہے۔

نحمدک..... الرسول: دیباچہ میں بجز اس کے اور ہے کیا اور ہونا چاہیے بھی کیا کہ پہلے سب سے بڑے دینے والے اور دلوانے والے کی مدح و توصیف۔

فصل..... الاصول: پھر اس عبد کامل کا ذکر خیر اور ان کے حق میں رحمت ابدی کی دعا جو اس دینے اور دلوانے کے کاروبار میں سب سے بڑا ذریعہ اور واسطہ ہے۔

ثم..... القبول: اور اس کے مابعد عرض مدعا کہ اے کریم و غنی داتا لے بس اب تیرے در پر یہ گدا سوال کرنے اور صدا لگانے ہی کو ہے۔ دینے والے اور بخشنے والے کو تو کسی تیاری کی ضرورت نہیں، وہ تو ہمہ وقت اور ہر جہتی تیاری رکھتا ہی ہے لیکن اس مختصر سے بلیغ دیباچہ نے مانگنے والے اور لینے والے کی روح کو کیسا تر و تازہ کر دیا اور اس کے قالب میں ہمت و مستعدی کی کیسی روح پھونک دی۔

ما اختلف الدبور..... الاصول: یعنی جب تک یہ دنیا اور کارخانہ کا وقت قائم ہے۔ عربی محاورہ میں یہ فقرہ اردو کی "رہتی دنیا تک" کے مرادف ہے۔

اگلا صفحہ

مناجات مقبول

ساتویں منزل بروز جمعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا رَبِّ يَا رَبِّ. اَللّٰهُمَّ يَا كَبِيْرُ يَا سَمِيْعُ
يَا بَصِيْرُ، يَا مَنْ لَّا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا وَزِيْرَ لَهٗ
وَيَا خَالِقَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُنِيْرِ. وَيَا
عِصْمَةَ الْبَائِسِ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيْرِ،
وَيَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيْرِ وَيَا جَابِرَ
الْعَظْمِ الْكَسِيْرِ. اَدْعُوْكَ دُعَآءَ الْبَائِسِ
الْفَقِيْرِ كَدُعَآءِ الْمُضْطَرِّ الضَّرِيْرِ اَسْاَلُكَ
بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَبِمَفَاتِيْحِ
الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَبِالْاَسْمَآءِ
الثَّمَانِيَةِ الْمَكْتُوْبَةِ عَلٰى قَرْنِ الشَّمْسِ
اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَجَلَآءَ
حُزْنِيْ

ترجمہ: اے میرے پروردگار، اے میرے پروردگار، اے میرے پروردگار ۴۳۳ اے اللہ، اے بڑائی والے، اے سننے والے، اے دیکھنے والے، اے وہ کہ جس کا نہ کوئی شریک ہے اور نہ مشیر، اے آفتاب و ماہتاب روشن کے پیدا کرنے والے، اور اے مصیبت زدہ و ترساں و پناہ جو کے پناہ، اور اے ننھے بچے کی روزی پہنچانے والے، ۴۳۵ اور اے ٹوٹی ہوئی ہڈی کے جوڑنے والے، ۴۳۶ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں مصیبت زدہ محتاج کی سی درخواست بے قرار آفت زدہ کی سی درخواست، تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے عرش کے بندہائے عزت کے واسطے سے اور تیری کتاب کی کلید ہائے رحمت کے واسطے سے اور ان آٹھ اسماء کے واسطے سے جو رخ آفتاب پر لکھے ہوئے ہیں، یہ کہ قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے غم کی کشائش بنا دے۔ ۴۳۷

۲۳۴ عنوانات تو سب ہی دعاؤں کے اپنی اپنی جگہ پر موزوں ہیں۔ لیکن اس دعا کا عنوان اس بات میں اور سب سے بڑھا ہوا ہے۔ دعا مانگنے والا بندہ گویا اس وقت تمام تر مضطر اور مضطرب ہے اور بیخودی میں اس کی زبان سے کچھ ادا ہی نہیں ہو رہا ہے، بجز اے میرے پروردگار "یا" اے میرے مالک کی تکرار کے۔

۲۳۵ یعنی وہ بچہ جو ابھی کسب معیشت کی ادنیٰ قابلیت بھی نہیں رکھتا۔ لیکن باوجود اسکے محض تیری رزاقی کے طفیل ہر طرح روزی حاصل کر رہا ہے۔

۲۳۶ (اور اس طرح گویا ہر بگڑی کے بنانے والے)

۲۳۷ ہر مومن کو قرآن مجید سے گہرا تعلق ہونا چاہیے اور قرآن کی محبت جس طرح اس کی رگ رگ میں بس جانا چاہیے، اس دعا کے الفاظ سے بالکل ظاہر ہے۔

بالاسماء..... الشمس: اللہ اور اس کے رسول ہی کو بہتر علم ہے کہ ان آٹھ اسماء الٰہی کے درج شمس پر لکھے ہوئے ہونے سے کیا مراد ہے۔ اس شرح میں یہ بڑا خلا شارح کی کم علمی سے رہا جا رہا ہے۔ کاش بعد کے کوئی شارح صاحب اسے پورا کر دیں۔

یہ ظاہر ہے کہ یہ کرہ ارضی جس نظام شمسی کا ایک جزو ہے اس کا مادی وار مدار آفتاب ہی پر ہے اور آفتاب پر تجلیات خصوصی آٹھ کی تعداد میں بتائی جا رہی ہیں۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا کَذَا وَ کَذَا یَا مُوْنِسَ
کُلِّ وَحِیْدٍ وَّ یَا صَاحِبَ کُلِّ فَرِیْدٍ وَّ یَا قَرِیْبًا
غَیْرَ بَعِیْدٍ، وَّ یَا شَاهِدًا غَیْرَ غَائِبٍ . وَّ
یَا غَالِبًا غَیْرَ مَغْلُوْبٍ، یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ . یَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ، وَیَا زَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ،
یَا جَبَّارَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، یَا عِمَادَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ، وَیَا قَیَّامَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ،
یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ، یَا صَرِیْخَ
الْمُسْتَصْرِخِیْنَ وَمُنْتَهَی الْعَائِذِیْنَ
وَالْمُفَرِّجُ عَنِ الْمَکْرُوْبِیْنَ وَالْمُرَوِّحُ
عَنِ الْمَغْمُوْمِیْنَ وَ مُجِیْبَ دُعَاءِ
الْمُضْطَرِّیْنَ، وَیَا کَاشِفَ الْمَکْرُوْبِ یَا اِلٰهَ
الْعَالَمِیْنَ، وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ مَنْزُوْلٌ
بِکَ کُلُّ حَاجَةٍ

پچھلا صفحہ INDEX اگلا صفحہ

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں فلاں فلاں چیز عطا کر۔
۲۳۸ اے غمگسار ہر اکیلے کے، اور اے رفیق ہر تنہا کے اور اے
وہ قریب جو بعید نہیں، اور وہ حاضر جو غائب نہیں ۲۳۹ اور اے
حی اور اے قیوم، اے بزرگی اور عظمت والے اور اے آسمانوں
اور زمین کے نور، اور آسمانوں اور زمین کی زینت، اور اے
آسمانوں اور زمین کے تھامنے والے، اور اے آسمانوں اور
زمین کے قائم رکھنے والے، اور اے بزرگی اور عظمت والے،
اے فریادیوں کے دادرس اور پناہ مانگنے والوں کی آخری دوڑ،
اور بے چینوں کے کشائش دینے والے، اور غمزدوں کو راحت
دینے والے، اور بے قراروں کی دعا قبول کرنے والے، اور
اے دکھیارے کو شفا دینے والے، اے الٰہ العالمین اور اے ارحم
الراحمین تیرے ہی سامنے ہر حاجت پیش ہے۔ ۲۴۰

۲۳۸ یہاں دعا کا پڑھنے والا بجائے "فلاں فلاں چیز" کے کسی جائز
خواہش کا تصور کرے، صحت، عافیت، امت کی فلاح و بہبود، دشمنوں
سے خلاصی، بیوی بچوں کی خیریت، اضافہ آمدنی وغیرہ یا بہرحال کوئی
سامباح دینوی مقصود۔

۲۳۹ برخلاف ساری مخلوقات کے، جو غایت قرب کے باوجود بعید، اور غایت
حضور کے باوجود غائب، اور غایت طلب کے باوجود مطلوب، حالانکہ
کبھی کالا اور قطعاً نہ کبھی امکاناً اس کا تو بہرحال ہوتے ہی ہیں۔ مطلق
بعد، مطلق مطلوبیت کی نفی تو صرف ذات حق کے ساتھ مخصوص ہے

۔ یہاں مطلوب مباح کا تصور کرے۔

۲۴۰ (اور تو ہی چھوٹی بڑی ہر حاجت کا حاجت روا ہے)
دعاؤں کے یہ سارے عنوانات لا کر گویا بتادیا کہ بجز اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی
زندہ اور قائم ہے، نہ کوئی فریادرس، نہ کوئی غم کا دور کرنے والا، نہ کوئی
کشائش کا پیدا کرنے والا، نہ کوئی دعاؤں کا سننے اور قبول کرنے والا۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ خَلَّاقٌ عَظِیۡمٌ، اِنَّکَ سَمِیۡعٌ
عَلِیۡمٌ، اِنَّکَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ اِنَّکَ رَبُّ الۡعَرۡشِ
الۡعَظِیۡمِ، اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ الۡبَرُّ الۡجَوَادُ الۡکَرِیۡمُ
اغۡفِرۡلِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ وَعَافِنِیۡ وَارۡزُقۡنِیۡ وَ
اسۡتُرۡنِیۡ وَاجۡبُرۡنِیۡ وَارۡفَعۡنِیۡ وَاھۡدِنِیۡ وَلَا
تُضِلَّنِیۡ وَ اَدۡخِلۡنِی الۡجَنَّۃَ بِرَحۡمَتِکَ یَا اَرۡحَمَ
الرّٰحِمِیۡنَ اِلَیۡکَ رَبِّ فَحَبِّبۡنِیۡ، وَفِیۡ
نَفۡسِیۡ لَکَ فَذَلِّلۡنِیۡ، وَفِیۡ اَعۡیُنِ النَّاسِ
فَعَظِّمۡنِیۡ وَمِنۡ سَیِّئِ الۡاَخۡلَاقِ فَجَنِّبۡنِیۡ،
اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ سَاَلۡتَنَا مِنۡ اَنۡفُسِنَا مَا لَا
نَمۡلِکُہٗ اِلَّا بِکَ فَاَعۡطِنَا مِنۡہَا مَا یُرۡضِیۡکَ
عَنَّا

(کنز العمال عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: اے اللہ تو خالق اعظم ہے، تو سب کچھ سنتا، سب کچھ جانتا ہے، تو غفور ہے، تو رحیم ہے تو ہی عرش عظیم کا مالک ہے، اے اللہ تو محسن ہے صاحب جود ہے صاحب کرم ہے، تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور مجھے عافیت دے اور مجھے روزی دے اور میری پردہ پوشی کر اور میرے نقصان کو پورا کر دے اور مجھے بلندی دے اور مجھے ہدایت دے اور مجھے گمراہ نہ کر اور مجھے جنت میں اپنی رحمت سے داخل کر دے، اے ارحم الراحمین اے میرے پروردگار، مجھے اپنا بنا لے، اور میرے دل میں اپنے مقابلہ میں فرمانبرداری ڈال دے اور لوگوں کی نظر میں مجھے معزز کر دے اور برے اخلاق سے مجھے بچا دے، اے اللہ تو نے ہماری ذات سے ان اعمال کو طلب کیا ہے، جس پر ہم کوئی اختیار بغیر تیری توفیق کے نہیں رکھتے تو تو ہمیں ان میں سے اس عمل کی توفیق دیدے جو تجھے ہم سے رضامند کر دے۔ ۲۳۱

۲۳۱ گویا ہر ابتداء اور ہر انتہا میں تکیہ اور اعتماد تمام تر تیری ہی ذات وصفات پر ہے۔ اور تیرے سوا ہر آسرے اور ہر سہارے سے عاری و بے تعلقی ہے۔ یہ دعا بھی اپنے عنوانات کی جامعیت کے لحاظ سے بس اپنی نظیر آپ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اِیْمَانًا دَآئِمًا، وَ
اَسْأَلُکَ قَلْبًا خَاشِعًا. وَ اَسْأَلُکَ یَقِیْنًا
صَادِقًا. وَ اَسْأَلُکَ دِیْنًا قَیِّمًا. وَ اَسْأَلُکَ
الْعَافِیَۃَ مِنْ کُلِّ بَلِیَّۃٍ. وَ اَسْأَلُکَ دَوَامَ
الْعَافِیَۃِ، وَ اَسْأَلُکَ الشُّکْرَ عَلَی الْعَافِیَۃِ
وَ اَسْأَلُکَ الْغِنٰی عَنِ النَّاسِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تُبْتُ اِلَیْکَ مِنْہُ ثُمَّ
عُدْتُّ فِیْہِ، وَ اَسْتَغْفِرُکَ لِمَا اَعْطَیْتُکَ
مِنْ نَّفْسِیْ ثُمَّ لَمْ اُوْفِ لَکَ بِہٖ،
وَ اَسْتَغْفِرُکَ لِلنِّعَمِ الَّتِیْ تَقَوَّیْتُ بِھَا
عَلٰی مَعْصِیَتِکَ. وَ اَسْتَغْفِرُکَ لِکُلِّ
خَیْرٍ اَرَدْتُّ بِہٖ وَجْھَکَ فَخَالَطَنِیْ فِیْہِ
مَا لَیْسَ لَکَ. اَللّٰھُمَّ لَا تُخْزِنِیْ فَاِنَّکَ بِیْ
عَالِمٌ، وَ لَا تُعَذِّبْنِیْ فَاِنَّکَ عَلَیَّ قَادِرٌ

[illegible]

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں ہمیشہ رہنے والا ایمان اور تجھ سے طلب کرتا ہوں خشوع والا دل اور تجھ سے طلب کرتا ہوں سچا یقین، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں دین مستقیم اور تجھ سے طلب کرتا ہوں ہر بلا سے امن اور تجھ سے طلب کرتا ہوں اس امن کا دوام اور تجھ سے طلب کرتا ہوں امن پر (توفیق) شکر اور تجھ سے طلب کرتا ہوں مخلوق کی طرف سے بے نیازی ۔ ۲۳۲ اے اللہ تجھ سے معافی چاہتا ہوں اس گناہ کی جس سے میں نے توبہ کی ہو اور پھر لوٹ کر اس کو کیا ہو اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں اس عہد کی جو میں نے اپنی جانب سے دیا ہو اور پھر اس کو وفا نہ کیا ہو۔ ۲۳۳ اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں ان نعمتوں کے بارہ میں جن سے میں قوت حاصل کر کے اسے تیری نافرمانی میں لگایا اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں اس نیکی کے بارہ میں کہ میں نے اس کو خالصۃً تیرے لئے کرنا چاہا پھر اس میں ان چیزوں کی آمیزش کر لی جو صرف تیرے لئے نہ تھیں۔ ۲۳۴ اے اللہ مجھے رسوا نہ کرنا۔ بیشک تو مجھے خوب جانتا ہے۔ اور مجھ پر عذاب نہ کرنا، بیشک تو مجھ پر ہر طرح قدرت رکھتا ہے۔ ۲۳۵

۲۴۲ یعنی یہ طلب کہ ہر طلب تجھی سے رکھوں نہ کہ خلق سے، یہ بھی تجھی سے رکھتا ہوں۔

دعا کا اتنا حصہ تکوینی و تشریعی دونوں قسم کے مطلوبات و مقصودات کا جامع ہے۔

والشکر علی العافیہ: بڑی ضروری دعا ہے۔ ورنہ کثرت سے یہی ہوتا ہے کہ نعمتِ عافیت مل جانے کے بعد قلب میں غفلت و قساوت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور انسان ادائے حقوق خالق و مخلوق کی طرف سے بے اعتنائی برتنے لگتا ہے۔

۲۴۳ کتنی سچی اور بشریت کے حسب حال دعائیں ہیں، بشر کتنی ہی بار توبہ کرتا ہے اور پھر وقتی کمزوریوں سے مغلوب ہو کر الٹ الٹ کر انہیں گناہوں کا ارتکاب کرتا رہتا ہے، کتنی بار ایک عہد کرتا ہے اور پھر اس کو خود ہی توڑتا بھی رہتا ہے۔

۲۴۴ کتنا حکیمانہ اور دقیق و صحیح تجزیہ بشری کا ہے بشر اللہ ہی کی دی ہوئی نعمتوں سے فائدہ اٹھا کر، اسی کی عطا کی ہوئی غذائیں کھا کھا کر، اسی کا بخشا ہوا آرام اٹھا اٹھا کر جسم اور نفس میں قوتیں حاصل کر کے انہیں تمام تر وقف طاعت رکھنے کے بجائے معصیت و نافرمانی میں ہی صرف کرتا رہتا ہے، اور پھر جب ہوش آتا ہے تو پچھتاتا ہے، ندامت و تاسف محسوس کرتا ہے اپنے اوپر تفریں کرتا ہے۔

اسی طرح زندگی میں یہ کتنی بار ہوتا ہے کہ ابتداً پورے اخلاص کے ساتھ رضائے الٰہی ہی کیلئے کوئی کام ہاتھ میں لیتا ہے لیکن معاً بعد یا تو اس کام کی داد پا کر یا اس کی مقبولیت کا اندازہ کر کے یا اس میں لذت نفسانی محسوس کر کے یا اس کی مخالفت دیکھ کر اب التفات خلق کی جانب ہو جاتا ہے اور اخلاص میں آمیزش اچھی خاصی حب جاہ یا نفسانیت یا طلب حمد یا ضد کی ہو جاتی ہے، یہ روز مرہ کے تجربے ہیں، ایسے ایسے دل کے چور، کیسے ممکن تھا کہ رسول کریم ﷺ کی دقیقہ رس نگاہوں کی گرفت سے باہر رہ جاتے۔

۲۴۵ تیرے علم کامل و محیط سے میرا کون سا عیب پوشیدہ رہ سکتا ہے، پھر جو ستاری سے کام لے اور مواخذہ کرے تو الگ دعویٰ میں تیرا کرم ہی ہے۔ تجھے قدرت تو ہر طرح کے عذاب پر حاصل ہے، پھر بھی جو تو چھوڑے رکھے تو عین تیرا فضل و احسان ہے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ كُلَّ مُهِمٍّ
مِنْ حَيْثُ شِئْتَ وَ مِنْ اَيْنَ شِئْتَ.
حَسْبِيَ اللّٰهُ لِدِيْنِيْ، حَسْبِيَ اللّٰهُ لِدُنْيَايَ
حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَا اَهَمَّنِيْ، حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ
بَغٰى عَلَيَّ، حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ حَسَدَنِيْ.
حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ كَادَنِيْ بِسُوْءٍ، حَسْبِيَ
اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ، حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ
الْمَسْاَلَةِ فِي الْقَبْرِ، حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ
الْمِيْزَانِ، حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ،
حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ ثَوَابَ الشَّاكِرِيْنَ وَ
نُزُلَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمُرَافَقَةَ النَّبِيِّيْنَ
وَيَقِيْنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ ذِلَّةَ الْمُتَّقِيْنَ

وَ اِخْبَاتَ الْمُوْقِنِيْنَ حَتّٰى تَوَفَّانِيْ
عَلٰى ذٰلِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِنِعْمَتِكَ السَّابِقَةِ
عَلَيَّ وَبَلَائِكَ الْحَسَنِ الَّذِي ابْتَلَيْتَنِيْ
بِهٖ، وَ فَضْلِكَ الَّذِيْ فَضَّلْتَ عَلَيَّ، اَنْ
تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ بِمَنِّكَ وَ فَضْلِكَ وَ
رَحْمَتِكَ

ترجمہ: اے اللہ ساتوں آسمانوں کے مالک اور عرش عظیم کے مالک۔ اے اللہ تو میرے لئے ہر مہم میں کافی ہو جا جس طرح تو چاہے اور جس جگہ سے تو چاہے۔ ۳۳۶ کافی ہے مجھے اللہ میرے دین کے لئے کافی ہے مجھے اللہ میری دنیا کے لئے کافی ہے مجھے اللہ میری فکروں کیلئے کافی ہے مجھے اللہ اس شخص کے مقابلہ کیلئے جو مجھ پر زیادتی کرے، کافی ہے مجھے اللہ اس شخص کیلئے جو مجھ سے حسد کرتا ہو، کافی ہے مجھے اللہ اس شخص کیلئے جو مجھے برائی کے ساتھ دھوکا دیتا ہے۔ ۳۳۷ کافی ہے مجھے اللہ موت کے

وقت، کافی ہے مجھے اللہ سوال قبر کے وقت، کافی ہے مجھے اللہ
میزان (حشر) کے پاس کافی مجھے اللہ صراط (محشر) کے پاس
۲۴۸ع کافی ہے مجھے وہ اللہ کہ کوئی معبود نہیں ہے سوا اس کے اسی
پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔ ۲۴۹ع
اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اجر شکر گزاروں کا سا اور
مہمانداری مقربین کی سی اور رفاقت انبیاء (علیہم السلام) کی
اور اعتقاد صدیقوں کا سا، اور خاکساری اہل تقویٰ کی سی، اور
خشوع اہل یقین کا سا، یہاں تک کہ تو اسی حال پر مجھے اٹھالے
اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحیم۔ ۲۵۰ع
اے اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں بہ واسطہ اس انعام کے
جو سابق میں مجھ پر رہا ہے۔ ۲۵۱ع اور بہ واسطہ اس اچھے امتحان
کے جو تو نے لیا ہے۔ ۲۵۲ع اور بہ واسطہ اس فضل کے جو تو نے
مجھ پر کیا ہے اس کی کہ تو مجھے اپنے احسان اور فضل و رحمت سے
جنت میں داخل کرے۔ ۲۵۳ع

۲۴۶ع (میں اپنے کو تمام تر تیری مشیت کے حوالے کیے ہوئے ہوں)
۲۴۷ع یعنی تمام مہمات دینوی و اخروی میں، سارے مقاصد تکوینی و تشریعی
میں ایک اللہ کی مدد و نصرت بالکل کافی ہے۔

۲۴۸ع موت، سوال قبر، میزان، صراط، عالم برزخ و آخرت کے یہ چار
موقعے نازک ترین و اہم ترین ہیں، اسی لئے ان کا ذکر صراحت کے
ساتھ کردیا گیا۔ اللہ کی مدد جب ان چاروں وقتوں پر آ کے آ گئی، تو
بس پھر کسی قسم کا اندیشہ و خطرہ نہیں۔
۲۴۹ع عرش عظیم کے ذکر کی تخصیص اس لئے کہ وہ مخلوقات میں اعظم ترین
ہستی ہے۔
۲۵۰ع یعنی زندگی بھر اعتقاد پختہ اولیاء و صدیقین کا سا اور تواضع و خاکساری
اہل تقویٰ کی سی، اور طبیعت میں خشوع اہل یقین کا سا نصیب
رہے۔ اور بعد موت اجر شکر گزار بندوں کا سا نصیب ہو اور جنت
میں رفاقت و معیت حضرات انبیاء کی ہاتھ آئے۔
ملاحظہ ہو حاشیہ ۱۸۷
۲۵۱ع (جس کی گواہی ہر زندہ بشر کا رواں رواں عمر کے ہر ہر لمحہ دے رہا ہے۔)
۲۵۲ع بندہ پر جب کوئی ظاہری مصیبت تکوینی طور پر آتی ہے تو اس سے
مقصود بندہ کی جانچ اور آزمائش ہوتی ہے اور یہ آزمائش ہمیشہ
(حسن) اچھی ہی ہوتی ہے۔
۲۵۳ع یہ غایت عبدیت و عبودیت ہے کہ بندہ جنت میں اپنے داخلہ کی
درخواست کا مدار تمام تر اپنے مالک و مولیٰ کے فضل و کرم کو ٹھہرا رہا ہے
اور اپنے کسی عمل کی جانب اشارہ تک نہیں کرتا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا دَائِمًا وَّ ھُدًی

قَیِّمًا وَّ عِلْمًا نَّافِعًا — کنزالعمال عن ابن عباسؓ

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ لِفَاجِرٍ عِنْدِیْ نِعْمَۃً اُکَافِیْہِ

بِھَا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ — کنزالعمال عن معاذؓ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَ وَسِّعْ لِیْ خُلُقِیْ

وَطَیِّبْ لِیْ کَسْبِیْ وَ قَنِّعْنِیْ بِمَا

رَزَقْتَنِیْ، وَلَا تُذْھِبْ طَلَبِیْ اِلٰی

شَیْءٍ صَرَفْتَہٗ عَنِّیْ — کنزالعمال عن علیؓ

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں ایمان دائم اور ہدایت محکم
اور علم نفع بخش۔ ح ۱۵۴

اے اللہ کسی بدکار کا مجھ پر احسان نہ ہونے دے کہ مجھے دنیا اور
آخرت میں اس کا معاوضہ کرنا پڑے۔ ح ۱۵۵

اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے اخلاق کو وسیع
کردے، اور میری آمدنی کو حلال رکھ، اور جو کچھ تو نے مجھے دے
رکھا ہے بس اس پر مجھے قانع کردے، اور اس چیز کی طرف میری
طلب ہی کو نہ لے جا جو تو نے مجھ سے ہٹالی ہو۔ ح ۱۵۶

ح ۱۵۴ علم مطلوب حدیث میں جہاں جہاں وارد ہوا ہے اس قسم کی قید لگی
ہوئی ہے۔ "علم علی الاطلاق" یعنی ہر قسم کے علوم وفنون کا مرادف، اس کی
مطلوبیت کی قطعاً کوئی سند نہ کتاب الٰہی سے ملے گی نہ سنت
رسول ﷺ سے۔ ملاحظہ ہو حاشیہ ۵۵

ح ۱۵۵ یہ بھی طبع سلیم رکھنے والے کیلئے بڑی غیرت کی بات، کہ انسان
کسی سرکش و نافرمان بندہ کا زیر بار احسان ہو۔

ح ۱۵۶ یعنی جو شے میرے مقسوم ہی میں نہیں (اور یہ مقسوم میں نہ ہونا بھی
یقیناً کسی حکمت ومصلحت ہی سے ہے) اس کی طلب ہی جتنا بھی میرے
دل سے جاتی رہے ورنہ ایک تشویش قلب اور ہر وقت کی کشمکش تو
بہرحال باقی رہے گی۔

وطیب لی کسبی: جیسی اور جتنی بھی میری آمدنی ہو بس
اسی کو حلال اور پاکیزہ بنادے۔

قنعنی بما رزقتنی: بڑے گر کی بات اور کلیدی دعاؤں
میں سے ہے، جسے دولت قناعت حاصل ہو وہ دولت ہفت اقلیم سے
بے نیاز ہے۔ ملاحظہ ہوں حواشی ۱۲۶، ۹۱

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَجِيْرُكَ مِنْ جَمِيْعِ كُلِّ
شَيْءٍ خَلَقْتَ وَ اَحْتَرِسُ بِكَ مِنْهُنَّ،
وَاجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ وَلِيْجَةً، وَاجْعَلْ لِّيْ
عِنْدَكَ زُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ وَاجْعَلْنِيْ
مِمَّنْ يَّخَافُ مَقَامَكَ وَ وَعِيْدَكَ وَ
يَرْجُوْ لِقَآءَكَ. وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يَّتُوْبُ اِلَيْكَ
تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَ اَسْاَلُكَ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّ
عِلْمًا نَّجِيْحًا وَّ سَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّ تِجَارَةً لَّنْ
تَبُوْرَ

[illegible]

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ
النَّارِ. اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ
الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ

[illegible]

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَ ارْحَمْنِيْ وَ اَلْحِقْنِيْ
بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى

[illegible]

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں تمام ان چیزوں سے جو تو نے پیدا کی ہیں، اور ان سے تیری حفاظت میں آتا ہوں میرے لئے اپنے ہاں تقرب اور حسن مراجعت پیدا کر دے اور مجھے ان لوگوں میں سے کر دے جو تیرے سامنے کھڑے ہونے سے اور تیری وعید سے ڈرتے ہیں اور دیدار کی تمنا رکھتے ہیں اور مجھے ان لوگوں میں سے کر دے جو تیری طرف توبہ خالص کے ساتھ رجوع کرتے ہیں اور تجھ سے طلب رکھتا ہوں عمل قبول کی اور علم کارآمد کی اور سعی مشکور کی اور تجارت کامیاب کی۔ ع۲۵۷
اے اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ دوزخ سے میری جان بخشی کر دی جائے اے اللہ میری مدد کر موت کی بیہوشی اور سختیوں پر۔ ع۲۵۸
اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر، اور مجھے اعلیٰ رفیقوں کے ساتھ جا ملا۔ ع۲۵۹

ع۲۵۷ تجارۃ لن تبور: ایسی تجارت جس میں کبھی خسارہ ہو ہی نہ سکے، اس سے مراد نفع اخروی بھی ہو سکتا ہے۔
شوق اور خوف دونوں کی جامعیت، جیسی کہ اکثر حدیثی دعاؤں میں ہے، اس دعا کا بھی جوہر ہے۔
ع۲۵۸ اللہ اللہ یہ دعا رسول مقبول ﷺ معصوم اپنے حق میں کر رہے ہیں جن کیلئے تلخی نزع کا کوئی ادنیٰ احتمال بھی نہ تھا تو ہم بندگان دنیا کا اپنی بابت تمام طاعت و عبادت پر نازاں ہو جانا کس درجہ حمق و نادانی ہے۔
ع۲۵۹ اعلیٰ رفیقوں میں، فرشتے بھی آگئے اور انبیاء سابقین بھی اور ابرار و صالحین بھی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ اَنۡ اُشۡرِکَ بِکَ
شَیۡئًا وَّ اَنَا اَعۡلَمُ، وَ اَسۡتَغۡفِرُکَ لِمَا لَا
اَعۡلَمُ بِهٖ، وَ اَعُوۡذُ بِکَ اَنۡ یَّدۡعُوَ عَلَیَّ رَحِمٌ
قَطَعۡتُهَا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ شَرِّ
مَنۡ یَّمۡشِیۡ عَلٰی بَطۡنِهٖ، وَ مِنۡ شَرِّ مَنۡ
یَّمۡشِیۡ عَلٰی رِجۡلَیۡنِ، وَ مِنۡ شَرِّ مَنۡ
یَّمۡشِیۡ عَلٰۤی اَرۡبَعٍ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ
مِنِ امۡرَاَةٍ تُشَیِّبُنِیۡ قَبۡلَ الۡمَشِیۡبِ،
وَ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ وَّلَدٍ یَّکُوۡنُ عَلَیَّ وَبَالًا،
وَ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ مَّالٍ یَّکُوۡنُ عَلَیَّ عَذَابًا،
اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الشَّکِّ فِی الۡحَقِّ
بَعۡدَ الۡیَقِیۡنِ، وَ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الشَّیۡطَانِ

الرَّجِیۡمِ، وَ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ شَرِّ یَوۡمِ الدِّیۡنِ،
اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ مَّوۡتِ الۡفُجَاۗءَةِ وَ
مِنۡ لَدۡغِ الۡحَیَّةِ وَ مِنَ السَّبُعِ وَ مِنَ
الۡغَرَقِ وَ مِنَ الۡحَرَقِ وَ مِنۡ اَنۡ اَخِرَّ
عَلٰی شَیۡءٍ وَّ مِنَ الۡقَتۡلِ عِنۡدَ فِرَارِ
الرَّحۡفِ [illegible]

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ تیرے ساتھ کچھ
بھی شریک کروں درانحالیکہ اسے جان رہا ہوں اور تجھ سے اس
(شرک) پر استغفار کرتا ہوں جسے نہ جانتا ہوں۔ ۶۰ اور
تیری پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ مجھے کوئی رشتہ دار بددعا دے،
جس کی میں نے حق تلفی کی ہو۔ ۶۱ اے اللہ میں تیری پناہ
میں آتا ہوں اس حیوان کے شر سے جو پیٹ کے بل چلتا ہے اس
حیوان کے شر سے جو دو پیروں سے چلتا ہے اور اس حیوان کے
شر سے جو چار پیروں سے چلتا ہے۔ ۶۲ اے اللہ میں تیری

پناہ میں آتا ہوں ایسی عورت سے جو مجھے بڑھاپے سے قبل ہی
بوڑھا کر دے۔ اور تیری پناہ میں آتا ہوں ایسی اولاد سے جو مجھ
پر وبال ہو اور تیری پناہ میں آتا ہوں ایسے مال سے جو میرے حق
میں عذاب ہو جائے۔ ع۶۳ اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا
ہوں حق بات میں اعتقاد کے بعد شک لانے سے اور تیری پناہ
میں آتا ہوں شیطان مردود سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں روز
جزا کی سختی سے، اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں موت
ناگہانی سے اور سانپ کے کاٹنے سے اور درندے سے اور
ڈوبنے سے اور جل جانے سے اور اس سے کہ کسی چیز پر گر پڑوں
اور لشکر کے بھاگنے میں مارے جانے سے۔ ع۶۴

پچھلا صفحہ

ع۶۰ شرک کی ایک قسم تو شرک بالعمد ہے جو اعظم ترین معصیت ہے اور
اس سے بالکل پناہ مانگی گئی ہے، دوسری قسم نادانستگی میں جتلائے
شرک ہو جانے کی ہے جس پر صرف صورۃً ہی شرک کا اطلاق ہو سکتا
ہے۔ معافی اس سے بھی چاہی گئی ہے۔
ع۶۱ عزیزوں کو ان کے حقوق عزیز داری ادا نہ کرنا اسلام میں ایک سخت
جرم اور قبیح معصیت ہے۔
ع۶۲ یعنی رینگنے والے جانوروں اور دو پائے اور چوپائے ہر قسم کے
جانوروں کے شر سے۔ انسان غریب تو بڑے چھوٹے ایک ایک
موذی جانور کی اذیت و شر سے پناہ طلب کرنے کا محتاج ہے۔
ع۶۳ بیوی، اولاد اور مال سے بڑھ کر دل کو عزیز اور انسان کی راحت کی
چیزیں طبعی طور پر اور کون ہو سکتی ہیں۔ لیکن یہ سب بھی بڑی سی بڑی
معصیت کا سبب بن سکتی ہیں اور دنیا میں پھنسی رہتی ہیں اس لئے یہ دعا
بھی بہت ضروری دعاؤں میں سے ہے۔
ع۶۴ غرض ہر اس چیز سے جو تکوینی یا تشریعی کسی حیثیت سے بھی خوفناک
ہو میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

INDEX